کشافِ اصطلاحاتِ قانون (اسلامی)

(جلد اوّل)

ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی

قومی زبان ○ اسلام آباد

کشافِ اصطلاحاتِ قانون (اسلامی)

(جلد اوّل)

ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی

مقتدرہ قومی زبان ۰ اسلام آباد

۱۹۹۱ء

سلسلۂ مطبوعات : ۲۵۰

طبع اول	:	جون ۱۹۹۱ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	مجلد ۰ : ۷ روپے پیپر بیک : ۶۲ روپے
فنی تدوین	:	ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی
طابع	:	ایس - ایم - اظہر رضوی
مطبع	:	اظہر سنز پرنٹرز ، ۱۰۸ - لٹن روڈ ، لاہور
ناشر	:	ڈاکٹر جمیل جالبی (صدر نشین) مقتدرہ قومی زبان ، ۱۶ ڈی (غربی) بلیو ایریا ، ایف - ۶/۱ ، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

بیشتر اسلامی علوم کا ارتقا عربی زبان میں ہوا ۔ پاکستان میں عربی کا رواج روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے ، اس لیے پاکستان کی قومی زبان اردو میں اسلامی علوم کو منتقل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے ۔ عام اسلامی علوم کا معتدبہ ذخیرہ اردو میں منتقل ہو چکا ہے اور یہ کام پوری شد و مد سے آج بھی جاری ہے لیکن اسلامی قانون (جس کا اصطلاحی نام فقہ ہے) کے تعلق سے علمی سطح کے کام اس طرح نہیں ہوئے جس طرح کہ ہونے چاہییں ۔

مقتدرہ قومی زبان کا ایک ذیلی شعبہ "عدالتی اردو" ہے جس کے تحت قانون سے متعلق بہت سی کتابیں ترجمہ ہوئیں یا لکھی گئیں ۔ اسلامی قانون کے ضمن میں کشاف اصطلاحات قانون (اسلامی) جلد اول ہماری پہلی پیش کش ہے ۔ اس کتاب میں فقہ کی اہم اصطلاحات کو شرح و بسط سے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ڈاکٹر ساجد الرحمن صدیقی نے بڑی محنت سے معروف ، غیرمعروف اور مشکل اصطلاحات کو حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کر کے اردو میں ان کی تفہیم کی فاضلانہ کوشش کی ہے ، جس کے لیے وہ مبارک باد کے مستحق ہیں ۔

کتاب کے شروع میں مولف نے محنت اور توجہ سے لکھا ہوا ایک مبسوط مقدمہ شامل کیا ہے جس میں علم فقہ کی تاریخ اور ارتقا اور اس پس منظر میں زیر نظر کتاب کی اہمیت و افادیت پر روشنی ڈالی ہے ۔ کتاب کے آخر میں ان کتابوں کی فہرست دے دی گئی ہے جن سے اس کتاب کی تیاری میں مدد لی گئی ہے ، اس کے بعد اردو اور پھر انگریزی اشاریہ بھی شامل کر دیا گیا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب قانون سے دلچسپی رکھنے والے افراد ، اساتذہ اور طلبہ کے لیے یکساں طور پر مفید ثابت ہوگی ۔

—— ڈاکٹر جمیل جالبی

مقدمہ

انسان کی طبیعت دو گونہ پہلو رکھتی ہے - اس میں خیر و شر دونوں موجود ہیں - وہ خاک سے پیدا ہو کر نفخہ ربانی سے سرفراز ہوا - انسان پستی میں گر کر حیوان بھی بن جاتا ہے اور رفعت میں مسجود ملائک قرار پاتا ہے - وہ جہاں ایک جانب مادی پہلو رکھتا ہے وہاں وہ روحانی تجلیات کا مظہر بھی ہے - وہ عقل بھی رکھتا ہے اور جذبات و میلانات اور عواطف کا بھی مالک ہے اور اس میں انفعالات اور جبلتیں بھی موجود ہیں - انسان مدنی الطبع ہے اور اپنے ہم جنسوں کے ساتھ معاشرہ بنا کر زندگی گزارتا ہے - معاشرت کے لیے ضروری ہے کہ انسانوں کے درمیان باہمی تعلقات ایک منظم نہج پر استوار ہوں اور اس کے معاملات اصول تعاون پر قائم ہوں -

خالق کائنات نے انسانوں کی راہنمائی کے لیے خود اس کے اپنے نفس میں امتیاز خیر و شر کی صلاحیت ودیعت کی - اس کے گرد و پیش میں پھیلی ہوئی کائنات میں ایسے سامان عبرت و موعظت فراہم کیے جن سے انسان اپنی زندگی کو صحیح منہاج پر استوار کرنے میں مدد لے - اس کے ساتھ ہی اللہ نے ایک حتمی اور یقینی ذریعہ انسان کی راہنمائی کا یہ مقرر فرمایا کہ اپنے رسول اور پیغمبر مبعوث فرمائے -

اللہ کے بھیجے ہوئے ان پاکیزہ نفوس کی لائی ہوئی ہدایت کا نام شریعت ہے - انسانیت کو آغاز طفولیت اور اس کے عقلی ارتقا کے ہر مرحلے میں ربانی ہدایت ملتی رہی اور جب انسانیت اپنے عقلی شعور کے مرحلہ شباب کو پہنچ گئی تو اس مرحلے پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر آخری ہدایت عطا فرما دی اور انسانیت کے کمال اور عقلیت کے اتمام کے ساتھ دین بھی کامل ہو گیا اور نعمت بھی اتمام

کو پہنچ گئی - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعے اس حقیقت کی جانب اشارہ فرمایا ہے - صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں حضرت ابو ھریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری اور گزشتہ انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے ایک خوبصورت عمارت ہو ، جس میں ایک اینٹ کی کمی ہو - لوگ حیرت اور استعجاب سے اس عمارت کو دیکھتے ہوں اور کہتے ہوں کہ کاش یہ اینٹ بھی اپنی جگہ پر موجود ہوتی ، میں ہی وہ آخری اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں -

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لے کر مبعوث ہوئے وہ جامع و کامل شریعت ہے اور رفعت ، کمال اور دوام کی صفات کی حامل ہے - یہ آخری آسمانی شریعت انسانیت کی فلاح اور کامیابی کے تمام پہلوؤں پر محیط اور بنی نوع انسان کے لیے گونا گوں فوائد پر مشتمل ہے - اس آفاق شریعت کا انسانیت کو حاصل ہونے والا ایک نمایاں فائدہ یہ ہے کہ تمام انسانیت کے معیار حق و باطل میں وحدت و توافق قائم ہو جاتا ہے کہ جو بات آج حق ہے وہ کل بھی حق ہی رہے گی اور جو بات مشرق میں حق ہے وہ مغرب میں بھی حق ہوگی - جس کے نتیجے میں انسانیت کے افکار و تصورات اور عادات و اعمال میں ہم آہنگی پیدا ہو جائے گی -

اسلامی شریعت حسب ذیل عنوانات پر مشتمل ہے :

(۱) اعتقادی احکام :

یعنی اللہ پر ، آخرت پر اور رسالت پر ایمان یہ امور علم کلام اور توحید کا موضوع ہیں -

(۲) وجدانی احکام :

یعنی وہ امور جو اخلاق باطنہ سے متعلق ہیں ، جیسے زہد ، صبر ، رضا اور نماز میں حضور قلب ، یہ علم اخلاق اور تصوف کا موضوع ہیں-

(۳) عملی احکام :

یعنی وہ احکام جن کا تعلق انسان کی عملی زندگی سے ہے ، جیسے عبادات اور معاملات وغیرہ - یہ امور فقہ کا موضوع ہیں -

فقہ کے لفظی معنی فہم نافذ اور فکر رسا کے ہیں اور اس کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے :

"العلم بالاحکام الشرعیة العملیة
المستنبطة من ادلتها التفصیلیة"

(شریعت کے تفصیلی دلائل سے مستنبط عملی احکام کا جاننا) ۔

فقہ اسلامی کے احکام اساسی طور قرآن و سنت سے مستنبط ہوتے ہیں یا اجماع فقہا ، یا فقہائے مجتہدین کے ایسے استنباط سے روشنی حاصل کی جاتی ہے جو قرآن و سنت کو مدنظر رکھتے ہوئے اصول شریعت کی روشنی میں کیا گیا ہو ۔ اسی لیے فقہائے کرام نے فقہ اسلامی کے چار مصادر اور مآحذ بیان کیے ہیں ، جنھیں المصادر الاصلیہ یا المآخذ الاصلیہ یا الادلة الشرعیة کہا جاتا ہے ۔ یہ چار مآخذ یہ ہیں :

(۱) قرآن کریم
(۲) سنت نبوی
(۳) اجماع
(۴) قیاس

بنیادی نکتہ یہ ہے کہ فقہ اسلامی کے اصل مآخذ در حقیقت دو ہیں ، قرآن کریم اور سنت نبوی ، کہ ان سے ہٹ کر نہ اجماع صحیح ہے اور نہ قیاس کی کوئی حیثیت ہے ۔ اس حقیقت کی نشاندہی کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارے درمیان دو اصول چھوڑ رہا ہوں اگر ان کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے ، اللہ کی کتاب اور میری سنت ۔ اجتہاد کی اصل حضرت معاذ بن جبلؓ کی حدیث سے ثابت ہے ۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یمن کا قاضی بنا کر روانہ کیا تو ان سے استفسار فرمایا کہ اے معاذ تم کس طرح فیصلے کرو گے ۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ کی کتاب سے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اگر اس میں نہ ملے تو ، انھوں نے جواب دیا کہ اللہ کے رسول کی سنت سے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ اگر اس میں بھی نہ ملے تو ، انھوں نے عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس جواب کی تحسین فرمائی - بقول امام شافعیؒ قیاس اجتہاد کی ایک اہم اور وسیع صورت ہے (الرسالہ) اور حضرت عمرؓ نے قضاء سے متعلق حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کے نام اپنے مکتوب میں اجتہاد کی جگہ قیاس کا لفظ استعمال فرمایا ہے - اجماع کی حجیت کے بھی دلائل موجود ہیں ، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اجتماعی رائے کو اللہ کی تائید حاصل ہوتی ہے اور آپ نے فرمایا کہ مسلمان جس امر کو خوب سمجھیں وہ اللہ کے یہاں بھی خوب ہے - نیز آپ نے فرمایا کہ میری اُمت کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوگی -

عہد نبوت میں قانونی فیصلے کرنے اور فتوے دینے کے مکمل اختیارات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے- اس دور میں شریعت کی بنیادی نصوص بیان ہوئیں اور فقہ کا لفظ کتاب و سنت سے مستنبط تمام امور پر مشتمل تھا ، خواہ ان کا تعلق عقائد و آداب سے ہو یا عملی اور قانونی زندگی سے - یہی وجہ ہے کہ دور نبوت میں "العلم" اور "الفقہ" دو مترادف الفاظ تھے -

قرآن و سنت نے بیش بہا قانونی اصول فراہم کیے جن پر فقہ کی مضبوط اور وسیع عمارت استوار ہوئی ہے - چند مثالیں درج ذیل ہیں :

لا تزر وازرۃ وزر اخری -

(الاسراء : ۱۷ : ۱۵)

(کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)

یا ایھا الذین آمنوا لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم"-

(البقرۃ : ۲ : ۲۸۲)

(مومنو ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ ، ہاں اگر آپس کی رضامندی سے تجارت کا لین دین ہو) -

لاضرر ولا ضرار -

(نہ خود نقصان پہچانا ہے اور نہ نقصان کے بدلے میں نقصان پہچانا ہے) -

ان اللہ تعالیٰ وضع عن امتی الخطاء و النسیان وما استکرھوا علیہ -
(اللہ تعالیٰ نے میری اُمت سے غلطی بھول اور ان امور کی ذمہ داری اٹھا لی ، جن میں کسی کو مجبور کیا گیا ہو) -
المسلمون علی شروطھم -
(مسلمان آپس میں طے شدہ شرائط کے پابند ہیں) -

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد صحابہ کرام کے لیے یہ موقعہ نہیں رہا کہ پیش آمدہ معاملات میں مرکز رسالت سے راہنمائی حاصل کریں - دریں صورت یہ ناگزیر ہو گیا کہ نئے اجتماعی اور سیاسی حالات میں غور و فکر کرکے ان کے فقہی حل دریافت کیے جائیں اور روح اسلام کے مطابق نیا نظام وضع کیا جائے اور نئے احکام مستنبط کیے جائیں -

الغرض پیش آمدہ پیچیدہ حالات و واقعات کے حل دریافت کرنے کے لیے صحابہ کرام نے اجتہاد کیا ، جس کا طریقہ یہ تھا کہ صحابہ کرام کسی حکم کے استنباط کے لیے سب سے پہلے قرآن کریم کی طرف رجوع کرتے ، اگر اس میں کوئی حکم مل جاتا تو اس پر عمل پیرا ہوتے ، بصورت دیگر رسول اللہ سے منقول سنت کی طرف رجوع کرتے اور اس سلسلہ میں ان صحابہ کرام سے بھی مشورہ کرتے جنھیں متعلقہ مسئلہ میں کوئی حدیث یاد ہوتی - اگر کسی صحابی کو موضوع سے متعلق کوئی حدیث یاد نہ ہوتی تھی تو اس صورت میں"رائے" کو اختیار کیا جاتا اور اجتہاد کرکے اور فکر و تدبر کے ذریعے سے کوئی ایسا حکم تلاش کیا جاتا جو مقاصد شریعت سے قریب تر اور شریعت کے بتائے ہوئے عدل و انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والا ہوتا اور جس کے ذریعہ سے شریعت کے مطلوبہ مصالح کی تکمیل ہوتی -

فقہ اسلامی کی باقاعدہ فن کی حیثیت میں تأسیس کا آغاز پہلی صدی ہجری کے نصف سے ہوا- حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں صحابہ کرام اسلامی سلطنت کے مختلف دور دراز کے علاقوں میں پھیل گئے اور تابعین نے ہر علاقے میں ان سے قرآن و حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا اور اس طرح تابعین صحابہ کرام کے علوم کے وارث اور ان کی اشاعت کا ذریعہ بنے -

علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ :

"امت مسلمہ میں عراق کے علاقے میں فقہ کا علم حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے ذریعے پھیلا - مدینہ منورہ میں حضرت زید بن ثابتؓ اور حضرت عمرؓ کے ذریعہ اشاعت ہوئی اور مکہ مکرمہ میں بھی حضرت عبداللہ بن عباسؓ علم کی اشاعت کا ذریعہ بنے - بڑے بڑے صحابہ کرام جیسے حضرت عمرؓ ، حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ اور حضرت علیؓ ، جن شہروں میں پہنچے وہاں ان کے گہرے علمی اور دینی اثرات مترتب ہوئے - ان کی شخصیات اور ان کے اجتہادات نے ان شہروں میں مختلف فقہی مکاتب فکر کے قیام کی طرح ڈالی اور ان کے شاگرد تابعین ان مکاتب فکر کے قائد اور امام قرار پائے - جیسے مدینہ منورہ میں سعید بن المسیب ، مکہ میں حضرت عطاء بن ابی رباح، کوفہ میں حضرت ابراہیم نخعی، بصرہ میں حضرت حسن بصری ، شام میں مکحول ، یمن میں حضرت طاؤس - ان تمام اصحاب کے ذریعے سے اور ان کے بعدآنے والے تبع تابعین کے ذریعے سے فقہ اسلامی میں مختلف مکاتب فکر کا رجحان پیدا ہوا اور آگے بڑھا ، کیونکہ ان میں سے ہر تابعی اس صحابی کے فقہ اور طریقۂ اجتہاد سے متاثر تھا جس صحابی کے ساتھ اس کا تعلق رہا اور جس سے اس نے علم حاصل کیا"۔

دوسری صدی ہجری کے آغاز سے لے کر چوتھی صدی ہجری کے نصف تک کے عرصے میں فقہ اسلامی کو زیادہ وسعت ملی- اسی وسیع دور میں چار مسالک فقہ وجود میں آئے ، جو حنفی ، حنبلی ، مالکی اور شافعی مکاتب فکر کے نام سے متعارف ہیں - اس دور میں اور اس کے بعد کے ادوار میں وسیع فقہی لٹریچر وجود میں آیا جو بلاشبہ تاریخ انسانی کے مجموعی ذخیرہ قانون پر حاوی ہے -

فقہ اسلامی (اسلامی قانون) انسانی زندگی کے جملہ پہلوؤں پر حاوی اور تمام قانونی شعبوں پر محیط ہے - قانون کی دور جدید کی تقسیم کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اندازہ ہوتا ہے کہ ہر شعبہ قانون میں فقہ اسلامی کا وسیع اور بصیرت افروز لٹریچر موجود ہے - ذیل میں اس کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے :

۱ - **بین الملی قانون :** یعنی قواعد و ضوابط کا وہ مجموعہ جس پر صلح و جنگ ہر دو حالت میں بین الممالک و بین الدول تعلقات کو منضبط کیا جاتا ہے - فقہاء کرام نے اسلام کے بین الملل قوانین کو "الجہاد" اور "السیر" کے عنوانات کے تحت بیان کیا ہے اور مسلمانوں کے غیر مسلم اقوام و ممالک کے ساتھ صلح و جنگ کے تعلقات اور ان کے مابین طے پانے والے معاہدات کو بیان کیا ہے -

فقہاء نے اپنی تصانیف میں منجملہ دیگر موضوعات کے ان قواعد و ضوابط کو بھی بیان کیا ہے اور بعض فقہاء نے اس موضوع پر مستقل کتب بھی تالیف کی ہیں ، جیسے محمد بن الحسن الشیبانی کی دو تصانیف "السیر الصغیر" اور "السیر الکبیر" کے نام سے ہیں - اسی طرح الاوزاعی نے " السیر " کی تالیف کی اور ابو یوسف نے " الرد علی سیر الاوزاعی " تحریر کی -

(۲) **قانون عام :** قانون عام ، قانون دستوری ، قانون اداری ، قانون مالی اور قانون جنائی پر مشتمل ہوتا ہے -

(الف) **دستوری قانون :** یعنی جس میں نظام حکومت اور حکومت کے مختلف اداروں کی تنظیم اور ان کے اختیارات کا بیان ہو اور ان اداروں کے باہمی تعلقات اور ریاست کے باشندوں کے حقوق کا بیان کیا جائے - فقہائے کرام نے قانون کے اس شعبہ کو "الاحکام السلطانیہ" اور "السیاسۃ الشرعیہ" کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے - اس موضوع کی اہم اور بنیادی کتب درج ذیل ہیں :

ابو الحسن البصری الماوردی (۴۵۰ھ) کی الاحکام السلطانیہ اور انہی کی قانون الوزارۃ و الملک - ابو یعلی حنبلی (۴۵۸ھ) کی الاحکام السلطانیۃ - ابن تیمیہ (۷۲۸ھ) کی السیاسۃ الشرعیۃ -

(ب) **قانون اداری :** یعنی ایسے قواعد و ضوابط جن کا مقصود حکومت کے مختلف اداروں کی تنفیذی قوت کو منظم کرنا اور انہیں " مرافق عامہ" کی اساس پر استوار کرنا ہو - اس موضوع کر فقہائے کرام نے " الاحکام السلطانیۃ " اور "السیاسۃ الشرعیۃ" کے عنوانات کے تحت بیان کیا ہے -

(ج) قانون مالی : قانون کا وہ حصہ جس میں حکومت کے آمد و صرف کے اصول و ضوابط بیان کیے جاتے ہیں، فقہائے کرام نے کتب فقہ میں اسے " الزکٰوۃ و الخراج " کے زیر عنوان بیان کیا ہے اور بعض فقہاء نے مستقل کتب بھی تالیف کی ہیں ، جیسے ابو یوسف کی "کتاب الخراج " اور یحییٰ بن آدم کی "الخراج" ، ابو عبید کی "الاموال" اور ابن زنجویہ کی "الاموال" ۔

(د) قانون جنائی: یعنی فوجداری قانون جو جرائم اور ان کی سزاؤں پر مشتمل ہوتا ہے ۔ کتب فقہ میں یہ حصہ کتاب الجنایات ، کتاب الحدود اور کتاب التعزیرات کے عناوین کے تحت بیان ہوا ہے ۔

(۴) قانون خاص : قانون خاص کے تین شعبے ہیں ، قانون مدنی قانون تجارت اور ملکی خاص قانون ۔

(الف) قانون مدنی : مال و جائداد کے حوالے سے افراد معاشرہ کے تعلقات کو منضبط کرنے والے قواعد اور افراد کے باہمی خاندانی روابط کے اصول ۔ ان موضوعات کو فقہاء نے کتب فقہ میں "المعاملات" اور "الاحوال الشخصیۃ" کے تحت بیان کیا ہے ۔

(ب) قانون تجارت: تجارتی تعلقات سے متعلق مجموعہ ضوابط، ان قوانین کو فقہاء نے "ابواب الشرکات" "مضاربہ" اور "تفلیس" کے عناوین کے ذیل میں بیان کیا ہے ۔

(ج) قانون مرافعات : مدنی اور تجارتی قوانین کے نفاذ و تطبیق کے اصول و قواعد ، ان مسائل کو فقہاء نے "ابواب القضاء" "دعویٰ"، اور " شہادت " میں بیان کیا ہے ۔

(د) ملکی خاص قانون : مخصوص عدالتوں اور غیر ملکی شہریوں کے معاملات سے متعلق اصول و ضوابط ، فقہاء نے ان اصولوں کو بالعموم " ابواب السیر" میں بیان کیا ہے اور بعض فقہاء نے "باب احکام اہل الذمہ و المستامنین والحربیین" کے مستقل عنوان کے تحت بھی گفتگو کی ہے ۔ ابن تیمیہ[7] کی مستقل کتاب " احکام اہل الذمہ " بھی اسی سے متعلق ہے]۔

دور جدید میں ایک مرتبہ پھر فقہ اسلامی کی تدوین کا آغاز ہو چکا ہے اور عصر جدید کے عرب علماء اور اہل علم نے فقہ اسلامی اور اصول فقہ کے متعدد موضوعات پر وقیع تصانیف لکھی ہیں ۔ جیسے عبدالقادر عودہ کی "التشریع ا لجنائی الاسلامی" اور جیسے مصطفی زرقاء کی "الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید" ۔

فقہ اسلامی کی تدوین جدید کے سلسلے میں ایک اہم ضرورت ایک ایسی لغت کی ترتیب تھی، جس میں فقہ اور اصول فقہ کی جملہ اصطلاحات کی توضیح و تشریح ہو ، تا کہ فقہ اسلامی کی جانب رجوع کرنے والے اس سے حسب ضرورت استفادہ کر سکیں اور اس قانون کے فہم و ابلاغ میں ضروری سہولت میسر آ سکے ۔

جہاں تک میرا علم ہے فقہ اسلامی اور اصول فقہ کی اس سے قبل کوئی ڈکشنری موجود نہیں تھی ۔ البتہ عربی زبان میں بعض قوامیس مصطلحات موجود ہیں ۔ جن میں سے ایک الجرجانی کی "التعریفات" ہے ۔ الجرجانی کی یہ کتاب جملہ علوم و فنون کی مصطلحات پر مشتمل ہے اور بہت اختصار اور اجمال کے ساتھ اصطلاحات کی تعریفات ذکر کی گئی ہیں ۔ جس میں جستہ جستہ فقہی اصطلاحات بھی بیان کو دی گئی ہیں ۔

قوامیس اصطلاحات میں دو اہم تصانیف کا برصغیر پاک و ہند سے تعلق ہے۔ یعنی محمد اعلیٰ تھانوی کی "کشاف اصطلاحات الفنون" اور قاضی عبدالنبی احمد نگری کی "دستور العلماء" ۔ ان دونوں کتب میں بھی مختلف علوم و فنون کی اصطلاحات مذکور ہوئی ہیں ۔ بالخصوص "کشاف اصطلاحات الفنون" کا درجہ تو ایک موسوعہ کا ہے ۔ ہگز (Hugs) کی "ڈکشنری آف اسلام" میں اسلامی علوم کی اصطلاحات بیان ہوئی ہیں ، مگر اس میں عبادات اور عقائد وغیرہ سے متعلق اصطلاحات کا حصہ زیادہ ہے اور اسلامی قانون کی اصطلاحات کا حصہ بہت کم ہے ۔

مصر میں "موسوعہ جمال عبدالناصر" کی متعدد جلدیں شائع ہوئی ہیں لیکن یہ تاحال نامکمل ہے ۔ اسی طرح کویت سے "الموسوعة الفقهیه" کی کچھ جلدیں شائع ہوئی ہیں اور یہ بھی ناتمام ہیں ۔ ان دونوں کی حیثیت موسوعات کی ہے اور فقہی مصطلحات کے ذیل میں وسیع فقہی مواد یکجا

کیا گیا ہے - بہرحال اصطلاحات کی تعریف بھی ہر اصطلاح کے ذیل میں مذکور ہے -

اس کے علاوہ مفتی محمد عمیم الاحسان کی "التعریفات الفقہیہ" بھی ایک مختصر کتاب ہے - اس میں فقہی اصطلاحات اختصار کے ساتھ بیان کی گئی ہیں - اگرچہ اس میں عبادات سے متعلق اصطلاحات اور دیگر کلامی اصطلاحات بھی مذکور ہیں -

غرض فقہی اصطلاحات پر علیحدہ سے کوئی ڈکشنری اس طرح کی تاحال موجود نہیں تھی ، جیسا کہ بلیک لاء ڈکشنری (Black's Law Dictionary) ہے اور اصول فقہ کی اصطلاحات کے ضمن میں تو اتنی بھی مدد نہیں ملتی ، جتنی فقہی اصطلاحات کے حوالے سے میسر آ جاتی ہے ، سوائے اس کے کہ "کشاف اصطلاحات الفنون" اور "التعریفات" میں جستہ جستہ اصول فقہ کی بعض اصطلاحات کی تشریح مل جاتی ہے -

اس اعتبار سے فقہ اور اصول فقہ کی ڈکشنری (کشاف اصطلاحات اسلامی قانون) مرتب کرنا اپنی نوعیت کا ایک جدید کام ہے اور اس کے لیے فقہ اور اصول فقہ کے وسیع ذخیرے سے استفادہ کرنا اور متعدد فقہی کتب کی ورق گردانی نا گزیر تھی - میں نے اپنی علمی بےبضاعتی کے باوجود مذکورہ بالا کتب کے علاوہ فقہ اور اصول فقہ کی جن کتب سے استفادہ کیا ہے - ان کے نام درج ذیل ہیں :

ابن قدامہ	المغنی
السرخسی	المبسوط
ابن عابدین	رد المحتار
المجلہ اور اس کی شروح	
عبدالقادر عودہ	التشریع الجنائی الاسلامی
مصطفی زرقاء	الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید
ابو زہرہ	الجریمۃ و العقوبۃ فی الفقہ الاسلامی
ابن حزم	الاحکام فی اصول الاحکام
الآمدی	الاحکام فی اصول الاحکام

الغزالی	المستصفیٰ
ابو زہرہ	اصول الفقہ

آخر میں ، میں جناب ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ انھوں نے مجھے اس کام کا اہل سمجھا اور وقتاً فوقتاً اپنی مشفقانہ سرپرستی سے میری کم ہمتی کو عزیمت و ہمت میں تبدیل فرماتے رہے ۔ اس کے ساتھ ہی ناسپاسی ہوگی اگر میں اس مقام پر جناب ڈاکٹر عطش درانی صاحب اور جناب ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی صاحب کا شکریہ ادا نہ کروں کہ ان کی راہنمائی اور سرپرستی سے یہ کام پایہء تکمیل کو پہنچا ۔

مجھے اعتراف ہے کہ اس تالیف میں بہت سی خامیاں اور کوتاہیاں رہ گئی ہوں گی ۔ توقع ہے کہ اہل علم ان کی نشاندہی کریں گے ، تاکہ دوسری اشاعت میں ان کو دور کیا جا سکے ۔

ڈاکٹر ساجد الرحمان صدیقی

(الف)

آباء : (Forefathers)

اب کی جمع ، جس کے لغوی معنی باپ کے ہیں ، فقہی اعتبار سے باپ ماں ، دادا ، دادی مراد ہوتے ہیں -

کتب فقہ میں یہ اصطلاح وصیت میں استعمال ہوتی ہے - اگر کوئی شخص یہ وصیت کرے کہ میرا کل یا فلاں مال میرے مرنے کے بعد فلاں شخص کے "آباء" کا ہوگا، اگر اس شخص کے باپ ماں زندہ ہوں تو وہ اور دادا دادی بھی وہ سب وصیت میں داخل ہوں گے اور اگر ماں باپ نہ ہوں اور محض دادا اور دادی ہوں تو وہ وصیت میں داخل نہیں ہوں گے -

(الفتاوی الہندیۃ ۱۱۸/۶ - بولاق ، عالمگیری)

آبق : (Absconder)

مفرور ، مفرور غلام -

آجِر : (A person who gives a thing on hire)

وہ شخص جس نے کوئی شے اجارہ کی ہو - اسے مُکاری اور موجر بھی کہتے ہیں - (المجلہ ۴۰۹)

آجِل : (Deferred)

وہ معاملہ جو مستقبل کی کسی مدت تک موخر کر دیا گیا ہو -

آدمی : (Human being)

اسلامی فقہ کی رو سے ہر آدمی (شخص) کا بلا تفریق جنس ،

رنگ ، نسل ، مذہب اور وطن احترام لازمی ہے - چنانچہ قرآن کریم میں ہے کہ : ترجمہ

"ہم نے بنی آدم کو عزت و تکریم عطا فرمائی" - (الاسراء : ۷۰)

یہ احترام زندگی اور موت دونوں حالتوں میں ناگزیر ہے - چنانچہ نعش کی بے حرمتی قابل تعزیر جرم ہے - آدمی اپنی جان کا مالک نہیں ہے ، اسی لیے اقدام خود کشی قابل تعزیر جرم ہے -

آفت : (Calamity, Disaster)

آفت سے مراد آسمانی آفت ہے - اگر فصل یا پیداوار آسمانی آفت سے ضائع ہو جائے تو زکوٰۃ ساقط ہو جاتی ہے اور اگر حد کے مجرم پر سزا کے ثبوت اور اس کے نافذ ہونے سے پہلے کوئی آفت آ جائے - مثلاً وہ مجنون ہو جائے تو حد کی سزا کا نفاذ ساقط ہو جائے گا - (الموسوعة)

آمّہ : (Fracture of the skull when the wound raptures the memberence of the brain)

سر کا ایسا زخم جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے ، ایسے زخم کی ایک تہائی دیت ہے - (پی ایل ڈی ۱/۸۰ - ایف ایس سی - ۴۳)

آیسہ : (Ayisah)

ایسی عورت جس کی عمر پچاس سال سے تجاوز کر گئی ہو اور اولاد ہونے کی توقع باقی نہ رہی ہو -

ائمہ اربعہ : (Aimmah-e-Arba'ah)

فقہی مسالک کی اساس رکھنے والے چار امام یعنی امام ابوحنیفہؒ امام مالکؒ ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ -

ائمہ ثلاثہ : (Aimmah-e-Salasah)

تین ائمہ ، یعنی امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ -

أب : (Father)

نسبی (حقیقی) باپ ، باپ پر اولاد کا نفقہ لازم ہے - باپ کو بچی کے نکاح کی ولایت حاصل ہے - باپ ان چھ افراد میں سے ایک ہے جو میراث میں محجوب نہیں ہوتے - باپ کو بیٹے کے قصاص میں قتل نہیں کیا جاتا -

اباحت : (Permission)

کسی فعل کی فاعل کی مشیت کے مطابق کرنے کی اجازت ہونا اور اس فعل کااس اجازت کی حدود میں واقع ہونا - یعنی شارع کی جانب سےکسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا ایسا اختیار ہونا جس میں بغیر ثواب اور عقاب کے دونوں پہلو مساوی ہوں -

اَبَانَۃُ الاَطْرَاف : (To cut a member of the body)

اعضاء میں سےکسی عضوکو قطع کرکے جسم سے علیحدہ کردینا -

اِبراء : (To release another)

کسی شخص کا کسی کو بری قرار دے دینا اور اس کے ذمہ اپنے کسی حق کو ساقط کر دینا -

ابراء استیفاء : (To release by admission)

کسی شخص کا یہ اقرار کہ وہ اپنا حق وصول کر چکا ہے - (المجلہ ۱۵۳٦)

ابراء اسقاط : (To release by way of compromise)

کسی پر لازم حق کو پوری طرح یا اس کے کچھ حصہ کو ساقط کرکے جس پر وہ حق لازم ہے اسے بری قرار دے دینا-

ابراء خاص : (To release from a particular claim)

متعلقہ دعویٰ سے کسی کو بری قرار دے دینا -

ابراء عام : (To give a general release)

بالکلیہ ہر ذمہ داری سے بری کر دینا -

ابراء من الدیون : (To release of a debtor from his liabilities)

مدیون کو مالی ذمہ داری یا قرض سے بری کر دینا -

اِبْضَاع : (Ibda)

کسی شخص کو سرمایہ اس شرط پر دینا کہ اصل سرمایہ مالک کا رہے گا اور اس سے جو نفع حاصل ہوگا وہ تمام تر سرمایہ دار کا ہوگا - اس صورت میں جو سرمایہ دیا جائے وہ "بضاعۃ" کہلائے گا - دینے والا مبضع ہوگا اور لینے والا مستبضع -

(دیکھیے دفعہ ۱۳۵۱)

ابطال : (Invalidation)

کسی معاملہ کو ختم کر دینا اور کالعدم قرار دے دینا - عدالت کا اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے معاملہ کو باطل قرار دے دینا -

ابن اللبّون : (Two year old camel)

پورے دو سال کا ہوکر تیسرے سال میں داخل ہونے والا اونٹ - "لبون" دودھ دینے والی اونٹنی کو کہتے ہیں۔ جب ایک اونٹنی کو بچہ دیے ہوئے دو برس ہو جاتے ہیں تو تیسرے برس میں دوسرا بچہ متوقع ہوتا ہے - جس کے بعد وہ پھر دودھ دینے والی بن سکتی ہے - اس لیے تیسرے سال میں پہنچنے والے اُونٹ کو "ابن لبون" اور اس طرح کی اُونٹنی کو "بنت لبون" کہا جاتا ہے۔

ابن مَخَاض : (Yearling camel)

ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں جانے والا اونٹ مخاض حاملہ اونٹنی کو کہا جاتا ہے - بچہ دینے کے ایک سال کے بعد اس کے دوبارہ حاملہ ہونے کا امکان ہو جاتا ہے - لہذا دوسرے سال میں داخل ہونے والے اونٹ کے بچہ کو "ابن مخاض" کہا جاتا ہے - اس کی مؤنث "بنت مخاض" ہے -

ابہام : (Ambiguity)

اشتباہ ، عدم وضاحت ۔

اتحاد مجلس : (Unity of Session)

مجلس کا ایک ہونا ، کسی عقد (معاملہ) کے وقت فریقین میں سے کوئی فریق ایسا عمل نہ کرے جو معاملہ سے اعراض تصور کیا جاتا ہو ۔ حنفی فقہاء کے نزدیک مجلس عقد کا ایک ہونا عقد کے انعقاد کی شرط ہے ۔ جب تک دونوں فریق ایک ہی مجلس میں موجود ہوں دونوں میں سے ہر ایک کو عقد کے قبول کرنے اور اس سے رجوع کرنے کا اختیار حاصل ہے ۔ (البحر الرائق ۸۴/۳)

مجلس کا اتحاد عقد نکاح میں بھی ضروری ہے ۔ یعنی جس مجلس میں عقد نکاح کا ایجاب مکمل ہو اسی مجلس میں قبول بھی ہونا چاہیے اگرچہ علی الفور ہونا ضروری نہیں ہے ۔ (ابن عابدین ۲۸۶/۲)

اگر شوہر بیوی کو خلع کی پیش کش کرے تو بیوی کو اسی مجلس میں اسے قبول کرنا چاہیے ۔ اگر شوہر بیوی کو یہ اختیار دے دے کہ وہ اگر چاہے تو اپنے آپ کو طلاق دے لے تو بیوی اس اختیار کو اسی مجلس میں استعمال کرے گی تو طلاق ہوگی ، ورنہ نہیں ۔ (البحر الرائق ۳۳۵/۳)

اتلاف : (Damage)

اتلاف کے لفظی معنی ضائع کر دینے اور فنا کر دینے کے ہیں ۔ از روئے فقہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ کسی شے کی اس منفعت کو ختم کر دینا جو اس سے عادتاً حاصل کی جاتی ہے ۔ اتلاف کی دو قسمیں ہیں ، انسانی عضو کا اتلاف اور مال کا اتلاف۔ اتلاف عضو کی دو صورتیں ہیں ۔

اتلاف عضو اور اتلاف صلاحیت عضو ۔

۱ ۔ **اتلاف عضو :** (Destruction or amputation of any member or joint in the body)

جسم کے کسی حصے ، جزو یا عضو کو مستقل طور پر کاٹ

ڈالنا یا جسم سے الگ کر دینا یا اس طرح کاٹنا کہ وہ کلی طور سے انقطاع پر منتج ہو اتلاف عضو کہلاتا ہے -
مثلاً کان ، ناک ، آنکھ ، زبان ، دانت اور ہاتھ وغیرہ کاٹ دینا -

۲ - **اتلاف صلاحیت عضو : (Permanent impairing of the power of any member or joint)**

جسم کے کسی عضو یا جزو کی کارکردگی یا قوت کو تباہ کر دینا یا مستقل طور پر شکل بگاڑ دینا - مثلاً کان پر ایسی ضرب کہ قوت سامعہ ختم ہو جائے یا منہ پر ایسی ضرب کہ زبان سے بولا نہ جا سکے یا ہاتھ پر ایسی ضرب کہ اس سے کوئی کام نہ کیا جا سکے اور بیکار ہو جائے -

عمداً جسمانی عضو یا اس کی صلاحیت کے اتلاف کے مقدمات کے ثابت ہو جانے کی صورت میں مجنی علیہ (Victim) کے معاف نہ کرنے کی صورت میں قصاص جاری ہوگا اور خطا کی صورت میں دیت ہوگی جو "أرش" کہلاتی ہے -

(پی ایل ڈی : ۱/۸۰ - ایف ایس سی)

اتلاف تَسَبُّبی : (Damage caused indirectly)

ایسا سبب پیدا کر دینا جس سے کوئی چیز تلف ہو جائے - یعنی ایسی کوئی بات پیدا کر دینا جس کی وجہ سے عادتاً کوئی چیز تلف ہو جائے - ایسا فعل کرنے والے کو متسبب کہا جائے گا - مثلاً کسی نے لٹکی ہوئی قندیل کی ڈوری کاٹ دی ، قندیل گر پڑی اور ٹوٹ گئی ، تو اس صورت میں اس فعل کا مرتکب ڈوری کے تلف ہونے کا فاعل مباشر ہے اور قندیل کے تلف ہونے کا متسبب ہے -
اسی طرح اگر کسی نے گھی کے بھرے ہوئے ڈبہ میں سوراخ کر دیا تو ڈبہ کے تلف کرنے کا فاعل مباشر ہوا اور گھی جو بہہ کر ضائع ہو گیا ، اس کے تلف ہونے کا متسبب ہوا -

اِتّہاب : (To accept a gift)

ہبہ قبول کرنا - (المجلہ ۸۳۳)

اثبات : (To prove)

لفظی معنی ہیں کسی شے کو ثابت کرنا ، صحیح قرار دینا یا کسی معاملہ کا ثبوت فراہم کرنا اور اصطلاحی مفہوم ہے عدالت کے رو برو کسی حق سے متعلق یا کسی واقعہ کے بارے میں شرعی دلیل پیش کرنا ۔ اس امر پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ بار ثبوت مدعی پر ہے ۔

"شرعی دلائل" (وہ قانونی دلائل جن سے عدالت کے روبرو کسی امر کو ثابت کیا جائے) کے بارے میں دو آراء ہیں ۔ ایک رائے یہ ہے کہ کسی جرم یا کسی معاملے کے اثبات کے طریقے اور ان کے قانونی دلائل محدود ہیں ، فریق معاملہ ان متعین طریقوں میں کسی طریقہ کو بطور ثبوت پیش کرے اور عدالت بھی انھی میں سے کسی قانونی دلیل کی فراہمی پر فیصلہ دے ۔ چنانچہ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ طرق قضاء (فیصلے کے طریقے) سات ہیں :

۱ - بینہ (شہادت) ۔

۲ - اقرار ۔

۳ - یمین (قسم) ۔

۴ - نُکُول (قسم سے انکار) ۔

۵ - قسامت ۔

۶ - علم قاضی ۔

۷ - قرینہ قاطعہ ۔

دوسری رائے یہ ہے کہ عدالت کے روبرو کسی حق یا کسی واقعہ کے اثبات کے متعین طریقے مقرر نہیں ہیں ۔ بلکہ فریق مقدمہ کوئی بھی ثبوت فراہم کر سکتا ہے اور عدالت کسی بھی دلیل کو ثبوت حق کے لیے مناسب دلیل قرار دے سکتی ہے ۔ علامہ ابن قیم" اس رائے کے موید ہیں ۔ وہ کہتے ہیں کہ جس دلیل سے بھی عدل و انصاف تک رسائی حاصل ہو جائے وہ دلیل شرعی ہے ، اس لیے کہ شریعت نے بینہ کا لفظ استعمال کیا ہے ، جس کا مفہوم ہر وہ

دلیل ہے جس سے حق ظاہر اور واضح ہو جائے ۔

بہرحال جرائم حدود میں سزائے حد کے اجراء کے لیے اسلامی شریعت نے جو معیار ثبوت مقرر کیا ہے اسی کی رعایت ملحوظ رکھی جائے گی ۔ مثلاً جرم زنا میں حد کی سزا کے نفاذ کے لیے ضروری ہوگا کہ زانی اقرار کرے یا چار گواہ موجود ہوں ، اسی طرح چوری میں قطع ید کی سزا کے لیے ضروری ہے کہ یا چور اعتراف جرم کرے یا دو گواہ گواہی دیں ۔

(موسوعہ جمال عبدالناصر)

دیکھیے : شہادت ، بینہ ، اقرار وغیرہ ۔

اِثخان : (Massacre)

قتل عام ، بہت قتل کرنا ۔

اثر : (Result, effect)

نتیجہ ، حاصل ۔

أثناء الحول : (During year)

دوران سال ۔

اجارہ : (Rent, to let for live)

اجارہ معاوضہ کا حامل ایسا عقد ہے ، جس میں عوض لے کر منفعت کا مالک بنا دیا جاتا ہے ۔

اجارہ میں معاملہ کا موضوع حصول منفعت ہے ۔ معاملہ کے اعتبار سے اجارہ دو قسم کا ہوتا ہے ۔ پہلی قسم یہ ہے کہ عین شے سے نفع حاصل کرنا موضوع ہو ، اس شے کو عین ماجور اور مستاجر کو "عین مستاجر" کہا جائے گا ۔

اس کی تین صورتیں ہیں :

۱ ۔ جائداد غیر منقولہ ، اراضی و مکانات کا اجارہ ۔

۲ ۔ سامان مثلاً پوشاک ، برتنوں کا اجارہ ۔

۳ - جانوروں کا اجارہ، (یا کسی دوسری قسم کی سواری کا اجارہ) -

اجارہ کی دوسری قسم میں معاملہ کا موضوع عین شے نہیں بلکہ عمل ہوتا ہے - اس صورت میں ماجور کو اجیر کہا جاتا ہے - مثلاً کسی شخص کو خدمت کے لیے مقرر کیا یا کسی خاص کام کے لیے اجیر مقرر کیا - مختلف قسم کے کاریگروں اور صنعت کاروں سے معاملات اسی قسم میں آتے ہیں - مثلاً درزی سے کپڑے سینے کا معاملہ اجارہ ہے ، مگر یہ اجارۂ عمل ہے ، اجارۂ شے نہیں ہے -
(المجلہ : دفعہ ۲۲۰ - ۲۲۱)

دیکھیے : اجیر -

اجارۂ لازمہ : (A letting without an option)

ایسا صحیح اجارہ جس میں خیار عیب، خیار شرط اور خیار رویت نہ ہو اور فریقین میں سے کسی کو اس کے بلاعذر فسخ کر دینے کا اختیار حاصل نہ ہو - (المجلہ ۳۰۶)

اجارۂ مضافہ : (A letting from a future time)

ایسا اجارہ جو مستقبل میں کسی مقررہ وقت پر نافذ ہو- مثلاً آنے والے سال کے پہلے مہینہ سے مکان کرایہ پر دینا -

اجارۂ مُنَجَّزہ : (A letting from the present)

ایسا اجارہ جو معاملہ کے وقت سے ہی نافذ ہو - (المجلہ ۳۰۷)

اجبار : (Compulsion)

اجبار کے معنی ہیں ، جبر کرنا زبردستی کرنا - اجبار کی دو صورتیں ہیں :

۱ - اجبار قانونی - مثلاً عدالت کا مقروض کو قرض کی ادائیگی پر مجبور کرنا -

۲ - اور غیر قانونی اجبار ، جیسے کوئی ظالم شخص کسی کو اپنی کوئی شے فروخت کرنے پر مجبور کرے، اس مفہوم میں حدود کے قوانین میں زنا بالجبر کی اصطلاح مستعمل ہوتی ہے -

قانونی اجبار کا حق اولی الامر (حکمران) اور قاضی کو حاصل ہے - تا کہ وہ لوگوں کو ظلم و ناانصافی سے روک سکیں اور مصالح عامہ کی رعایت ملحوظ رکھی جا سکے - چنانچہ جس شخص پر جن رشتہ داروں کا نفقہ لازم ہو اسے اس کی ادائیگی پر مجبور کیا جا سکتا ہے - ماں کو بچہ کی رضاعت اور پرورش پر مجبور کیا جا سکتا ہے - مقروض جو قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرتا ہو اسے قرض کی ادائیگی پر مجبور کیا جا سکتا ہے - وغیرہ -

(الموسوعہ) - دیکھیے : اکراہ

اجتہاد : (Exertion in solving a question)

ایسے حکم شرعی کے معلوم کرنے کے لیے پوری سعی و کوشش کرنا جو ظنی ہو، اس اعتبار سے وہ امور جو قرآن و سنت سے ثابت ہیں اجتہاد کے دائرے میں نہیں آتے - (الموسوعۃ الفقہیہ)

غرض جن معاملات و مسائل کا حکم شریعت میں مذکور نہ ہو شریعت کے مقرر کردہ اصولوں کی روشنی میں ان کا شرعی حکم معلوم کرنا ، اجتہاد کہلاتا ہے -

اجر : (Wages)

اجرت ، جمع اجور -

اجر مثل : (A fair wage)

اجرت کی وہ مقدار جو واقف کاروں نے متعین کی ہو -

(المجلہ م ۱۴)

اجر مسمّٰی : (Wage fixed in the contract)

اجرت کی وہ مقدار جو معاملہ میں طے پا گئی ہو -

(المجلہ م ۱۵)

اجزیہ : (Punishments)

جزاء کی جمع ، عقوبات ، سزائیں -

اجل : (Appointed time)

مستقبل میں آنے والی ایسی مقررہ مدت جس کی جانب کسی امر کی نسبت کر دی گئی ہو، خواہ مدت کا یہ تقرر کسی ذمہ داری کے پیدا ہو جانے کے لیے ہو یا اس کی اس وقت تکمیل کرنی ہو اور خواہ یہ مدت شریعت نے مقرر کی ہو یا عدالت نے یا معاملہ کے فریقین نے از خود مقرر کی ہو - اس اعتبار سے اجل کی تین صورتیں ہیں :

۱ - اجل شرعی : (Time limit fixed by shariah)

شریعت کی جانب سے مقرر کردہ مستقبل میں آنے والی کوئی مدت ، جیسے عدت -

۲ - اجل قضائی : (Time limit fixed by a court of law)

وہ مدت جو عدالت کسی امر کے لیے مقرر کرے، جیسے عدالت کا گواہوں کی پیشی اور فریقین کی حاضری کی تاریخ معین کر دینا -

۳ - اجل اتفاقی: (Time limit fixed by mutual consent of the parties of contract)

وہ مدت جو معاملہ کے فریقین کسی ذمہ داری کے پورا کرنے یا اس کے مکمل ہونے کی مقرر کر لیں -

دیکھیے : مدت - (الموسوعۃ الفقہیہ)

اجل غیر مسمّٰی : (Sine-die)

غیر مقررہ مدت - غیر معین مدت -

اجل مسمّٰی : (Time fixed)

وہ مدت جو فریقین نے معاملہ میں طے کر لی ہو - مقررہ مدت ، معین عرصہ -

اجلاء : (To dislodge)

جلا وطن کرنا -

اجماع : (Consensus)

کسی دور کے فقہائے مجتہدین کا کسی حکم پر اتفاق اجماع ہے ، خواہ اجماع کی صورت میں کسی حکم پر یہ اتفاق عصر صحابہ میں ہوا ہو یا بعد کے ادوار میں - غرض اجماع فقہی احکام کے اثبات کی ایک قوی حجت ہے اور مصادر شریعت میں سنت کے بعد اس کا درجہ ہے -

مصادر شریعت میں اجماع کو یہ مقام حاصل ہونے کی دلیل کئی آیات اور احادیث ہیں ، جن سے کسی معاملہ میں اہل الرائے اور اہل علم کے اتفاق کے حجت ہونے کی دلیل مستنبط ہوتی ہے - مثلاً اجماع کے اعتبار کی ایک دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ :

"میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی"-

اجماع سے کسی حکم کے ثابت ہونے کی مثال داد کا بیٹے کے ساتھ میراث پانا ہے - اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص مرا اور اس نے دادا اور بیٹا وارث چھوڑے ، تو باپ کی عدم موجودگی میں دادا باپ کی جگہ لے لے گا اور متوفی (مرنے والے) کے بیٹے کی موجودگی کے باوجود وہ باپ کی طرح سدس(۱/۶) میراث کا حق دار ہوگا اور یہ حکم اجماع صحابہ سے ثابت ہے -

ایک مثال باپ کی موجودگی میں بنو الاعیان اور علات (مرد ہوں یا عورتیں) کی میراث سے محرومی ہے - نیز استصناع کی صحت پر بھی اجماع ہے -

اجماع کی دو قسمیں ہیں :

قولی اور سکوتی -

۱ - قولی اجماع وہ ہے جس میں کسی حکم کے بارے میں فقہاء کرام کا صریح اتفاق منقول ہو -

۲ - سکوتی اجماع وہ ہے جس میں کسی حکم کے بارے میں کوئی مفتی فتویٰ دے دے اور اس کے دور کے تمام فقہاء کو اس

کا علم ہو لیکن ان میں سے کوئی نہ اس کی تائید کرے اور نہ مخالفت ۔ پہلی طرز کا اجماع مسلمہ حجت ہے ، جب کہ اجماع سکوتی کے اعتبار اور اس کے شرائط کے بارے میں فقہاء کے مابین خاصا اختلاف ہے ۔ (الفقہ الاسلامی ف/۸)

اِجْمال : (Ijmal)

ایسا کلام جو متعدد مفاہیم پر مشتمل ہو ۔

اِجْہَاض : (Abortion)

نامکمل حمل گرا دینا، خواہ عورت کی طرف سے ہو یا کسی اور کی جانب سے ہو ۔

دیکھیے : اسقاط ۔

اَجِیر : (Someone who gives himself for hire)

کارکن ، عامل ، مزدور ، وہ شخص جس کی محنت یا عمل عوض کے بدلے حاصل کر لی گئی ہو ۔ اجیر کی دو قسمیں ہیں :

(۱) اجیر عام (۲) اجیر خاص

اجیر عام وہ ہے جس سے مستاجر نے اس بات کا معاملہ کیا ہو کہ وہ اس کے لیے کام کرے گا ۔ جیسے ایک نوکر خادم، دوسرا " اجیر مشترک"، جو اس کا پابند نہیں ہے کہ مستاجر کے سوا دوسرے کا کام نہ کرے ، جیسے حمّال (مزدور) دلال ، درزی، گھڑی ساز ، کاریگر، کرایہ پر گاڑی چلانے والے، کشتی پر کام کرنے والے ملاح وغیرہ، ان میں سے ہر ایک اجیر مشترک ہے اور کسی ایک شخص سے مختص نہیں ہے ان پر اتنا ہی لازم ہے کہ وہ کام کر دیں ۔ ہاں اگر ان میں سے کوئی اس طرح مقرر کیا گیا ہو کہ وہ ایک معین مدت کے لیے مستاجر کا کام کرے گا، تو اس کی حیثیت اجیر خاص کی ہوگی اور اسے یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ اس مدت میں یا اس مقام تک پہنچانے سے پہلے اپنے مستاجر کے سوا دوسرے کا کام کرے ۔

(المجلہ : دفعہ ۴۲۲)

دیکھیے : اجارہ ۔

احتساب : (Ihtisab)

اسلامی ریاست کا ایک اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ معروف کا حکم دے اور منکر سے روکے ، معروف وہ ہے جو شریعت کی نگاہ میں اچھا ہو اور منکر وہ ہے جو شریعت کی نگاہ میں برا ہو ۔ یہ ایک جامع فریضہ ہے جس کا تعلق زندگی کے ہر پہلو سے ہے ۔ اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے اسلامی حکومتیں خصوصی اہتمام کرتی ہیں اور تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ابتدائی دور میں اسلامی حکومتوں نے ایک علیٰحدہ شعبہ قائم کر دیا تھا ۔ جس کا نام "حسبہ" رکھا تھا ۔ اس شعبہ کا کام یہ تھا کہ اگر کسی معروف کو عملاً ترک کیا جا رہا ہو یا کسی منکر کا ارتکاب کیا جا رہا ہو اور یہ خرابیاں علانیہ نمودار ہو جائیں تو ان کو دور کیا جائے اور ان کا سدباب کیا جائے ۔ (ابن تیمیہ ، الحسبۃ فی الاسلام)

اِحْتِشَاش : (To collect hey)

خشک گھاس جمع کرنا ۔

احتکار : (Monopoly, hoarding)

احتکار کے لفظی معنی خوردنی اشیاء کو زائد قیمت پر فروخت کرنے کے لیے ذخیرہ کر لینے کے ہیں ۔ حنفی فقہاء نے کہا ہے کہ خوردنی اشیاء وغیرہ خرید کر ان کو گرانی ہو جانے تک روکے رکھنا احتکار ہے ۔ چونکہ احتکار عام لوگوں کی تکلیف کا سبب بنتا ہے اس لیے شریعت نے اسے حرام قرار دیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں متعدد احادیث مروی ہیں ۔

آپ نے فرمایا کہ :

"احتکار کرنے والا ملعون ہے"۔

ایک اور حدیث میں آپ نے فرمایا کہ :

"جس نے غذائی اشیاء کو چالیس دن ذخیرہ کیے رکھا وہ اللہ سے بری ہو گیا اور اللہ اس سے بری ہو گیا" ۔

امام کاسانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں جس طرح کی وعید

وارد ہوئی ہے ، شریعت میں ایسی وعید حرام کام کے ارتکاب پر ہوا کرتی ہے ۔ مزید برآں خوردنی اشیاء کو ذخیرہ کر لینااور انہیں فروخت نہ کرنا دراں حالیکہ لوگوں کو ان کی ضرورت ہو ، ظلم ہے اور لوگوں کے حق کو ان تک پہنچنے سے روک دینا ہے ، اس لیے احتکار ممنوع ہے ، خواہ تھوڑی مدت کے لیے ہو یا زیادہ مدت کے لیے ۔

امام ابو حنیفہؒ ، امام محمدؒ اور مسلک شافعی اور مسلک حنبلی کے فقہا کی رائے یہ ہے کہ احتکار صرف غذائی اشیاء میں ہوتا ہے جب کہ مالکی مسلک کے فقہاء اور امام ابو یوسف کی رائے یہ ہے کہ ہر اس شے میں احتکار ہوتا ہے جس کے بازار میں نہ پہنچنے سے لوگوں کو تکلیف پہنچے ۔

احتکار کی متفقہ شرائط یہ ہیں کہ جس شے کا ذخیرہ کیا گیا ہو ، مقصود زیادہ قیمت پر فروخت کرنا ہو اور اس کا نتیجہ لوگوں کے حق میں‌نقصان اور تنگی کی صورت میں ظاہر ہو ۔

تمام مسالک کے فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ حکومت محتکر (ذخیرہ اندوز) کو مجبور کر سکتی ہے جو اشیاء اس نے ذخیرہ کی ہیں وہ انہیں کھلے بازار میں لا کر فروخت کرے ۔ اگر وہ ایسا کرنے سے باز رہے اور اس میں عام‌لوگوں کا نقصان ہو تو حکومت اس سے یہ اشیاء لے کر خود فروخت کر دے گی اور اسے قیمت ادا کر دے گی اور اگر اس کے ان اشیاء کے ، بازار میں نہ لانے سے عام لوگوں‌کو نقصان نہ ہو اور وہ ان اشیاء کے بازار میں لانے کے حکم کی تعمیل سے باز رہے تو اسے تعزیری سزا دی جا سکتی ہے ۔ دیکھیے : ادّخار ۔

احتکار صِنف : (Ihtikar sinf)

امام ابن القیمؒ نے فرمایا ہے کہ اگر تاجروں کی ایک جماعت یہ طے کر لے کہ غذائی اشیاء میں سے کوئی شے صرف وہی خریدیں گے اور پھر وہی فروخت کریں گے اور کوئی اور شخص اس شے کی

تجارت نہیں کرے گا ، تو یہ سخت ظلم اور فساد فی الارض ہے - حکومت کی جانب سے ان لوگوں پر تسعیر (Price control) عائد کی جائے گی اور انہیں پابند کیا جائے گا کہ وہ حکومت کی مقرر کردہ قیمت پر خرید و فروخت کریں - (الطرق الحکمیہ ص ۲۴۵)

احتکار عمل : (Ihtikar Amal)

مزدور ، ہنر مند اور ایک پیشے کے افراد اگر یہ اتفاق کر لیں کہ وہ اس قدر اجرت سے کم پر کام نہیں کریں گے تو یہ بھی احتکار ہی کی ایک صورت ہے - کیونکہ اس میں ان پیشوں سے متعلق اجرتوں کے بڑھ جانے کا اندیشہ موجود ہے - چنانچہ امام ابوحنیفہ نے کہا ہے کہ اُجرت لے کر جائداد تقسیم کرنے والے (قسّامین) اگر اشتراک کر لیں تو انہیں اس سے روکا جائے گا ، کیونکہ اگر وہ اشتراک کر لیں گے ، تو لوگوں کی ضرورت کے تحت اُجرتوں میں اضافہ کرتے جائیں گے- اسی طرح والی حسبہ (محتسب) مُردوں کو نہلانے والوں اور مزدوروں کو اشتراک سے روک سکتا ہے ، اس سے اُجرت میں اضافہ کا امکان موجود ہے -

(الطرق الحکمیہ ص ۲۴۵)

احتلام : (Sexual maturity)

احتلام بلوغ کی متعدد علامتوں میں سے ایک ہے - اس کا فقہی مفہوم یہ ہے کہ سوتے ہوئے ایسا خواب دیکھنا جس سے بالعموم انزال منی واقع ہو جاتا ہے - احتلام جس طرح مرد کو ہوتا ہے اسی طرح عورت کو بھی ہوتا ہے - ایسے احتلام سے جس سے انزال ہو جائے باتفاق فقہاء بلوغ ثابت ہو جاتا ہے -

دیکھیے : بلوغ -

احتیاط : (Prevention)

گناہ سے بچنا -

احراز : (Acquirement)

ملکیت کے ارادے سے کسی شے پر غلبہ پا لینا احراز (تحویل میں

لے لینا) کہلاتا ہے -

مباح وہ مال ہے جو کسی کی قابل احترام ملکیت میں داخل نہ ہوا ہو اور اس کے مالک بن جانے سے کوئی امر شرعی مانع نہ ہو ، جیسے چشمہ (یا دریا کا پانی ، گھاس اپنے اگنے کی جگہ پر اور ان جنگلوں کے درخت جو کسی کی ملکیت نہ ہوں اور فضا اور سمندر کے شکار وغیرہ) -

ہر انسان کو یہ حق ہے کہ ان مباح اشیاء میں سے کسی شے کو اپنی تحویل میں لے لے - غرض جو شخص ان مباح اشیاء میں سے کسی شے کو ملکیت کے ارادہ سے اپنی تحویل میں لے لے گا ، وہ اس کی ملک قرار پائے گی -

اِحصان : (Blamelessness)

احصان کے معنی ہیں پاکدامنی، نکاح اور حریت، احصان کے حامل مرد کو مُحصِن اور احصان والی عورت کو مُحصَنہ کہا جاتا ہے - قرآن کریم میں مُحصِن صاد کے زیر کے ساتھ اور مُحصَنہ صاد کے زبر کے ساتھ آیا ہے -

جرم زنا میں رجم کی سزا جاری ہونے کےلیے احصان ضروری ہے، اسی طرح قذف کی سزا جاری ہونے کے لیے احصان لازمی ہے اور ہر دو سزاؤں میں احصان کا جدا مفہوم ہے - جرم زنا میں زانی پر سزائے رجم جاری کرنے کے لیے ضروری ہے کہ زانی محصن ہو یا زانیہ محصنہ ہو - اس احصان کی پانچ شرائط ہیں - یعنی زنا کے جس مجرم میں حسب ذیل امور موجود ہوں گے اس پر زنا کی سزا رجم جاری ہو سکے گی اور اگر ان میں سے کوئی بھی شرط موجود نہ ہو تو زنا کی سزا جاری نہیں ہوگی :

۱ - بالغ ہو -

۲ - عاقل ہو -

یہ دونوں شرائط ہر جرم میں سزا جاری کرنے کی بنیادی شرائط ہیں - اس اعتبار سے بچے اور مجنون سے اگر نکاح کے ساتھ وطی

(Intercourse) کا صدور ہو جائے تو اس وطی سے وہ محصن قرار نہیں پائے گا - یعنی بچہ یا مجنون اگر زنا کرے تو عدم احصان کی بنا پر اس پر رجم کی سزا جاری نہیں ہوگی -

۳ - نکاح صحیح میں وطی ہونا -

اگر نکاح صحیح تو ہو لیکن وطی نہ ہو، اگرچہ خلوت صحیحہ ہوئی ہو ، تو احصان حاصل نہیں ہوگا - نکاح فاسد میں ہونے والی وطی سے احصان حاصل نہیں ہوگا - اسی طرح حیض اور احرام کی حالت میں کی جانے والی وطی سے احصان حاصل نہیں ہوگا -

۴ - حریت: (آزادی) - یعنی زنا کے مجرم کا آزاد ہونا ضروری ہے -

۵ - اسلام : احصان کی ایک شرط اسلام بھی ہے - یعنی زنا کے مجرم پر رجم کی سزا جاری ہونے کے لیے مسلمان ہونا ضروری ہے ، یہ ضروری نہیں ہے کہ زنا کے دونوں فریق محصن ہوں بلکہ جو فریق محصن ہوگا ، اس پر رجم کی سزا جاری ہوگی ، جب کہ غیر محصن پر جلد (کوڑوں) کی سزا جاری ہو گی -

اقرار سے اور دو عادل گواہوں کی گواہی سے احصان ثابت ہو جاتا ہے -

قذف کے مجرم پر حد جاری ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جس شخص کو اس نے قذف سے متہم کیا ہے وہ محصن ہو اور اس کے احصان کی حسب ذیل شرائط ہیں :

۱ - حریت : یعنی مقذوف آزاد ہو -
۲ اسلام : مقذوف مسلمان ہو -
۳ - بلوغ : مقذوف بالغ ہو -
۴ - عاقل : مقذوف عاقل ہو -
۵ - عفت : یعنی مقذوف زنا سے پاکدامن ہو اور اس نے اپنی عمر میں کبھی حرام وطی نہ کی ہو اور ایسے نکاح کے ساتھ بھی وطی نہ کی ہو جس کے فساد پر اجماع ہو -

ہر مسلمان شخص کے بارے میں یہی سمجھا جائے گا کہ اسے عفت حاصل ہے ۔ الایہ کہ وہ خود زنا کا اقرار کرے یا چار گواہوں کی گواہی سے اس پر زنا ثابت ہو جائے ۔

(سزائے رجم اسلامی قانون کی روشنی میں)

احکام : (Injunctions, Orders, Decisions)

حکم کی جمع ، شریعت کے احکام ، فیصلے ۔

احناف : (Followers of Abu Hanifa)

حنفی فقہ پر عمل کرنے والے ، امام ابو حنیفہؒ کو ماننے والے ۔

احیاء ارض : (Enlivening of Land)

احیاء کا مفہوم نیل الاوطار کے مؤلف اس طرح بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص کسی ایسی زمین کو جس کا پہلے کوئی مالک نہ ہو ، پانی سے سیراب کرے ، زراعت سے پودے لگائے یا تعمیر کرے اور اس طرح اس کی ملکیت ہو جائے ۔

(نیل الاوطار ۵/۳۳)

کیفیت احیاء کے بارے میں علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں کہ :

احیاء یہ ہے کہ افتادہ زمین میں آباد کاری کی نیت سے جو گھاس پھوس اور درخت و جھاڑیاں صاف کرکے (یعنی محض گھاس لینے اور لکڑی حاصل کرنے کا ارادہ نہ ہو) اس میں نہر یا چشمے کا پانی لے کر آئے یا اس میں کنواں کھودے یا اس زمین کو سیراب کرے یا اس میں پودے لگائے اور فصل اُگائے ، اسی طرح اس میں مٹی ڈالے ، کیاریاں تیار کرے اور پتھر نکال کر پھینکے یا شور مٹی نکال کر صاف کرے یا اس کے گرد باڑ لگائے . . . . غرض یہ تمام اعمال احیاء کے اعمال ہیں ۔

(المحلی ۱۱/۲۳۸)

احیاء موات : (Cultivation of virgin Land)

بنجر اور غیر آباد زمین کو آباد کرنا ۔

اختصاص : (Particularisation)

کسی شے کا کسی سے وابستہ کرنا ۔

اِختِصاصاتُ الشرعیۃ : (Legal effects)

وہ نتائج جو کسی عقد کے باعث مترتب ہوں ، مثلاً بیع کے نتیجہ میں مبیع کا مشتری کو منتقل ہو جانا ۔

اختطاف : (Forcibly Seizure)

جھپٹ لینا ، چھین کر بھاگ جانا ۔ اگر کوئی شخص کسی کی کوئی شے جھپٹ کر یا چھین کر بھاگ جائے تو اس پر قطع ید (ہاتھ کاٹنے) کی سزا نہیں ہے ۔

دیکھیے : اختلاس

اِختِلاس : (Snatch)

دھوکہ سے اور غافل پا کر کسی کی کوئی شے لے لینا ۔ اختطاف (چھین کر بھاگ جانے) اور اختلاس (غافل پا کر دھوکہ سے لے لینے) پر ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں ہے ۔ ان دونوں جرائم میں تعزیری سزا ہوگی جو عدالت کی صوابدید پر موقوف ہوگی ۔

اِختلالِ تَنفِیذ : (Imperfection)

اختلال تنفیذ وہ خلل ہے جو ایسے واقعہ کے نتیجہ میں وجود میں آئے ، جس کے نتیجہ میں عقد کی اس طرح تَنفِیذ نہ ہو سکے جس طرح اس پر رضا مندی مکمل ہوئی ہو۔ جیسا مبیع (Thing sold) کا کچھ حصہ ضائع ہو جائے یا اس کا مستحق پیدا ہو جائے کہ اس سے لازماً رضامندی میں نقص پیدا ہو گا اور عقد باطل قرار پانا روا ہو جائے گا ۔

(الفقہ الاسلامی)

اختیار : (Selection)

کسی شے کو ترجیح دے کر اسے دوسری پر مقدم کرنا ، ایک

اس کو دوسرے اس پر ترجیح دینا ۔

اخْلَال تنفیذ : (Violation)

"اخلال تنفیذ" ایسا خلل ہے جس میں فریقین معاملہ میں سے کوئی ایک عقد کی اس طرح تنفیذ کرنے سے رک جائے جس طرح رضامندی وجود میں آئی ہے ۔ یعنی یہ صورت فریقین معاملہ میں سے ایک کا بطور نا انصافی عقد کو نافذ نہ کرنا ہے ۔ درآں حالیکہ وہ تنفیذ پر قادر ہو ۔

(الفقہ الاسلامی)

اَدَاء : (Discharge of an obligation)

کسی شرعی ذمہ داری کا پورا کرنا ۔

اَدَبُ القاضی : (Procedure of a court)

اخلاق جمیلہ سے آراستہ ہونا ادب کہلاتا ہے ۔ اسی سے ادب القاضی کی اصطلاح وجود میں آئی جو ان اصول و آداب سے عبارت ہے جو قاضی (عدالت) کو عدل گستری کے ضمن میں بروئے کار لانے چاہئیں ۔

(ادب القاضی ، الماوردی)

ادب المفتی : (Responsibilities of Mufti)

وہ امور جن کی پابندی مسائل کے جواب دینے اور تفصیلی دلائل کے ساتھ مختلف معاملات کا شرعی حکم دریافت کرنے میں مفتی کے لیے ضروری ہے ۔

اِدّخار : (Hoarding)

کسی شے کو ذخیرہ کرنا ۔ اشیاء خوردنی کو مہنگا فروخت کرنے کے لیے ذخیرہ کرنا ۔

اِذْن : (Permission)

اجازت ، کسی محجور شخص سے حجر ختم کر دینا ۔

اذہاب معانی الأطراف : (Impairing of the power of any member of the body)

اعضاء میں سے کسی عضو کی منفعت ختم کر دینا، یعنی مثلاً آنکھ یا کان پر اس طرح ضرب لگانا کہ ان اعضاء کی ظاہری سلامتی کے باوجود کان کی قوت سماعت اور آنکھ کی قوت بصارت جاتی رہے -

ارادہ : (Intention)

کسی فعل کا قصد کرنا یا کسی کام کی نیت کرنا - قانونی طور پر جو شخص معاملات اور تصرفات کی اہلیت رکھتا ہو اس کا ارادہ معتبر ہے - چنانچہ بچے اور مجنون کا ارادہ معتبر نہیں ہے - ارادہ کا اظہار الفاظ کی صورت میں بھی ہوسکتا ہے اور عدم تکلم کی صورت میں بھی - تحریر ، سکوت ، ہاتھ در ہاتھ لین دین اور قرائن قویہ بھی ارادہ کے زبانی اظہار کے قائم مقام ہو سکتے ہیں -

فریقین معاملہ(عاقدین) کے ارادہ سے عقد وجود میں آتا ہے اور منفرد ارادہ سے وہ تصرفات وجود میں آتے ہیں جو عقد پر مشتمل نہیں ہوتے - جہاں تک عقد کے اثرات و نتائج کا تعلق ہے وہ شارع کے مترتب کرنے سے مترتب ہوتے ہیں -

(الموسوعۃ الفقہیہ)

اراضی : (Lands)

ارض کی جمع ، زمین -

اراضی متروکہ : (Plots left for roads etc)

زمین کے وہ قطعات جو سڑکوں وغیرہ کے لیے یا چراگاہ وغیرہ کے لیے چھوڑ دیے گئے ہوں -

اراضی مملوکہ : (Landed property)

مملوک زمین -

اراضی موقوفہ : (Trust Property)

وقف زمین -

ارتداد : (Apostacy)

کسی مسلمان شخص کا اسلام ترک کر دینا، سنت نبوی کے مطابق ارتداد کی سزا موت ہے -

دیکھیے : مرتد -

ارتِفاق : (Easement)

ارتفاق کے لفظی معنی کسی شے سے مستفید ہونے کے ہیں - چنانچہ باورچی خانہ، غسل خانہ اور نالی وغیرہ، چیزوں کو "مرافق الدار" کہا جاتا ہے -

حنفی فقہاء نے اس کی اصطلاحی تعریف یہ کی ہے - ایک عقار (جائداد) کی ایسی منفعت جو دوسری عقار (جائداد) سے وابستہ ہو -

مالکی فقہاء نے اس کی تعریف یہ کی ہے -

(عقار سے متعلق منافع کا حاصل کرنا) -

اس تعریف کے لحاظ سے مالکیہ کے نزدیک ارتفاق حنفی فقہاء کی بہ نسبت زیادہ عام ہے - کیونکہ ان کی تعریف کے اعتبار سے عقار کا عقار سے انتفاع وابستہ نہیں ہے بلکہ ارتفاق ایک شخص کے عقار سے انتفاع کو بھی مشتمل ہے - شافعی اور حنبلی مسلک کے فقہاء کی تصریحات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ارتفاق کی تعریف میں مالکی فقہاء سے متفق ہیں -

حقوق ارتفاق تین ہیں :

۱ - حق شرب (پینے کا حق)

۲ - حق مَسِیل (بہنے کا حق)

۳ - حق مُرور (گزرنے کا حق)

ان حقوق سے متعلق بعض احکام مجموعی طور پر سب حقوق کے بارے میں ہیں جب کہ ہر حق کے جدا اور علیحدہ احکام بھی ہیں - مجموعی احکام کی اصل یہ ہے کہ ان کا استعمال کسی کے حق میں ضرر پر منتج نہ ہو کیونکہ شریعت اسلامی کا قاعدہ ہے -

"لا ضرر ولا ضرار فی الاسلام"

(اسلام میں نہ از خود نقصان پہنچانا اور نہ نقصان کے بدلے میں نقصان پہنچانا درست ہے) ۔

مثلاً جس شخص کو حق شرب حاصل ہو وہ پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرے اور اس کو اس طرح استعمال کرے کہ پانی کی گزرگاہ سے انتفاع کرنے والے لوگوں کو نقصان یا تکلیف نہ ہو ۔ عام راستے پر چلنا ہر ایک کا حق ہے مگر اس حق سے مستفید ہونے کی شرط یہ ہے کہ اس سے کسی دوسرے کو کوئی تکلیف ، اذیت اور نقصان نہ پہنچے ۔ مثلاً راستے میں چھلکے اور گندگی نہ ڈالے اور گاڑی اسی سمت اور اسی نہج پر چلائے جو اس کے لیے مقرر کیا گیا ہو یعنی ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کرے تا کہ کسی کی جان و مال کو کوئی نقصان نہ پہنچے ۔

(الموسوعۃ الفقہیہ ، ابو زہرہ ، الملکیۃ و نظریۃ العقد ۸۶)

اِرتہان : (To take a pledge)

مال کو رہن پر لینا ۔

اِرث : (Inheritance)

وہ قابل تقسیم حق ، جو صاحب حق کی موت کے بعد بربنائے قرابت اس کے وارثوں کو شریعت کے مقررکردہ حصوں کے مطابق ملتا ہے ۔

(الموسوعۃ الفقہیہ)

اَرش : (Indemnity)

جان لینے کے علاوہ انسان کے جسم کو کوئی گزند پہنچانے یا عضو تلف کرنے پر جو دیت عائد ہوتی ہے اسے "ارش" کہا جاتا ہے ۔

ارض : (Land)

زمین، جائداد، حنفی مسلک کے اعتبار سے صرف زمین اور زمین پر بنا ہوا مکان غیر منقولہ جائداد (عقار) ہے ۔

(المجلہ دفعہ ۱۲۹)

ارض خراج : خراجی زمین (The Land of Khiraj)

جس زمین پر مسلمانوں نے غلبہ سے فتح حاصل کی ہو اور وہ زمین مالکوں کے ہاتھوں میں باقی رہے اور مسلمان اس کا خراج وصول کریں تو وہ خراجی زمین ہے لیکن اگر فاتحین میں تقسیم کر دی جائے تو عشری زمین بن جائے گی -

(کتاب الخراج ۶۹)

ارض عُشر : (The land of ushr)

جس زمین کے بسنے والوں نے اسلام قبول کر لیا ہو ، ان کی زمین عشری ہے -

(کتاب الخراج ۶۹)

ارکان عقد : (Basic elements of a contract)

ارکان عقد یعنی وہ اجزائے ترکیبی جن سے عقد وجود میں آتا ہے، وہ دو امور ہیں - ایجاب اور قبول (Proposal and Acceptance) یہ دونوں عقد کے تشکیلی عوامل (formative factors) ہیں -

ایجاب اور قبول ہی وہ قانونی عمل ہے جس سے متعاقدین میں باہم ربط پیدا ہوتا ہے اور ان دونوں کے حقوق کے دائرے میں ان کا ارادہ لازمی قانونی حیثیت اختیار کر جاتا ہے -

ایجاب اور قبول کو صیغہ عقد (عقد کی عبارت) بھی کہا جاتا ہے - یعنی دونوں جانب کی وہ عبارت جو فریقین کے اتفاق پر دلالت کرتی ہیں - (الفقہ الاسلامی ف ۱۵۰)

اِزْدِوَاج : (Marriage, Coupling)

یہ عقد عورت اور مرد کے درمیان ہوتا ہے اور اس کا مقصود اولاد کا حصول اور جائزطریقہ پر اور مشترکہ زندگی میں باہمی تعاون کی اساس پر خاندان کی تنظیم کے لیے ازدواجی لطف اندوزی کا حلال ہونا ہے - اس عقد کے بعد یہ مرد و عورت زن و شو اور میاں بیوی کہلاتے ہیں - عربی میں ہر ایک کو زوج کہا جاتا ہے اور بیوی کو زوجہ بھی کہہ دیتے ہیں -

اس عقد زواج میں ازروئے شریعت مہر کا ہونا ضروری ہے - مہر مال کی وہ مقدار ہے جو عورت کے لیے مرد پر لازمی ہوتی ہے اور اسے صداق بھی کہا جاتا ہے -

مہر کی کم از کم مقدار کے بارے میں فقہی مسالک میں اختلاف ہے - حنفی فقہ کی رو سے اس کی کم سے کم مقدار دس درہم چاندی یا اس کے مساوی قیمت ہے -

نکاح کی صحت کے لیے عقد نکاح کے گواہ بنانا بھی ضروری ہے - تا کہ عقد نکاح کا اعلان ہو جائے اور مرد و عورت کے مشترک زندگی گزارنے کے بارے میں کوئی شبہ باقی نہ رہے -

نکاح سے جہاں زن وشو کے درمیان ازدواجی لطف اندوزی حلال قرار پاتی ہے وہاں ان دونوں کے درمیان کئی مالی خاندانی حقوق و فرائض بھی پیدا ہوتے ہیں - مثلاً متعین حدود و شرائط کے ساتھ شوہر پر بیوی کے نان و نفقہ کا واجب ہونا اور بیوی پر علاوہ کسی شرعی معصیت اور گناہ کے کام کے ہر معاملہ میں شوہر کی تابعداری لازم ہونا اور میاں بیوی کا آپس میں ایک دوسرے کا وارث ہونا -

نکاح ، طلاق سے اور زن وشو میں سے ایک کی موت سے ختم ہو جاتا ہے -

(الفقہ الاسلامی)

اساس : (Basis)

بنیاد -

۸۸ اِستئمار : (To seek permission)

غیر شادی شدہ یا شوہر دیدہ عورت(ثیبہ) سے نکاح کے وقت اجازت لینا - عاقلہ بالغہ لڑکی کے نکاح کے وقت اس کی اجازت حاصل کرنا حنفی فقہاء کے نزدیک لازم اور شوہر دیدہ عورت کے نکاح کے وقت اس کی اجازت حاصل کرنا باجماع فقہاء لازم ہے -

(المبسوط ۴/۲۱۸)

استبراء من الدین : (To seek release from debt)
قرض یا مالی ذمہ داری سے برائت کا مطالبہ کرنا ۔
(قواعد الفقہ)

اِستبضَاع : (Istibd'a)
کسی کو برائے تجارت سامان سپرد کرنا کہ جو شخص تجارت کرے گا تمام منافع اسی کا ہوگا ۔

استحباب : (To be well-liked)
کسی عمل کا پسندیدہ ہونا ۔ از روئے شریعت کسی کام کا مستحسن ہونا ۔

اِستحَاضہ : (Istihada)
عورت کے ایام ماہواری کا تین دن سے کم یا دس دن سے زائد آنا یا نفاس کا چالیس دن سے زائد ہو جانا ۔
(قواعد الفقہ)

استحسان: (Application of Discretion in a legal decision)
قیاس پر مبنی حکم کو ترک کرکے ایسا حکم اختیارکرنا جس میں لوگوں کے لیے نرمی کا پہلو نمایاں ہو ۔ (قواعد الفقہ)

بالفاظ دیگر "کسی ایسی مؤثر وجہ کی بنا پر جو گریز کی متقاضی ہو کسی مسئلہ میں اس کے نظائر کے حکم کو چھوڑ کر کوئی اور حکم اخذ کرنا استحسان ہے" ۔

یہ تعریف مسلک حنفی کے فقیہ امام ابوالحسن کرخی نے بیان کی ہے اور یہی استحسان کی سب سے جامع اور سب سے عمدہ تعریف ہے کیونکہ یہ ان تمام انواع پر مشتمل ہے جن کا بیان آئندہ آ رہا ہے ۔

استحسان میں ایک مسئلہ کا حکم اس کی نظائر سے منقطع ہو جاتا ہے ، جب کہ قیاس کا عمل اس کے برعکس ہے کہ قیاس کے ذریعہ ایک مسئلہ کا حکم اس کے نظائر سے ملحق کر دیا جاتا ہے ۔

استحسان اجماع : (Istihsan-e-Ijma)

استحسان اجماع یہ ہے کہ قیاس کے مقتضا سے عدول کرکے ایسا حکم اختیار کیا جائے جس پر اجماع ہو چکا ہو، جیسا کہ عقد استصناع کی صورت ہے -

(الفقہ الاسلامی ف ۱۴-۲۰)

استحسان سنت: (Istihsan-e-Sunnah)

استحسان سنت حنفی فقہاء کے نزدیک یہ ہے کہ قیاس سے ثابت ہونے والے حکم کو ترک کرکے ایسے حکم کو اختیار کیا جائے جس کی سنت سے تائید ہوتی ہو -

(الفقہ الاسلامی ف ۱۴)

استحسان ضرورت : (Istihsan-e- Drurah)

استحسان ضرورت یہ ہے کہ کسی ضرورت یا مصلحت کے پیش نظر کسی اہم حاجت کی تکمیل یا کسی نقصان کے دفعیہ کی خاطر کسی مسئلہ کا قیاسی حکم دریافت کیا جائے -

(الفقہ الاسلامی ف ۱۴-۱۷)

استحسان قیاس : (Istihsan-e-Qias)

استحسان قیاس یہ ہے کہ کسی مسئلہ میں ایسے ظاہری قیاسی حکم سے جس کی جانب ذہن سبقت کرتا ہو ، گریز کرکے ایک اور ایسے قیاس پر مبنی حکم کو اختیار کر لیا جائے جو ذرا خفی اور دقیق ہو مگر وہ بلحاظ دلیل زیادہ قوی ، درست اور زیادہ نتیجہ کا حامل ہو -

(الفقہ الاسلامی ف ۱۲-۲۰)

استحقاق : (To Have entitlement)

یہ معلوم ہو جانا کہ فلاں شے فلاں شخص کا حق واجب ہے -

(ابن عابدین ۴/۱۹۱)

استحلاف : (To Take Oath)

کسی سے اللہ کی قسم لینا - حلف دینا -

اِستِدانہ : (Incurrence of debts)

طلب دین کرنا ۔
دیکھیے : دین ۔

اِستِدلال : (Reasoning)

قرآن و سنت اور اجماع وغیرہ سے کسی مسئلہ پر دلیل قائم کرنا ۔
(قواعد الفقہ)

اِستِرباء : (To demand interest)

مدیون (مقروض) سے ربا (سود) کا مطالبہ کرنا ۔

اِستِصحاب : (Concordance)

پہلے سے موجود کسی امر کو اس بنا پر برقرار رکھنا کہ کوئی ایسا امر وجود میں نہیں آیا ، جو اسے بدلنے والا ہو۔ (قواعد الفقہ)
یہ امام شافعیؒ کی وضع کردہ اصطلاح ہے اور امام مالکؒ کی وضع کردہ اصطلاح "استصلاح" ہے جس کا حنفی فقہ کے استحسان سے گہرا ربط ہے ۔

(قادری، اسلامک جورس پروڈنس ۲۲۶)

استصحاب الحال: (Presumption arising from accompanying circumstances)

کسی موجودہ صورت یا مسئلہ کو ماضی کی روشنی میں دیکھنا ۔

اِستِصحاب الماضی : (Presumption arising from past circumstances)

ماضی کے کسی مسئلہ کو حال کی روشنی میں دیکھنا ۔

استصلاح : (Istislah)

"مصالح مرسلہ" پر فقہی احکام کی بنا رکھنے کا نام استصلاح ہے۔
"مصالح مرسلہ" میں ہر وہ مصلحت داخل ہے جس کی بالتصریح تعیین یا جس کی خاص نوع کی صراحت شریعت نے نہ کی ہو۔

پس "مصالح مرسلہ" کے دائرے میں وہ تمام مصلحتیں آتی ہیں جن سے فوائد کا حصول اور برائیوں سے اجتناب مطلوب ہو اور عمومی طور پر جن کا پورا کرنا شریعت کے مقاصد میں سے ہو اور شریعت کے نصوص اور اس کے اصول ان مصلحتوں کی مراعات لازم قرار دیتے ہوں اور شارع نے ان کے کسی فرد یا نوع کی کوئی تحدید نہ کی ہو - بلکہ انہیں مطلق اور غیر محدود رہنے دیا ہو ، اسی لیے ان کو 'مصالح مرسلہ" کہا گیا ہے -

(الفقہ الاسلامی ۲۳)

اِستصناع : (Manufacturing a thing on order)

کسی سے کوئی شے بنوانے کا معاملہ کرنا - یعنی اگر کوئی شخص کسی صانع سے کہے کہ مجھے اس قیمت پر فلاں شے بنا کر دے دو اور صانع قبول کر لے ، تو یہ استصناع کا معاملہ ہے -

(المبسوط ۱۲-۱۳۸)

اس معاملہ میں عامل (بنا کر دینے والا) صانع ، مشتری مستصنع اور جو شے بنا کر دی جاتی ہے مصنوع کہلاتی ہے -

(المجلہ دفعہ ۱۲۴)

استعارہ : (To take a loan of property)

کسی سے عاریت پر لینا - لینے والا مستعیر کہلاتا ہے -

(المجلہ ۷٦۲)

استعداء : (To seek protection)

حاکم سے اپنے دشمن کے برخلاف مدد طلب کرنا -

استفتاء : (Request for formal legal opinion)

فتویٰ طلب کرنا ، کسی مسئلہ میں شریعت کے مطابق رائے مانگنا -

استقراض : (To demand loan)

قرض طلب کرنا - دیکھیے : قرض -

استلحاق : (Avowal of paternity)

بچہ کا نسب اپنے ساتھ ملا لینا ۔ اگر کوئی شخص کسی بچہ کو اپنا بچہ قرار دے کر اس کا نسب اپنے ساتھ ملا لے تو اس کے درست قرار دینے کی تین شرائط ہیں ۔ اس جیسا بچہ مدعی کا ہو سکتا ہو ۔ اس بچہ کا نسب نامعلوم ہو ۔ جس کے حق میں اقرار کیا گیا ہو ، وہ انکار نہ کرے ۔ استلحاق کی "اصطلاح" مالکی شافعی اور حنبلی فقہ میں مستعمل ہے ۔ جب کہ حنفی فقہ میں "اقرار نسب" کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے ۔

(الموسوعۃ الفقہیہ)

اِستِناد: (Retrospective effect, having an application to the past)

کسی حکم کا بعد کے زمانے میں واقع ہونا مگر اس کی تاثیر اور اس کے قانونی اثر کا ماضی تک سرایت کر جانا ۔ مثلاً اگر کسی نے کسی کی کوئی شے غصب کی اور بعد میں اس کا ضمان (قیمت) ادا کر دیا تو غاصب اس شے کا اس وقت سے مالک متصور ہوگا جب اس نے وہ شے غصب کی تھی ۔

اِستِمہال : (To seek concession of delay)

مہلت طلب کرنا ، مدعی کا قاضی سے ثبوت کی فراہی کے لیے مہلت مانگنا۔ (الموسوعۃ الفقہیہ)

اِستِیفاء : (Fulfilment)

(جس شخص کا حق ہے اس کا اپنے حق کو پورا وصول کر لینا) ۔
استیفاء حدود : حدود کی سزائیں ثابت ہو جانے کے بعد حکومت پر ان کی تنفیذ (Execution) لازم ہے اور حاکم یا اولی الامر یا اس کا کوئی نائب اسے معاف نہیں کر سکتا ۔

استیفاء قصاص : جان کا قصاص تلوار سے لیا جائے گا ۔ یہ قصاص مقتول کا وارث لے گا لیکن اگر قصاص "مادون النفس" علاوہ جان

لینے کے اعضاء وغیرہ سے متعلق ہو تو حکومت کی جانب سے قصاص دلوایا جائے گا۔

(الموسوعۃ الفقہیہ)

اِستیلاء : (Taking possession)

کسی مباح شے پر قبضہ کر لیا۔

اسراف : (Immoderateness)

مصارف میں حد سے تجاوز کرنا۔ مہر میں اسراف اور غیر ضروری زیادتی ممنوع ہے۔ مال میں اسراف کرنے والا سفیہ متصور ہوگا۔ اس لیے ایسا اسراف جو سفہ کی بنا پر پیدا ہوا ہو، حجر (تصرفات پر پابندی) کا سبب بن جائے گا۔

(الموسوعۃ الفقہیہ)

اِسقاط : (To give up one's right, abortion)

کسی حق کو ساقط کر دینا، قرض چھوڑ دینا اور کسی کو قرض سے بری قرار دے دینا اور قصاص معاف کر دینا اور عورت کا اپنے عمل سے یا کسی اور کے عمل سے ناتمام حمل گرا دینا یا حمل کا خود گر جانا۔

(دیکھیے : اجہاض)۔

اسقاط محض کسی ملکیت یا حق کا اس طرح ساقط کر دینا کہ اس کے بالمقابل کوئی عوض موجود نہ ہو۔ ایسا اسقاط قابل رد نہیں ہوتا اور اس میں کسی کے قبول کی ضرورت نہیں ہوتی، جیسے طلاق جیسے شفعہ کا حق چھوڑ دینا اور جیسے قصاص کا معاف کر دینا۔ اسقاط تملیک اپنا حق اس طرح چھوڑنا جس سے مقروض اس مالیت کا مالک ہو جائے جو اس نے قرض لی تھی۔ ایسا اسقاط قابلِ رد ہے۔

اِشارہ : (Indication)

کسی بات یا شے کی جانب حسی طور پر اس طرح توجہ دلانا کہ جو بات زبان سے کہی جاتی ہے وہ اس محسوس طریقے سے توجہ

دلانے پر سمجھ میں آ جائے - ازروئے شریعت گونگے آدمی کا اشارہ معتبر ہے اور اس کا متعارف اشارہ تمام معاملات میں اور اقرار میں قابل قبول ہوگا - البتہ حدود میں اس کا اقرار مقبول نہیں ہے -

اِشارۃُ النَّص : (Isharatun Nas)

مفہوم اشارہ ایسے معنی کو کہتے ہیں جس کے لیے نص کے علم سے ذہن اس معنی کی جانب منتقل نہ ہوتا ہو ، مگر نص کی عبارت اور اس کے بعض الفاظ سے یہ معنی ضرور نکلتے ہوں - گویا مفہوم اشارہ ایسے معنی ہیں جو نص سے لازمی طور پر نکلتے تو ہیں مگر وہ نص کے سیاق کا مقصود نہیں ہیں -

جیسے اللہ سبحانہ کا یہ ارشاد :

الفقراء المہاجرین الذین آخرجوا من دیار ہم و اموالھم یبتغون فضلاً من اللہ و رضوانا -

(الحشر ۸)

ان حاجتمند مہاجروں کا یہ خاص طور پر حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جدا کر دیے گئے ہیں ، اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبگار ہیں -

اس نص کا مفہوم عبارت جس کےلیے یہ نص وارد ہوئی ہے یہ ہے کہ فقراء مہاجرین کا مال فئے میں حصہ ہے ، مگر اس نص کا مفہوم اشارہ یہ ہے کہ جو مال مہاجرین نے چھوڑا ہے وہ ان کی ملکیت سے خارج ہو گیا ہے ، کیونکہ جب انھیں فقراء کہا گیا تو اس کا یہی مطلب ہوا کہ اب کوئی مال ان کی ملکیت میں نہیں ہے-

اشاعت فاحشہ : (Isha'at-e-fahisha)

برائی کا اس طرح اظہار جس سے کسی کی عزت پر حرف آتا ہو ، اگر قذف کی شرائط پوری ہوں تو حد قذف جاری ہو گی ، ورنہ تعزیری سزا ہوگی -

اشباہ : (Similitudes)

شبہ کی جمع ہے ، یعنی مماثل اور مشابہ ، کسی شے کی کسی

اصولی حکم کی ساتھ مشابہتیں موجود ہوں اور ان مشابہتوں کی بنا پر اسے اس کے ساتھ ملحق کر دیا جائے ۔

(المستصفیٰ ۲-۳۱۱)

اشتراط : (To impose a condition)

شرط لگانا ، کسی شخص پر کوئی بات یا کوئی ذمہ داری لازم کرنا، متعاقدین اگر باہمی رضامندی سے کوئی ایسی شرط عائد کریں جو شریعت کے خلاف نہ ہو تو اس کی پابندی لازم ہے ۔

دیکھیے : شرط ۔

اشربہ : (Liquors)

شراب کی جمع، مائع شے جو پی جاسکے، خواہ وہ حلال ہو یا حرام۔ اصطلاحاً نشہ آور مشروبات کے لیے مستعمل ہے ۔ خواہ وہ پھلوں سے تیار ہوا ہو یا غلہ سے اور خواہ اس کو خَمر کہا جاتا ہو یا اسے کوئی اور نام دے دیا جائے ۔ اشربہ کی دو قسمیں ہیں : خمر اور دیگر اشربہ :

خمر : انگوری شراب جس میں شدت آ جائے ۔

دیگر اشربہ : جو نشہ آور ہوں تو حرام ہیں ۔

اِشتَہاد : (Ishtihad)

گواہ بنانا ، گواہ مقرر کرنا ۔

نکاح میں گواہ بنانا لازم ہے ۔ جب کہ اہم مالی معاملات میں گواہ بنانا مستحسن ہے ۔

اِشہَار : (Announcement)

شہرت دینا ، اعلان کرنا ۔

نکاح کو شہرت دینا اور اس کا اعلان کرنا مستحب ہے ۔

اِصبَع : (Finger)

انگلی، اگر کوئی شخص عمدا کسی کی انگلی قطع کر دے تو قصاص ہے اور خطاً قطع کر دینے سے جان کی دیت کا سوواں حصہ دیت ہے۔

اصحاب الرائی : (Ashabur-Rai)

اجتہاد اور قیاس کے قائلین -

اصحاب الفرائض : (Heirs for whom the law has provided specific shares)

میت کے وہ وارث جن کے حصے کتاب و سنت یا اجماع کی رو سے مقرر ہیں -

اصرار : (Israr)

کسی کام کو کرنے یا نہ کرنے کا عزم صمیم۔ اکثر برے کام کے ارتکاب پر جمے رہنے کے مفہوم میں استعمال ہوتا ہے - مدعی علیہ کی جواب دعویٰ میں مسلسل خاموشی اس کا انکار اور نکول متصور ہوگی -

(الموسوعة الفقهيه)

اصل : (Authorities of Law, Basis)

شریعت کا وہ حکم جس پر دیگر احکام مبنی ہوں یا جس کا حکم از خود ثابت ہو اور اس کے ثبوت کے لیے کسی اور دلیل کی احتیاج نہ ہو - اس کی جمع اصول ہے -

اصل القیاس : (Basis of analogy)

وہ محل حکم ، جس کے بارے میں شرعی نص موجود ہو اور اس پر کسی اور حکم کو قیاس کیا جائے -

اَصَمّ : (Deaf)

بہرا ، بہرے شخص کا قاضی مقرر کرنا درست نہیں ہے - بہرے شخص کی ان معاملات میں گواہی قابل قبول نہیں ہے جن کا تعلق سماعت سے ہو -

اصول : (Basic principles)

دیکھیے : اصل -

اصول الشرع : (Basic principles of shariah)
اصول شریعت ، چار ہیں - کتاب و سنت ، اجماع اور قیاس -

اصول الفقہ : (Jurisprudence)
فقہ کے قواعد اور اس کی اساسیات -

اصیل : (Actual person)
عقد کفالت اور حوالہ اور وکالت میں جس شخص سے حق کے مطالبہ کی ابتدا کی جائے وہ اصیل ہے ، حوالے میں اصیل بالکل بری ہو جاتا ہے ، کفالت میں اصیل کی براءت لازم نہیں ہے اور وکالت میں وکیل ، اصیل (موکل) کی جگہ لے لیتا ہے -

اِضافت : (To make or to be Relative to future)
کسی شے کا کسی دوسری شے سے منسوب کرنا - فقہاء کے یہاں اضافت سے مراد یہ ہے کہ کسی معاملہ کے حکم کے نتائج اور اثرات کو مستقبل سے وابستہ کر دینا - چنانچہ اجارہ کی زمانۂ مستقبل کی طرف اضافت جائز ہے کہ فلاں وقت سے یہ اجارہ (یا کرایہ) نافذ العمل ہوگا - (البدائع ۹۳/۵)

اِضرار : (Hurt)
کسی شخص یا شے کو کوئی مضرت (ضرر) پہنچانا -

اضطرار : (Extreme necessity)
کسی انسان کا بھوک و پیاس کی اس قدر شدت کے عالم میں ہونا جس سے جان کے چلے جانے کا اندیشہ ہو - ایسی صورت میں بقدر ضرورت حرام شے کا کھانا اور پینا جائز ہے -

اَطْعِمہ : (Victuals)
طعام کی جمع ہے - فقہی کتب میں کتاب الاطعمہ سے مراد ان اشیاء کا بیان ہے جن کا شریعت میں کھانا جائز ہے -

اطلاق : (Generalisation)
کسی امر میں موجود قید کا رفع کر دینا -

اعارہ : (عاریت) (Lending)

کسی کو کوئی شے بلاعوض استعمال کے لیے دینا ، عاریت پر دینے والا مُعیر ، لینے والا مُستعیر اور جو شے عاریت پر دی جائے وہ مُعَار کہلاتی ہے - اعارہ کے ذریعے کسی کو کوئی شے دینے سے وہ شخص اس شے کی منفعت کا مالک بن جاتا ہے - اعارہ کا معاملہ حسب ذیل اسباب میں سے کسی سبب کی موجودگی سے ختم ہو جاتا ہے -

۱ - اعارہ کی مدت متعین ہو اور وہ مدت ختم ہو جائے -
۲ - معیر جائز طریقے پر رجوع کر لے یعنی اپنی عاریت پر دی ہوئی شے واپس لے لے -
۳ - متعاقدین (فریقین) میں سے کوئی ایک مجنون ہو جائے -
۴ - کسی ایک پر سفہ یا افلاس کی بنا پر حجر عائد ہو جائے -
۵ - دونوں میں سے کوئی ایک مر جائے -
۶ - جو شے عاریت پر دی گئی ہو ، وہ ضائع ہو جائے -
۷ - اس شے پر کسی اور کا استحقاق قائم ہو جائے -

(الموسوعة الفقهیه)

اعارہ ایک ایسا معاملہ ہے جس میں دوسرے شخص کو بلاعوض اور بلا قیمت اس شے کی منفعت کا مالک بنایا جاتا ہے - اس لحاظ سے یہ منافع کا "تبرع" ہے -

مستعیر جب چاہے اس منفعت کے حصول سے دشت کش ہو جائے اور اس معاملے کو ختم کرکے عاریت پر لی ہوئی شے کو واپس کر دے - اسی طرح معیر جس نے بطور حُسن سلوک اپنی کوئی چیز عاریت پر دی ہے ، وہ جب چاہے اس شے کو واپس لے لے ، خواہ اس عاریت کے معاملے کی پہلے سے کوئی مدت متعین کی گئی ہو جو ابھی ختم نہ ہوئی ہو یا سرے سے اس کی مدت متعین نہ کی گئی

ہو - اس مقام پر یہ امر قابل توجہ ہے کہ اگر عاریت کے معاملہ میں عاریت پر دی جانے والی شے کی مدت متعین کی گئی ہو اور مالک اس مدت کے پورا ہونے سے پہلے اس عقد سے رجوع کر لے اور اپنی عاریت پر دی ہوئی شے کو واپس لے لے تو اگر اس شے کی واپسی پر مستعیر کو کوئی نقصان پہنچا ہے تو عاریت پر دینے والا شخص (معیر) اس نقصان کا ضامن ہوگا، کیونکہ اس کی وجہ سے اسے یہ نقصان پہنچا ہے۔

اگر کسی شخص نے کوئی شے کسی سے اس مقصد کے لیے عاریت پر لی ہو کہ وہ اسے رہن رکھوا کر اس کے بدلے قرض حاصل کر لے اور اس نے یہ شے بالفعل رہن رکھوا کر قرض لے لیا ، پھر اس شے کا اصل مالک یعنی "معیر" اس شے کو واپس لینا چاہے تو مستعیر پر لازم ہوگا کہ پہلے وہ دائن مرتہن کو اس کا وہ قرض ادا کر دے ، جس کے بدلے اس نے اس شے کو رہن رکھوایا ہے ، پھر معیر مستعیر سے اس مالیت کو ادا کرنے کے لیے رجوع کرے جو اس نے اس کی طرف سے ادا کی ہے -

اعتداء : (Transgression)

حد سے تجاوز کرنا ، زیادتی کرنا ، ظلم کرنا -

اعتداء کی تین صورتیں ہیں ، جان پر زیادتی ، مال پر زیادتی اور عزت پر یا کسی حق پر زیادتی - جس شخص پر زیادتی ہو رہی ہے اسے اس زیادتی پر مدافعت کا حق حاصل ہے -

اعذار : (I, zar)

مدعی اور مدعی علیہ دونوں کا عذر ختم کر دینا - یعنی قاضی ایک مرحلہ سماعت کے بعد مدعی سے معلوم کرے کہ اس کے پاس، کوئی اور ثبوت تو نہیں ، اسی طرح مدعی علیہ سے معلوم کرے کہ وہ اپنے دفاع میں کوئی ثبوت یا دلیل پیش کرنا چاہتا ہے ، اگر کوئی فریق مہلت طلب کرے تو عدالت مہلت دے دے اور جب پوری طرح حق واضح ہو جائے تب فیصلہ دے دے -

(تبصرة الحکام : ۱/۱۵۰ ، ۱۵۲)

اعتراف : (Confession)

اقرار ، اقبال جرم کرنا ۔ فقہاء کرام اقبال جرم اور کسی حق کے اقرار کو اقرار ہی میں بیان کرتے ہیں اگرچہ اعتراف (بمعنی اقرار جرم) احادیث میں بھی استعمال ہوا ہے ۔

اِعْسَار : (Insolvency)

تنگ دست ہونا ، یعنی کسی شخص پر کسی کا جو مال دینا لازم ہو اس کے دینے کی قدرت نہ ہونا ۔ اگر شوہر معسر (تنگ دست) ہو اور بیوی کا مہر ادا نہ کر سکے تو حنفی فقہ کے اعتبار سے عدم دخول سے قبل بیوی کو اختیار ہے کہ وہ اس وقت تک اپنا آپ سپرد نہ کرے ، جب تک شوہر مہر معجل ادا نہ کر دے۔ اسی طرح اگر بیوی شوہر کے اعسار کی بناء پر اس کے عدم ادائے نفقہ پر تفریق کی طالب ہو تو حنفی فقہ کی رو سے تفریق نہیں ہوگی ، بلکہ نفقہ شوہر پر قرض کی صورت میں واجب الاداء رہے گا ۔

(الموسوعة الفقهيه)

اِعْتِيَاض : (Exchange)

عوض لینا ، معاوضہ وصول کرنا ، شریعت کے قواعد کے مطابق انسان جس عین شے یا دین یا منفعت کا مالک ہو اس میں عوض جاری ہوتا ہے ۔

اَعْيَان : (Corporeal properties)

عین کی جمع ، اصل موجود مال ، نقد مال ، درہم دینار اور اصل شے ۔

فقہی اصطلاح میں عین کا لفظ دین کے بالمقابل استعمال ہوتا ہے ۔ دین وہ مال ہے جو کسی کے ذمہ لازم ہو اور عین وہ ہے جو حاضر اور موجود ہو ۔

اغلاق : (Compulsion)

اکراہ ، جبر ، مجبور کرنا ۔

اغلاق کے لغوی معنی ہیں مجبور کرنا ۔ بند کر دینا ، منع کر دینا یا روک دینا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "اغلاق" سے اکراہ کے معنی مجازاً مراد لیے گئے ہیں کیونکہ مجبور کرنے والے شخص کی طرف سے مجبور کیے جانے والے شخص کے اختیار پر بندش لگا دی جاتی ہے اور اختیار و رضا کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں ۔ ابوداؤد نے اس کے معنی غیظ و غضب کے لیے ہیں اور جس باب کے تحت اس حدیث کو روایت کیا ہے اس کا عنوان بھی "اغلاق فی الغضب" مقرر کیا ہے ۔ ابوداؤد نے غالباً اغلاق کے معنی غیظ و غضب اس لیے مراد لیے ہیں کہ ایسی حالت میں سوچنے سمجھنے اور اختیار کی راہ مسدود ہو جاتی ہے ۔ بعض علماء نے اغلاق کے معنی "طلاق ثلاثہ بلفظ واحد" مراد لیے ہیں کیونکہ تین طلاقیں ایک لفظ کے ساتھ دینے سے بھی عورت سے رجوع کا دروازہ بند ہو جاتا ہے (الایہ کہ دوسرا شخص اس سے نکاح کرے اور پھر بعد طلاق یا وفات ، پہلے شوہر کے لیے حلال ہو) ۔

(مجموعہ قوانین اسلام : ۲/۳٦٥)

اغماء : (Unconciousness)

مدہوشی ، بیماری کی بنا پر قویٰ کا زائل ہو جانا اور عقل پر پردہ پڑ جانا ۔

اغماء اہلیت وجوب پر اثر انداز نہیں ہوتا ۔ البتہ اہلیت ادا کے منافی ہے ، بنا بریں اغماء کی حالت میں صادر ہونے والا تصرف باطل ہے لیکن اگر حقوق العباد متعلق ہو جائیں تو وہ ساقط نہیں ہوتے چنانچہ اگر کوئی شخص مدہوشی کی حالت میں بچہ پر گر جائے اور بچہ مر جائے تو وہ مدہوش شخص قاتلِ خطا متصور ہوگا اور اس پر دیت لازم ہوگی اور اگر اغماء کی حالت میں کوئی شخص کسی کی کوئی شے ضائع کر دے تو اس پر اس کا تاوان

لازم آئے گا۔

(الموسوعۃ الفقہیہ)

افاقہ : (Restoration to conciousness)

جنون یا اغماء یا نشہ کے بعد انسان کی عقل واپس آ جانا۔ جس شخص پر مے نوشی کی حد ثابت ہو جائے اس پر سزائے حد اس وقت تک جاری نہ ہوگی، جب تک نشہ باقی رہے۔

(الموسوعۃ الفقہیہ)

افتاء : (Deliverence of formal legal opinion)

کسی معاملہ میں رائے دینا، شرعی حکم بتانا۔

افتراء : (Slander)

افتراء کے معنی بہتان لگانے کے ہیں، یعنی ایک محصن شخص کو زنا کی تہمت لگانا، غرض اگر افتراء قذف کے ہم معنی ہو تو اس پر حد قذف کے احکام جاری ہوں گے اور اگر قذف نہ ہو تو افتراء تعزیری جرم ہوگا۔

افتیات : (Iftiat)

حکومت یا ذمہ دار فرد کی اجازت کے بغیر ایسے شخص کا کوئی قانونی اقدام کرنا جس کا وہ مجاز نہ ہو ۔ حدود کا اجراء اور نفاذ حکومت کی ذمہ داری ہے کسی شہری کا از خود کوئی حد جاری کر دینا یا از خود قصاص لینا افتیات ہے اور قابل تعزیر جرم ہے۔

افراز : (Separating)

جدا کر دینا، علیحدہ کر دینا، متعین کر دینا، یہ لفظ قسمۃ (تقسیم) کے بیان میں آتا ہے۔

افساد : (Ifsad)

کسی شے کو فاسد کر دینا۔ حنفی فقہاء کے یہاں افساد اور ابطال میں فرق ہے، کیونکہ ان کے یہاں فاسد اور باطل میں فرق

ہے - فاسد وہ ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے تو شریعت کے مطابق ہو لیکن اپنے وصف کے اعتبار سے نہ ہو اور باطل وہ ہے جو نہ باعتبار اصل شریعت کے موافق ہو اور نہ باعتبار وصف -

اِفْک : (Ifk)

جھوٹ ، بہتان، اتہام اگر قذف کے درجہ کی تہمت ہو قذف کا حکم ہوگا - ورنہ تعزیری جرم ہے -

اِفْلاس : (Bankruptcy)

کسی شخص پر اس کے پاس موجود مال سے زائد قرض ہو جانا، خواہ اس کے پاس سرے سے کوئی مال باقی نہ رہے یا باقی رہے لیکن قرض اس سے زائد ہو -

اگر کسی شخص پر مالی واجبات اس کے پاس موجود مال سے زائد ہو جائیں تو عدالت اس کی تفلیس کا حکم جاری کرکے قرض خواہوں کے مطالبہ پر اس کے تصرفات پر حجر (پابندی) عائد کر دے گی اور اس کا مال فروخت کرکے قرض خواہوں کا حق ادا کر دیا جائے گا - واضح رہے کہ خود مقروض کے مطالبہ پر اسے مفلس قرار نہیں دیا جائے گا -

(الموسوعۃ الفقہیہ)

اِقالہ : (Legal annullation of a contract)

فریقین کی باہمی رضا مندی سے عقد (معاملہ) ختم کر دینا اور اس کے حکم اور اثرات کو کالعدم قرار دے دینا - اقالہ اختیاری انفساخ عقد کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور عقود غیر لازم مثلاً بیع اور اجارہ میں جاری ہوتا ہے -

اقالہ کے معنی از روئے لغت اٹھانے کے ہیں -

فقہی اصطلاح کے اعتبار سے یہ ایک عقد ہے جس میں ہر دو فریق اپنے پہلے سے کیے ہوئے عقد کو فسخ کرنے اور اس کے حکم اور نتائج کو کالعدم قرار دینے پر متفق ہو جاتے ہیں -

اس میں دونوں فریق "متقایلین" اور دونوں میں سے ہر ایک "مقیل" یا "مقال" کہلاتا ہے اور اقالہ کے ذریعہ فسخ ہونے والا عقد "عقد مقال" کہلاتا ہے - اقالہ ماسوا نکاح کے تمام عقود لازمہ میں جاری ہوتا ہے -

اقالہ ، وکالہ اور اعارہ کی طرح عقد غیر لازم ہے - یہ عقود عاقدین میں سے کسی ایک کے منفرد ارادہ سے فسخ ہو جاتے ہیں اور دوسرے کے اتفاق کی ضرورت نہیں ہوتی -

(الفقہ الاسلامی : ۲۹۰)

اقتران بالشرط ، لقود بالشرط : (Having a condition)

قولی تصرف میں ایسی ذمہ داری عائد ہونا کہ اگر یہ تصرف مطلق ہوتا تو یہ ذمہ داری عائد نہ ہوتی -

اِقْتِصَار : (Free from retrospective effect)

ایسا حکم شرعی جو حال میں ثابت ہو اور ماضی میں تاثیر نہ رکھتا ہو جب کہ استناد ایسا حکم شرعی ہے جس کی تاثیر ماضی کے کسی وقت سے مترتب ہوتی ہو -

اِقْتِضَاء : (Iqtida)

کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا از روئے شریعت مطالبہ ہونا۔

اِقْتِضَاء النص : (Iqtidaun Nas)

مفہوم اقتضاء نص کے اس معنی کو کہتے ہیں جس کی خود نص متقاضی ہو اور جس کے سمجھے بغیر نص میں وارد لفظ کے معنی درست اور صحیح نہ ہو سکیں -

"حرمت علیکم اُمّھٰتکم" (النساء : ۲۳)

(تمھارے اوپر حرام کی گئی ہیں تمھاری مائیں) -

یہاں لفظ حرمت سے کئی معانی سمجھے جا سکتے ہیں مگر یہ معنی اس وقت تک درست اور صحیح نہیں ہو سکتے جب تک تحریم

سے مراد تحریم زواج (نکاح کا حرام ہونا) نہ لی جائے اور یہی مفہوم اقتضاء ہے ۔

اقرار : (Confession)

خبر دینے والے شخص کا یہ خبر دینا کہ اس پر فلاں شخص کا حق ہے ، اقرار کرنے والے شخص کی طرف سے جس کے حق میں اقرار کیا جائے اسے "مقرلہ" اور جس بات کا اقرار کیا جائے اسے "مقربہ" کہا جاتا ہے ۔

اِقْطاع :(To grant land by the state)

اسلامی حکومت کا کسی ایسے شخص کو جس کا بیت المال میں حق ہو ، بنجر اور غیر آباد زمین کا کوئی قطعہ بطور ملکیت یا اسے آباد کرکے اس سے انتفاع کرنے کے لیے دے دینا ۔

اِکْتِراء : (Taking on lease)

کرایہ پر لینا ، کرایہ کا معاملہ کرنا ۔

اِکْرَاءْ : (Renting)

کرایہ پر دینا ۔

اِکْرَاہْ : (Compulsion)

کسی شخص کو بغیر حق کے اور اس کی مرضی کے بغیر خوفزدہ کرکے کسی کام پر مجبور کرنا ۔ جو شخص اس طرح کا جبر کرے وہ "مُکْرِہ" ہے ، اور جس پر جبر کیا جائے وہ "مُکْرَہْ علیہ" ہے ۔ اکراہ کی دو قسمیں ہیں ۔ اکراہ ملجئی اور اکراہ غیر ملجئی ۔

اکراہ مُلْجِئی : (Constraining coercion)

وہ اکراہ ہے جس میں جان لینے یا عضو کے تلف کرنے یا جملہ مال کے اتلاف کی دھمکی دی گئی ہو یا کسی ایسے فرد کے قتل کی دھمکی دی گئی ہو جس کی زندگی عزیز ہو ۔ اکراہ کی اس قسم کا

حکم یہ ہے کہ اس سے رضا مندی ختم ہو جاتی ہے ۔ اختیار فاسد ہو جاتا ہے ، مگر معدوم نہیں ہوتا ۔

اکراہ غیر ملجئی : (Compulsion without using force)

ایسا جبر ہے جس میں اتلاف نفس یا اعضا کے اتلاف کا اندیشہ نہ ہو جیسے موت کے لیے محبوس کر دینے کی دھمکی یا ایسی مار جس سے قتل یا کسی عضو کے اتلاف کا اندیشہ نہ ہو ۔

اکراہ کی اس قسم کا حکم یہ ہے کہ اس سے رضامندی تو ختم ہو جاتی مگر اختیار فاسد نہیں ہوتا ۔

التزام (Obligation, Liability)

کسی شخص کا اپنے اوپر کوئی ایسی ذمہ داری لازم کر لینا جو پہلے اس پر لازم یا واجب نہ ہو ۔ (الموسوعۃ) التزام کی ایک اور تعریف اس طرح کی گئی ہے کہ کسی شخص کا کسی دوسرے شخص کی رعایت کے لیے فعل کو کرنے کا یا نہ کرنے کا پابند ہونا التزام ہے ۔

مثلاً اگر کوئی شخص کسی کا ایسا مال ضائع کر دیتا ہے جسے قانونی تحفظ حاصل ہو ، اس کا ضامن قرار پانا ایسا التزام ہے جو مال کے مالک کی مصلحت کے لیے متلف (ضائع کرنے والے) کے ذمہ عائد ہوا ہے ۔ اسی طرح ہر وہ نقصان جو کسی شخص کو کسی دوسرے شخص سے براہ راست یا اس کے سبب بننے کی وجہ سے لاحق ہو ۔ اس نقصان کے عوض نقصان کرنے والے شخص پر ضمان عائد ہونا التزام ہے ۔

فقیر عاجز (ایسا تنگدست شخص جو کسب سے عاجز ہو) اس کا نفقہ رشتہ داری کے متعین درجات کے لحاظ سے اس کے رشتہ داروں پر اس فقیر کی مصلحت کے لیے عائد ہونا "التزام" ہے ۔

فروخت شدہ شے خریدار کے سپرد کرنا اور خریداری کی مصلحت کے تحت اس شے کے پوشیدہ عیوب کا ضامن ہونا "بائع"

پر التزام ہے - اس طرح بائع کی مصلحت کے تحت قیمت کی ادائیگی کرنا اور فروخت شدہ شے کو اپنے قبضے میں لے لینا خریدار پر "التزام" ہے -

یہ تمام التزامات کسی کام کو کرنے کی ذمہ داری قرار پانے کی مثالیں ہیں - یعنی یہ ایجابی التزامات ہیں -

اگر التزام کسی عقد سے وجود میں آیا ہو تو اسے مبنی برعقد التزام کہا جاتا ہے اور اگر وہ التزام کسی اور طریقے سے وجود میں آیا ہو تو اسے التزام غیر عقدی کہا جاتا ہے -
(الفقۃ الاسلامی ف : ۳/۱۹۵)

اِلْتِصَاق : (Adjecency, Adjunction)

ایک کھلے ہوئے راستے میں واقع دو مکانوں کی دیواروں کا ملنا جس سے فروخت کے وقت شفعہ میں حنفی فقہاء کے نزدیک اولویت کا حق حاصل ہو جاتا ہے -

اِلْحَاق : (Avowal of paternity, Annexation)

ملانا ، بچے کے نسب کو اس کے دعویٰ دار سے ملانا اور وابستہ کر دینا -

اِلْزَام : (Coercion, Compulsion)

الزام بلااستثناء تمام عقود کا ایک عام اثر ہے ، یعنی جو بھی عقد صحیح طور پر منعقد ہوگا وہ عاقدین (فریقین معاملہ) میں سے ایک پر کوئی متعین ذمہ داری پیدا کرے گا یا اس عقد کے خاص اثرات کی صورت میں ہر دو فریق پر متعین ذمہ داریاں عائد ہوں گی - یہ ذمہ داریاں (Liabilities) عقد کے موضوع اور ان شرائط کے لحاظ سے جن پر جائز شرعی حدود میں رہتے ہوئے عاقدین متفق ہوئے ہیں ، مختلف ہوں گی -
(الفقۃ الاسلامی : ۳/۱۹۵)

اِلْغَاء : (Annulment)

کسی شے کو لغو قرار دے دینا یا علت کا غیر مؤثر ہو جانا۔
(کشاف : ۱۳۱۱/۳)

اَمَارہ : (Amarah)

علامت ، نشانی ، جس کے علم سے اس شے کا ظنی علم حاصل ہو جس پر علامت دلالت کر رہی ہے ۔

اَمَانت : (Deposit, Trust)

عہد کی تکمیل کرتے ہوئے حق کی موافقت کرنا ، خواہ کوئی دیکھنے اور جاننے والا موجود نہ ہو ۔ فقہی اعتبار سے امانت وہ شے ہے جو امین کے پاس موجود ہو ۔ خواہ کسی نے بطور حفاظت کسی کے پاس کوئی شے رکھائی ہو جیسا کہ ودیعت میں ہوتا ہے خواہ یہ امانت کسی عقد کے زمرے میں آئی ہو جیسے وہ شے جو کسی نے اُجرت (کرایہ) پر لی ہو ۔ تو وہ مستاجر کے پاس امانت ہوگی اور جو شے کسی نے عاریتاً لی ہو یا وہ مستعیر کے پاس بلاعقد اور معاملے کے آ گئی ہو ، جیسے کسی کے گھر میں کسی کا کوئی کپڑا یا چادر اڑ کر گر جائے ۔
(القواعد الفقہیہ)

امر : (Order)

بڑے کی جانب سے چھوٹے کو کسی بات کا حکم دینا ۔ امر بالمعروف نیکی اور اچھائی کا حکم دینا ، اس کی فہمائش کرنا ۔

امساک بالمعروف : (With holding)

بیوی کو ایک طلاق رجعی کے بعد اچھے طریقہ پر دستور اور شریعت کے مطابق نکاح میں برقرار رکھنا ۔

اموال باطنہ : (Amwal-e-Batinah)

صاحب نصاب زکوٰۃ کی تحویل میں موجود نقود اور سونا چاندی ۔

اموال ظاہرہ : (Amwal-e-Zahirah)

وہ اشیاء جن پر حکومت زکٰوۃ وصول کرتی ہے ، یعنی مویشی، مال تجارت اور وہ پیداوار جس پر عشر عائد ہوتا ہے -

امین : (Trustee)

وہ شخص جس کے پاس امانت رکھوائی گئی ہو - جس کے پاس کسی دوسرے کی کوئی شے ہو -

انتفاع : (Advantage)

کسی عین شے کے استعمال اور اس سے فوائد کے حصول میں منتفع کا اس وقت تک حق جب تک وہ شے اپنی حالت میں برقرار ہے ، اگرچہ اس کی اصل (رقبہ) اس منتفع کی مملوک نہ ہو -

(مرشد الحیران : ١٣)

انحلال : (Dissolution)

باطل ہو جانا ، فسخ ہو جانا، عقد کا ختم ہو جانا۔ انحلال دراصل عقد (گرہ یعنی Tie) کا کھل جانا ہے ، خواہ یہ فسخ کا اثر ہو یا کسی غیر اختیاری عامل کا نتیجہ ہو - اگر انحلال فسخ کی بنا پر ہو جیسے فریقین عقد میں سے ایک فریق مبیع (Thing sold)میں عیب پائے جانے کی بنا پر معاملہ فسخ کر دے تو فسخ اور انفساخ کے درمیان سبب اور مسبب کا تعلق ہوگا اور اگر انفساخ فریقین عقد کے ارادہ کے ماسوا کسی خارجی عامل کا نتیجہ ہو ، جیسے عقود لازم میں کوئی فریق مر جائے ، تو فسخ اور انفساخ کے درمیان سبب اور مسبب کا تعلق موجود نہیں ہوگا -

(الفروق : ٣/٢٦٩)

انحلال عقد : (Dissolution of a contract)

انحلال عقد سے مراد حقوق کے اس ربط کا ختم ہو جانا ہے جو متعاقدین نے موضوع عقد کے ساتھ استوار کیا تھا ، ظاہر ہے کہ عقد کا انحلال (ختم ہو جانا) عقد کے بعد ہی ہوگا -

اسی سے انحلال عقد اور بطلان عقد کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے ۔ بطلان ایسی حالت ہے جس میں عقد کا صرف حسی وجود ہوتا ہے لیکن شریعت کی نظر میں اس کا اعتباری وجود نہیں ہوتا ، یعنی بطلان کی حالت میں عقدسرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا ، جیسے کوئی مردہ بچہ پیدا ہو جائے ۔

جب کہ "انحلال" ایک ایسی حالت ہے ، جس میں عقد منعقد بھی ہوتا ہے اور فریقین پر اس کے اثرات مترتب بھی ہوتے ہیں ، مگر یہ عقد وجود میں آنے کے بعد کسی غیر ارادی یا ارادی سبب کی بنا پر زائل اور منعدم بھی ہو جاتا ہے ۔ یعنی یہ عقد اس زندہ شخص کی طرح ہے جس پر موت واقع ہو جائے ۔

(الفقہ الاسلامی ف : ۲۶۰)

اَنْعام : (Grazing living stock)

مویشی ، چوپائے ، اونٹ ، گائے اور بکری ۔ ان جانوروں کے بقدر نصاب ہونے کی صورت میں زکٰوۃ فرض ہے ۔

انعقاد : (To tie up a contract)

ایجاب (Proposal) کا قبول (Acceptance) کے ساتھ شرعی طور پر مربوط ، یعنی شریعت کی مقرر کردہ شرائط اور ارکان کے مطابق ایجاب اور قبول کے باہم مربوط ہو جانے پر عقد (Contract) منعقد ہو جاتا ہے ۔

انعقاد نکاح : (Contract of marriage)

نکاح کا انعقاد ایجاب اور قبول پر منحصر ہے ۔ ایجاب اس کلام کو کہتے ہیں جس میں عقد کی پیش کش کی گئی ہو اور قبول اس دوسرے کلام کو کہتے ہیں جس میں اس پیش کش کو قبول کیا گیا ہو ۔ انعقاد نکاح کی چار شرائط ہیں عقل ، بلوغ ، رضامندی اور اتحاد مجلس ۔ مجلس سے مراد وہ مجلس ہے جو نکاح کے ایجاب و قبول کے لیے منعقد کی جائے ، یہ ضروری ہے کہ عقد نکاح کا ایجاب اور قبول ایک ہی مجلس میں ہو ، اگر ایک مجلس میں ایجاب اور

دوسری مجلس میں قبول ہو تو نکاح منعقد نہیں ہوگا - انعقاد عقد کی یہ بھی شرط ہے کہ ایجاب و قبول کے وقت دو گواہ موجود ہوں -

انف : (Nose)

ناک ، اگر کوئی شخص کسی کی ناک پر عمداً کوئی زیادتی کرے اور بغیر کسی ظلم کے قصاص لینا ممکن ہو تو بحکم قرآنی قصاص لیا جائے گا - اگر بغیر کسی ظلم کے پورا پورا قصاص لینا ممکن نہ ہو یا زیادتی کرنے والے نے زیادتی خطا (غلطی سے) کی ہو تو دیت لازم آئے گی -

انفساخ : (Revokation)

عقد کا فسخ ہو جانا ، خواہ کسی وجہ سے عقد خود ختم ہو جائے یا ہر دو فریق یا کسی ایک کی رضامندی سے ختم ہو جائے -

انکار : (To defend one's claim)

مدعی علیہ کا دعوٰی کو رد کر دینا ، دعوٰی کے صحیح ہونے سے انکار ، دعوٰی کی صحت کو تسلیم نہ کرنا - کوئی شخص کسی پر دعوٰی دائر کرے تو مدعی علیہ پر جواب دعوٰی لازم آئے گا - اگر وہ دعوٰی کی صحت کو تسلیم کر لے تو دعوٰی میں جس حق کا مطالبہ کیا گیا ہے وہ اس پر لازم ہو جائے گا اور اگر انکار کرے تو مدعی پر اپنے دعوٰی کے حق میں ثبوت کی فراہمی لازم ہوگی - اگر اس نے ثبوت (بینہ) پیش کر دیا تو مدعی کے حق میں فیصلہ کر دیا جائے گا اور اگر مدعی ثبوت فراہم نہ کر سکے اور مدعی علیہ سے قسم کا مطالبہ کرے تو عدالت مدعی علیہ سے حلف اٹھوائے گی- اگر مدعی علیہ حلف اٹھا لےتو وہ بری ہو جائے گا اور اور اگر قسم سے انکار (نکول) کرے تو فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے گا ، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ "بار ثبوت (بینہ) مدعی پر ہے اور قسم انکار کرنے والے پر" - (البیہقی : ۲۵۲/۱۰)

مدعی علیہ کی خاموشی اور سکوت بھی انکار ہی متصور ہوگا ،

جیسا کہ امام ابو یوسف کی رائے ہے اور حنفی فقہ میں فتویٰ اسی رائے کے مطابق ہے -

(الموسوعہ)

اہانت : (Insult. abuse)

تعزیری سزا کی ایک قسم ، اگر کوئی شخص کسی معزز انسان کو نازیبا کلمات کہہ دے تو کہنے والے کو معمولی سی سزا دی جائے گی ، مگر سزائے قید نہیں دی جائے گی اور اگر اس نے کسی عام آدمی کو ایسا کلمہ کہہ دیا تو اسے سرزنش کی جائے گی -

اہل ذمہ : (Non muslim citizens of an Islamic state)

اسلامی ریاست کے وہ غیر مسلم شہری جن کی جان و مال کی حفاظت کا ذمہ اسلامی حکومت نے لیا ہو - یہ ایک طرح کا عقد ہے اور عقد ذمہ کہلاتا ہے - یعنی غیر مسلم اسلامی حکومت کو ایک معمولی ٹیکس ادا کرکے اس کے عوض اسلامی حکومت سے جان و مال اور اپنے مذہب کی سلامتی اور تحفظ کا معاہدہ کر لیتے ہیں -

اہلیت : (Capability, Competancy)

اہلیت ، کسی انسان کی کسی کام کے انجام دینے کی شرعی (قانونی) قابلیت -

اہلیت کی دو قسمیں ہیں :

(۱) اہلیت وجوب اور

(۲) اہلیت اداء -

(۱) کسی شخص میں ان حقوق کے لازم ہونے کی صلاحیت ہونا جو اس کے مفاد میں یا اس کے برخلاف اس پر عائد ہوتے ہوں اہلیت وجوب کہلاتی ہے -

(۲) اور کسی شخص سے کسی فعل کا اس طرح عمل میں آنا

جس کے عمل میں آنے کو شریعت تسلیم کرتی ہو اہلیت اداء کہلاتی ہے۔

اہلیت اداء کی دو قسمیں ہیں :

(۱) اہلیت اداء کاملہ۔

(۲) اہلیت اداء ناقصہ۔

انسان کو کسی حکم شرعی کا مخاطب قرار دینے کے لیے ضروری ہے کہ اس میں دو طرح کی قوتیں موجود ہوں۔ وہ اس حکم کو سمجھ سکتا ہو اور فہم کی قدرت رکھتا ہو ؛ نیز اس حکم کو انجام دینے کی قدرت اس میں موجود ہو۔ اگر یہ دونوں قدرتیں کسی شخص میں موجود ہوں تو وہ اہلیت اداء کاملہ کا حامل ہے۔ ورنہ اس میں اہلیت اداء ناقصہ پائی جاتی ہے۔ اہلیت اداء کاملہ بلوغ اور عقل کے ساتھ وجود میں آتی ہے۔ چنانچہ نبی کریمؐ کا فرمان ہے :

"بچے کے بالغ ہونے تک ، مجنون کے افاقہ ہونے تک اور سوئے ہوئے شخص کے بیدار ہونے تک مواخذہ نہیں ہے"۔

اہلیت نکاح (Competancy to contract marriage) :

ہر عاقل اور بالغ شخص بغیر ولی کے اپنا نکاح خود کر سکتا ہے۔ ایک بالغ ثیبہ (شوہر دیدہ) عورت بھی اپنا نکاح خودکرنے کی مجاز ہے لیکن وہ عاقل اور بالغ عورت جو باکرہ ہو اس کے اپنا نکاح خود کرنے کے بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک وہ اپنا نکاح خود کر سکتی ہے ، البتہ اگر شوہر عورت کا کفو نہ ہو تو اولیاء کو اس نکاح پر اعتراض کا حق حاصل ہوگا۔ امام محمدؒ کے نزدیک ایسا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف رہے گا اور اس کے درست قرار دینے پر جائز ہو جائے گا۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک اگر کوئی عورت اپنا نکاح خود کر لے تو ایسا نکاح ہر حال میں باطل ہوگا ، یعنی سرے سے منعقد ہی نہیں ہوگا۔

(مجموعۂ قوانین اسلام ۱/۷۵ - ۷۷)

اِیْجَاب : (Offer)

فریقین عقد میں سے جس کی طرف سے عقد کا آغاز ہو اس کا عقد سے متعلق کلام ایجاب کہلاتا ہے - جب کہ دوسرے فریق کا اسی عقد سے متعلق کلام قبول کہلاتا ہے -

اِیْجَار : (Renting)

کرائے پر دینا -

اِیْدَاع : (Depositing)

کسی شے کو اس کے غیر مالک کے پاس برائے حفاظت رکھوانا "ودیعت کا معاملہ" کہلاتا ہے -

اس معاملہ میں دونوں فریق میں سے ہر ایک یعنی مودع (ودیعت رکھنے والا) اور وَدیع (جس کے پاس ودیعت رکھوائی گئی ہے) جو اس ودیعت کی حفاظَت کا پابند ہے صرف اپنے ارادے سے جب چاہے ودیعت کے اس معاملہ کو ختم کر سکتا ہے - کیونکہ دراصل مودع نے اپنی چیز کی حفاظت کے لیے دوسرے شخص سے مدد حاصل کی ہے - وہ جب چاہے اس استعانت کو ترک کر سکتا ہے یا اگر اسے اس چیز کی ضرورت پیش آ جائے تو بھی وہ اس معاملہ کو ختم کر سکتا ہے - اسی طرح ودیع اس شے کی حفاظت میں مدد بہم پہنچانے کے سلسلے میں صرف ایک طرح کا حسن سلوک کرنے والا ہے ۔ اس لیے وہ جب چاہے اس امداد سے دست کش ہو سکتا ہے - اس مقام پر یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اگر کسی شے کی ودیعت ایک مقررہ اُجرت کی ادائیگی پر رکھوائی گئی ہو تو یہ معاملہ ودیعت کا معاملہ باقی نہیں رہے گا۔ بلکہ اجارہ بن جائے گا اور اس کے اوپر اجارہ ہی کا حکم جاری ہوگا - یعنی ودیع جس کے پاس ودیعت رکھوائی گئی ہے اس معاملے کو ختم کرنے اور اس سے دست کش ہونے کا مختار نہیں رہے گا - کیونکہ وہ اس صورت میں اجیر بن چکا ہے -

ایصاء : (Making a will)

انسان اپنی زندگی میں ، اپنے مرنے کے بعد ، اپنی وصیت کو نافذ کرنے اور اپنے قاصر (Incapable) بچوں کے حقوق کی دیکھ بھال کرنے کے لیے کسی شخص کو مقرر کر دیتا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں نے فلاں کو وصایت کی یعنی اس سے وصیت کا عہد لیا ۔ وصایت کرنے والے کو موصی اور جس سے وصیت کا عہد لیا گیا ہو خواہ مرد ہو یا عورت اسے وصی کہا جاتا ہے ۔

وصی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ موصی کی وفات کے بعد وصیت کو قبول کرے یا رد کرے ، جیسا کہ مالی وصیت میں ہے لیکن عملاً اس کا وصایت کے اعمال کو انجام دینا اس کے قبول کرنے کے قائم مقام ہے ۔ جیسے ہی وصی اس وصایت کو قبول کرے گا وہ نائب شرعی بن جائے گا اور اسے مالی وصیت کو نافذ کرنے کی صلاحیت حاصل ہو جائے گی اور قاصرین کے مال کی دیکھ بھال اس کی حفاظت اور ضروری انفاق کا اختیار حاصل ہو جائے گا تا آنکہ وہ بچے سن رشد (معاملہ فہمی) کو پہنچ جائیں ۔

موصی کی وفات کے بعد اور وصایت کو قبول کرنے کے بعد وصی کو اپنے آپ کو اس سے معزول کرنے کا اختیار نہیں ہے اور اگر وہ امانت دار اور تجربہ کار ہے تو قاضی کو بھی اسے معزول کرنے کا اختیار نہیں ہے لیکن اگر وہ عاجز ہو یا اپنے عمل میں خیانت یا کوتاہی کا مرتکب ہو جائے تو قاضی اسے معزول کرکے نقصان کا ضامن قرار دے گا ۔

(الفقہ الاسلامی : ۲۹۵)

ایلاء : (Oath of husband not having intercourse with his wife)

شوہر کا اللہ کے نام یا اس کے صفاتی ناموں میں سے کسی نام کی یہ قسم کھانا کہ وہ چار ماہ یا زیادہ عرصہ تک بیوی کے ساتھ قربت نہیں کرے گا یا بیوی کی قربت کو کسی بہت دشوار کام پر معلق

کر دے - مثلاً یہ کہے کہ اللہ کی قسم میں تجھ سے چار ماہ یا چھ ماہ تک قربت نہیں کروں گا یا یہ کہ اگر میں تجھ سے قربت کروں تو مجھ پر ایک ماہ کے روزے یا حج لازم ہو جائے گا - ایلاء کی متعلقہ شرائط کے ساتھ ایلاء کرنے کے دو نتائج ظاہر ہوں گے- ایک نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہوگا کہ جو شوہر ایلاء کے لیے کھائی ہوئی قسم پر قائم رہے اور چار ماہ کی مدت گزر جائے اور دوسرا نتیجہ اس صورت میں ظاہر ہوگا جب وہ چالیس دن پورے ہونے سے پہلے قسم توڑ دے -

شوہر کے ایلاء کی قسم پر قائم رہنے کی صورت میں اگر چار ماہ گزر جائیں تو فقہ حنفی کے مطابق طلاق واقع ہو جائے گی اور وقوع طلاق کے لیے عدالت میں مرافعہ ضروری نہیں ہے - جب کہ ائمہ ثلاثہ (امام مالکؒ امام شافعیؒ ، امام احمدؒ) کے نزدیک محض چار ماہ گزر جانے سے طلاق واقع نہ ہوگی - بلکہ بیوی اس معاملہ کا عدالت میں مرافعہ کرے گی اور عدالت شوہر کو رجوع کا حکم دے گی - اگر شوہر رجوع نہ کرے تو عدالت اسے طلاق کا حکم دے گی اور اگر وہ طلاق نہ دے تو عدالت طلاق واقع کر دے گی -

حنفی فقہ کے مطابق ایلاء کی مدت گزرنے سے جو طلاق واقع ہوگی وہ طلاق بائن ہوگی جب کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک یہ طلاق رجعی ہوگی -

مدت ایلاء کے دوران اگر شوہر قسم توڑ دے تو کفارہ ادا کرے گا اور بیوی سے قربت کا کرنا صحیح ہوگا -

(موسوعہ)

اَیِّم : (Widow, a divorced woman)

وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو -

اَیْمان : (Oaths)

یمین کی جمع - یعنی قسمیں -

(دیکھیے : یمین)

(ب)

بَائِع : (Seller)

فروخت کرنے والا -

بَائِن : (Irrevocable repudiation)

طلاق بائن ، وہ عورت جس سے فطری تعلق قائم نہ ہوا ہو، اسے طلاق دینے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے - یعنی بیوی شوہر سے جدا ہو جاتی ہے اور نئے نکاح کی ضرورت ہوتی ہے - طلاق کنایہ میں اگر طلاق کی نیت ہو تو اس سے بھی طلاق بائن واقع ہوتی ہے -

بَاتّ : (Definite)

قطعی ، یقینی -

دیکھیے : بیع بات -

بَازِل : (Eight years old camel)

پورے آٹھ سال کا ہو کر نویں سال میں جانے والا اونٹ - یہ عمر اونٹ کے بھرپور شباب و کمال کی عمر ہوتی ہے -

بَاضِعَہ : (Wound which dissects flesh)

سر کے زخم کی ایک قسم جو کھال کے بعد گوشت کو پھاڑ کر ہڈی تک نہ پہنچے - ایسا زخم کسی شخص نے خواہ عمداً لگایا ہو یا خطاً اس میں کسی ماہر شخص کو ضمان کے فیصلے کے لیے

مقرر کیا جائے گا اور لازمی ہوگا کہ وہ ضمان کا جو فیصلہ کرے وہ اس عضو کی اصل دیت سے زائد نہ ہو -

(الموسوعہ)

باطل : (Void)

جو اصلاً صحیح نہ ہو ، یا جو قابل شمار نہ ہو ؛ اور اس کا کوئی فائدہ نہ ہو، یا جو اہلیت کے ختم ہو جانے یا محل کے باقی نہ رہنے کی بنا پر صورتاً موجود ہو مگر معنیً باقی نہ رہے -

باغی : (Rebel)

بغاوت کرنے والا - حکومت کے خلاف ناحق خروج کرنے والا۔

باکرہ : (Virgin)

غیر شادی شدہ لڑکی ، شوہر نادیدہ لڑکی - اگر پردہ بکارت بغیر نکاح کے ، کودنے یا زیادہ عمر ہو جانے سے زائل ہوگیا ہو تو باکرہ متصور ہوگی - عاقلہ ، بالغہ ، باکرہ لڑکی سے نکاح کی اجازت لینا جمہور فقہاء کے نزدیک مستحب ہے ، کیونکہ ان کے نزدیک اس کے ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے ، جب کہ حنفی فقہاء کے نزدیک اس کی اجازت لینا سنت ہے - باکرہ لڑکی سے جب نکاح کی اجازت لی جائے اور وہ خاموش رہے تو اس کی خاموشی اجازت متصور ہوگی -

(ابن عابدین ۲۹۷/۳)

برص : (Leprosy)

ایک بیماری جس میں جلد کی سرخی جاتی رہتی ہے اور جلد سفید ہو جاتی ہے - ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بیوی شوہر کے جسم پر برص کے مستقل ہونے کی بنا پر نکاح کی تنسیخ کا دعویٰ کر سکتی ہے -

بصر : (Sight)

بینائی - اگر انسان کی آنکھ پر اس طرح جنایت ہو جس سے بینائی جاتی رہے تو اگر ایسا عمداً ہو اور اہل خبرہ کی رائے کے

مطابق قصاص لینا ممکن ہو تو تمام فقہاء کے نزدیک قصاص لیا جائے گا اگر قصاص لینا ممکن نہ ہو یا جنایت خطاً ہو تو بالاتفاق جانی کے مال پر دیت لازم آئے گی ۔

بضاعۃ : (Goods, merchandise)

وہ سامان جس کا مالک اسے کسی شخص کو دے دے ، کہ وہ اس سے نفع حاصل کرے اور جب مالک چاہے تو اسے واپس کر دے ۔

بُطلان : (To become void)

حنفی فقہاء کے نزدیک کسی معاملہ کا بطلان یہ ہے کہ وہ صرف اپنے وصف کے اعتبار سے نہیں ، بلکہ اصلاً شریعت کے برخلاف ہو ۔ کسی تصرف یا معاملہ کے باطل ہونے کی صورت میں اس کے احکام اور نتائج مترتب نہیں ہوں گے ۔

(ابن عابدین : ۲/۹۷)

حنفی فقہاء کے علاوہ دیگر فقہاء کے نزدیک بطلان اور فساد میں کوئی فرق نہیں ہے ۔

بغی : (To rebel)

بغاوت ۔ صحیح حق کے مطابق حکومت کی اطاعت سے نکل جانا ، حکومت پر غلبہ پانے کی نیت سے اس کے خلاف خروج کرنا ، جرم بغاوت کے یہ تین ارکان ہیں ۔ حکومت کے خلاف خروج ، غلبہ پانے کا ارادہ اور مجرمانہ نیت ۔

بلوغ : (To attain puberty)

بچپن کی حد ختم ہو کر جوانی کی حد میں داخل ہو جانا اور انسان کا شرعی احکام کا مکلف بن جانا۔ بلوغ کی طبعی علامات ایسی ہیں جو مرد اور عورت میں مشترک ہیں اور جو یہ ہیں :- احتلام ، انبات (بال اُگ آنا) ۔ بعض علامات ایسی ہیں جو عورتوں کے ساتھ خاص ہیں اور وہ یہ ہیں :- حیض آنا اور حمل ٹھہر جانا ۔

شافعی اور حنبلی مسلک کے فقہاء اور امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک لڑکے اور لڑکی ہر دو کے بلوغ کی عمر پندرہ سال ہے - مالکی فقہاء کے نزدیک بلوغ کی عمر اٹھارہ سال ہے - امام ابو حنیفہ کے نزدیک لڑکے کے بلوغ کی عمر اٹھارہ سال اور لڑکی کے بلوغ کی عمر سترہ سال ہے -

مسالک اربعہ کے فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر بچہ قریب البلوغ ہو تو بلوغ کے بارے میں اس کا اقرار بلا حلف اور ثبوت معتبر ہوگا -

شریعت کے احکام اور تکلیف (ذمہ داری) بلوغ کے ساتھ وابستہ ہیں ، اگر باپ اور دادا کے علاوہ کوئی اور شخص مثلاً بھائی وغیرہ کسی نابالغ لڑکے کا نکاح کر دے تو اسے بالغ ہو کر نکاح کو فسخ کر دینے کا اختیار حاصل ہوگا -

(الموسوعة)

بِنْت : (Daughter)

لڑکی ، بیٹی - تمام فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ باپ کو چھوٹی بچی کے نکاح کی ولایت اجبار حاصل ہے - اگر بیٹی بالغ ہو تو جمہور فقہاء کے نزدیک باپ کو اس کے نکاح کی بھی ولایت اجبار حاصل ہے - حنفی فقہاء کے نزدیک حاصل نہیں ہے - اگر بیٹی ایک ہو تو اسے باپ کی میراث میں سے نصف حصہ ملے گا اور اگر دو یا دو سے زیادہ ہوں تو دو ثلث ملے گا -

بنت الابن : (Son's daughter)

پوتی -

بنت لَبُون : (Two years old female camel)

پورے دو سال کی ہوکر تیسرے سال میں جانے والی اونٹنی -

بنت مَخَاض : (Yearling female camel)

ایک سال کی ہوکر دوسرے سال میں جانے والی اونٹنی -

بَنْج (بھنگ) : (A narcotic)

ایک مسکن اور مخدر نبات جو درد میں مفید ہے - اس سے اگر نشہ ہو جائے تو تعزیری سزا ہے اور یہی اس طرح کی تمام غیر مائع اشیاء کا حکم ہے کہ نشہ ہونے کی صورت میں تعزیری سزا ہے -

بَنُو الاَخْیَاف : (Banul Akhyaf)

باپ شریک بہن بھائی - ایسے بہن بھائی جن کا باپ ایک ہو اور مائیں مختلف -

بَنُو الاَعیان : (Banul Ayan)

حقیقی بہن بھائی - ایک ماں باپ کی اولاد -

بنو العَلاّت : (Banul Allat)

ماں شریک بہن بھائی - ایسے بہن بھائی جن کی ماں ایک ہو اور باپ ایک نہ ہو -

بیان التبدیل : (Bayanut Tabdil)

کسی بعد کی دلیل سے سابق حکم شرعی کا رفع ہو جانا -

بیان التغییر : (Bayanut Taghyeer)

کلام کے موجب کا بدل جانا -

بیان الحال : (Bayanul Hal)

متکلم کی حالت کی دلالت ، جیسے بیان اور اظہار کے موقع پر متکلم کا خاموش رہنا -

بیت المال : (Public Treasury)

اسلامی حکومت کا سرکاری خزانہ ، جس میں منقولہ اموال رکھے جائیں - بعد کے ادوار میں سرکاری زمینیں اور وہ تمام اموال جو حکومت کے تصرف میں ہوں بیت المال کا حصہ قرار دیے گئے -

بیع : (Sale, Exchange)

خرید و فروخت کا معاملہ ، مال کے بدلے مال کا تبادلہ ۔
اس عقد کی اساس یعنی مال کے بدلے مال سے ، برسبیل دوام ملکیتوں کے تبادلے کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اس تبادلہ (exchange) میں ملکیتوں کے انتقال کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا ۔ عقد بیع مالی معاوضات کے حامل عقود میں سب سے اہم عقد ہے اور اس کے احکام دیگر عقود کے احکام کے قیاس کی اساس فراہم کرتے ہیں ۔

عقد بیع کے ذیل میں متعدد فروعی انواع آتی ہیں - مثلاً سلم اور سلف ، مقاصہ ، صرف ، استصناع اور بیوع امانت (مثلاً مرابحہ ، تولیہ ، مواضعہ اور بیع الوفاء) ۔

بیع استصناع : (Contract with an artisan to make a thing)

کسی سے کوئی شے بنوانے کا معاملہ کرنا ۔
(فیصلہ وفاقی شرعی عدالت ، کنٹریکٹ ۱۸۷۲ء)

بیع استغلال : (Bey, Istighlal)

کسی شخص سے اجرت پر کام لے کر اجرت کے عوض کوئی شئے اسے فروخت کر دینا ۔

بیع بات : (A final sale)

حتمی معاملہ ، خرید و فروخت کا طے شدہ معاملہ ۔

بیع باطل : (Void sale)

جو بیع اصلاً غیر مشروع (غیر قانونی) ہو ۔

بیع تعاطی : (Sale by payment and delivery)

بغیر ایجاب و قبول کے باہمی رضامندی سے کسی شے کا لین دین کرنا ۔ آج کل ڈیپارٹمنٹل اسٹور کسی سے خریدار کا کوئی شے لے کر کاؤنٹر پر قیمت ادا کر دینا بیع تعاطی ہے ۔

بیع تَلْجِئَہ : (Bey' Taljeah)

کسی ضرورت یا مجبوری کے تحت کوئی شخص کسی بیع پر مجبور ہو جائے اور وہ بظاہر اس شے کو فروخت کر دے لیکن فی الحقیقت نہ کرے ، مثلاً کوئی بظاہر اپنا گھر فروخت کر دے اور اس پر گواہ بھی بنا دے لیکن یہ بیع صرف ظاہری طور پر اور ایک مذاق کے طور پر ہو حقیقتاً بیع نہ ہو -

(القواعد الفقہیہ)

بیع جُزَاف : (Bey Juzaf)

کثیر مقدار میں موجود شے کی بلا تعین مقدار خرید و فروخت کرنا -

بیع الحاضر للبادی : (Bey'ul Hadir lil Badi)

دیہات وغیرہ سے غلہ لے کر آنے والے شخص سے کسی کا یہ کہنا کہ تم اسے موجودہ بازار کی قیمت پر فروخت نہ کرو ، بلکہ مجھے موقعہ دو تا کہ میں اسے زائد قیمت میں فروخت کر دوں -

بیع حبل الحبلۃ : (Bey' Hablil Habla)

جانور کے پیٹ میں موجود بچہ کو فروخت کر دینا -

بَیْعُ الحَصَاۃ : (Bey'ul Hasat)

بائع کا مشتری سے کہنا کہ جس سامان پر تمہاری کنکری گرے گی وہ تمھیں فروخت کر دوں گا -

بیع السلم : (Sale by advance)

مال حاضر قیمت ادھار یا قیمت حاضر مال ادھار -

بیع صحیح : (A good sale)

وہ بیع جو اپنی نوع اور اوصاف کے اعتبار سے قانونی (مشروع) طور پر واقع ہو -

بیع الصرف : (Change of money)

نقد کی نقد کے بدلے فروخت -

(المجلہ : ۱۲۱)

بیع عینہ : (Bey' Ina ، credit operation)

کوئی شخص کسی سے قرض لینا چاہے مگر قرض دہندہ یہ سوچ کر کہ قرض میں اسے کوئی منافع نہیں ملے گا ، قرض خواہ سے کہتا ہے کہ تم فلاں شے، جس کی قیمت مثلاً اس وقت دس روپے ہے، مجھ سے لے لو اور فلاں وقت یہ قیمت ادا کر دینا اور اس وقت یہ قیمت بارہ روپے ہوگی -

(القواعد الفقہیہ)

بیع غَرر : (Bey gharar)

جس میں مبیع (Thing sold) کے ہلاک ہو جانے کا اندیشہ ہو -

بیع غیر لازم : (A sale with an option)

ایسی بیع جس میں فریقین میں سے کسی کو کسی طرح کا خیار حاصل ہو -

(المجلہ : ۱۱۵)

بیع غیر منعقد : (A void sale)

بیع باطل ، جو منعقد نہ ہوئی ہو -

بیع فاسد : (Invalid sale)

وہ بیع جو اپنی نوع کے اعتبار سے صحیح ہو ، مگر بلحاظ اوصاف صحیح اور مشروع (قانونی) نہ ہو - یعنی بیع میں کچھ ایسے خارجی اوصاف موجود ہوں جن کی بنا پر وہ فاسد ہو جائے -

(المجلہ : ۱۰۹)

بیع قطعی : (A complete sale)

ایسی بیع جس کے بعد اس سے متعلق کوئی بات باقی نہ رہے -

(المجلہ : ۱۱۷)

بیع لازم : (A binding sale)
ایسی بیع جو ہر طرح کے خیار سے خالی ہو -
(المجلہ : ۱۱۴)

بیع مبرور : (A sale without any fraud)
ایسی بیع جس میں کوئی جھوٹ یا کسی طرح کی خیانت نہ پائی جاتی ہو -

بیع مجازفہ : (A bargain in the lump)
مقدار کا تعین کیے بغیر اندازے سے کسی شے کو فروخت کرنا -

بیع مرابحہ : (Selling for a profit)
جس معاملہ بیع میں بائع حاصل ہونے والا منافع کو واضح طور پر بیان کر دے -

بیع مزایدہ : (Bey muzayadah)
کسی شے کو فروخت کے لیے پیش کرکے کسی خریدار سے اس کی زائد سے زائد قیمت لگوانا ، نیلام -

بیع المصراۃ : (Bey ul Musarrat)
ایسے جانور کی فروخت جس کا دودھ کچھ دن کے لیے روک لیا گیا ہو تا کہ خریدار کو زیادہ دودھ دینے والا جانور محسوس ہو -
(فیصلہ وفاق شرعی عدالت ، کنٹریکٹ ایکٹ ۱۸۷۲ء)

بیع المضامین : (Bey ul Madamin)
نر جانور سے مستقبل میں پیدا ہونے والے بچے کی فروخت -
(ردالمحتار : ۴/۱۰۲)

بیع معدوم : (Bey Madum)
ایسی شے کی بیع جو بائع کے پاس موجود نہ ہو - رسول اللہ ؐ

نے ایسی شے کی بیع سے منع فرمایا ہے۔
(فیصلہ وفاق شرعی عدالت ، کنٹریکٹ ایکٹ ۱۸۷۲ء)

بیع مقایضہ : (Barter)

ایک شے کا دوسری شے سے بدلنا ۔

بیع الملاقیح : (Bey ul Malaquih)

بیع الملاقیح ، یعنی مادہ جانور کے مستقبل میں پیدا ہونے والے بچے کی فروخت ۔

بیع منابذہ : (Bey Munabadah)

کنکری پھینک کر کسی شے کی خریداری کا معاملہ کرنا کہ جس چیز پر کنکری گر جائے وہ فروخت ہو گئی ۔

بیع منعقد : (A concluded sale)

ایجاب اور قبول کے ساتھ مال کا مال کے بدلے تبادلہ ۔ اس کی چار قسمیں ہیں ۔ بیع صحیح ، بیع فاسد ، بیع نافذ ، بیع موقوف ۔

بیع مواضعہ : (Bey Muwadah)

کسی شے کو اس کا وصف بیان کرکے فروخت کرنا ۔

بیع موقوف : (A sale depending on the rights of another)

وہ بیع جس سے کسی غیر کا حق متعلق ہو جائے ۔
(المجلہ : ۱۱۱)

بیع نافذ : (A sale not depending on the rights of another)

وہ بیع جس سے کسی غیر کا حق متعلق نہ ہو ۔ اس کی دو قسمیں ہیں ، لازم اور غیر لازم ۔
(المجلہ : ۱۱۳)

بیعُ الوفاء : (Beyul wafa)

بیع الوفاء یہ ہے کہ کوئی ایسا شخص جسے نقد روپے کی ضرورت ہو اپنی جائداد اس شرط پر فروخت کر دے کہ جب وہ یہ رقم خریدار کو واپس کر دے گا اپنی جائداد واپس لے لے گا - بیع (خرید و فروخت) کی یہ صورت رہن کے معاملہ سے مختلف ہے ، کیونکہ رہن کا مقصود محض توثیق بھی ہے اور قرض دہندہ خریدار کا جائداد سے انتفاع بھی ہے -

بیع کی یہ صورت پانچویں صدی ہجری کے آخر میں بخارا میں وجود میں آئی - فقہاء نے یہ رائے اختیار کی کہ یہ بیع تین طرح کے معاملات کے مشابہ ہے ، بیع صحیح ، بیع فاسد اور رہن - ان تینوں معاملات میں سے جس فقیہ کے نزدیک جو پہلو بیع کی اس صورت میں پایا گیا اس کے تحت احکامات مستنبط کر لیے گئے - بیع وفا کے وجود میں آنے کی جو تاریخ ہم نے ذکر کی ہے ، اس کی دلیل یہ ہے کہ نجم الدین ، ابو حفص ، عمر بن محمد نسفی نے اپنے "فتاویٰ" میں ذکر کیا ہے کہ بیع کی ایک صورت ہمارے زمانے میں وضع ہوئی ہے ، جسے بیع وفاء کا نام دیا گیا ہے - یہ درحقیقت رہن ہے اور ربا حاصل کرنے کا ایک حیلہ ہے -

(درر الاحکام)

دراصل یہ بیع کی صورت میں عقد توثیقی ہے ، اور اس کی اساس فریقین کے عوضین کے واپس کر دینے کے حق کا محفوظ رہنا ہے - یعنی یہ عقد ، بیع اور رہن سے مل کر بنا ہے مگر اس میں رہن کے احکام غالب ہیں - بیع الوفاء میں بیع کے جو احکام ہیں ، ان میں سے ایک یہ ہے کہ خریدار بیع بالوفاء میں عقد کے مقتضا کے تحت مبیع (Thing sold) کے منافع کا مالک ہو جاتا ہے - یعنی یہ کہ خود بھی منتفع ہو سکتا ہے اور بائع کو یا کسی اور کو اجارہ پر دے کر نفع بھی حاصل کر سکتا ہے - برخلاف رہن کے کہ اس کا تقاضا مال مرہون کو ہر تصرف سے روک دینا ہے - یہاں تک کہ اگر مرتہن کی رضا مندی سے بھی اجارہ پر دے دے تو رہن کا

معاملہ باطل ہو جائے گا ۔ کیونکہ وہ احتباس ختم ہو گیا ، جو دَین کی توثیق کا ضامن ہے ۔

رہن کے معاملہ میں مرتہن کو مرہون شے سے انتفاع کرنے اور قرض کے بالمقابل اسے اجارہ پر دینے کا حق حاصل نہیں ہوتا اور اگر مدین راہن ، مرتہن کو انتفاع کی اجازت دے دے تو از روئے شریعت وہ اس سے رجوع کر سکتا ہے ۔ اس بنا پر "بیع الوفاء" کا طریقہ ایجاد ہوا تاکہ اس کے ذریعہ رہن کے احکام پر بیع کے احکام داخل کر دیے جائیں اور بتقاضائے عقد مرتہن کو حق انتفاع حاصل ہو جائے ، کیونکہ لوگ بغیر منفعت اپنا مال قرض دینے سے باز رہتے ہیں ، اس لیے عقد کی یہ صورت متعارف ہوئی جو ظاہری صورت میں خریدار کا انتفاع ہے اور معنی کے لحاظ سے رہن ہے ، تاکہ لوگوں کو یہ گنجائش مل جائے کہ وہ بغیر ربا (سود) کے انتفاع حاصل کر سکیں ۔

یہ عقد جائداد میں جاری ہوتا ہے اور منقولہ اشیاء میں اس کے جاری ہونے کے بارے میں فقہ حنفی میں اختلاف ہے ۔

بینونت صُغریٰ : (Benunat Sughra)

اگر شوہر قبل دخول بیوی کو طلاق دے دے یا خلع کر لے یا بائن کے لفظ کے ساتھ طلاق دے دے ، تو یہ صورتیں طلاق بائن کی ہیں ۔ ان صورتوں میں شوہر دوران عدت رجوع نہیں کر سکتا ۔ البتہ عدت گزرنے کے بعد فریقین باہمی رضامندی سے نکاح جدید کر سکتے ہیں ۔

بیّنات : (Bayyinat)

بینہ کی جمع ، ثبوت دعویٰ کے طریقے ۔

دیکھیے : اثبات ۔

بیّنہ : (Bayyinah)

کھلی دلیل ، واضح ثبوت ۔

دیکھیے : اثبات

(ت)

تائید : (To approve an act)

کسی تصرف کو ہمیشہ کے لیے قرار دے دینا ۔

تأجیل : (Deferment)

مدت مقرر کرنا ، مستقبل کا کوئی وقت مقرر کرنا، کسی معاملہ کو مستقبل کے کسی وقت تک مؤخر کر دینا ۔

تادیب : (Admonition)

ادب سکھانا سرزنش کرنا ، برائی پر تنبیہ کرنا ، تعزیری سزا کی ہلکی قسم ۔ قاضی (عدالت) اور حکومت بعض معمولی جرائم پر تادیب کی سزا دے سکتی ہے ۔

تاقیت : (To fix a time)

کسی فعل کے آغاز اور اختتام کا وقت مقرر کر دینا ۔ بعض معاملات ایسے ہیں جن میں وقت کی تعیین صحیح نہیں ہے جیسے بیع اور نکاح ، رہن اور ہبہ ۔ بعض معاملات ایسے ہیں جن میں وقت کی تعیین ہو سکتی ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ تعیین نہ ہو جیسے کفالت ، عاریت ، مضاربت اور بعض معاملات ایسے ہیں جو وقت کی تحدید ہی کے ساتھ صحیح ہوتے ہیں جیسے اجارہ اور مزارعہ ۔

تاکید : (Emphasis)

کسی امر کو مخاطب کے ذہن میں ثابت اور طے شدہ قرار دے دینا ۔

تامیم : (Nationalisation)

قومی ملکیت میں لینا ، قومی تحویل میں لے لینا -

تَاْمِین : (Insurance)

انشورنس -

تَاْنِیب : (To rebuke)

جھڑکنا - تنبیہ کرنا -

تَاوِیل : (Interpretation)

کسی لفظ کے ظاہری معنی کو ترک کر کے اس کے غیر واضح معنی کو اس لیے اختیار کرنا کہ اس کے اختیار کرنے کی ایسی دلیل موجود ہے جو اس غیر ظاہر مفہوم کو ظاہر مفہوم پر ترجیح دیتی ہے -

(المستصفیٰ : ۱/۱۵۷)

تَبَایُن : (Dissimiliarity)

فرق ، اختلاف ، بُعد -

تبدیل : (Substitution)

بعد میں آنے والی کسی دلیل کی بنا پر کسی حکم شرعی کو تبدیل کرنا -

(التعریفات)

تبذیر : (Waste)

اسراف -

تبرُّج : (To play up her charm)

نامحرم شخص کے سامنے نسوانی زینت کا اظہار -

تَبرُّع : (Gratis)

کسی مکلف شخص کا نیکی اور رضائے الٰہی کے لیے اپنا مال

یا اس کی منفعت بلا معاوضہ فوری طور پر یا آئندہ کسی وقت کسی غیر کو دے دینا ۔ تبرع کی نمایاں صورتیں تین ہیں ، وصیت ، وقف اور ہبہ ۔ تبرع کرنے والا شخص خواہ وہ موصی ہو یا واہب یا واقف متبرع کہلاتا ہے ۔ جس شے کو تبرعاً دیا ہو اسے "مُتبرَّع بہ" اور جس کو دیا ہے اسے "مُتبرَّع لہ" کہتے ہیں ۔

تبعیت : (Subordinatedness)

کسی شے کا کسی دوسری شے سے اس طرح متصل ہونا کہ اس سے جدا نہ ہو ۔ جو شے متصل ہو وہ تابع ہے اور جس سے متصل ہو وہ متبوع ہے ۔ اس میں کئی قواعد کلیہ (Legal Maxims) بھی ہیں ۔ اگر کوئی جانور فروخت کیا جائے اور اس کے پیٹ میں بچہ ہو تو وہ اس معاملہ بیع میں شامل ہو گا اور گھر کی فروخت میں اس کے تمام لوازمات مثلاً دروازے کھڑکیاں ، باورچی خانہ اور غسل خانے سب شامل ہوں گے ۔

تَبَنّی : (Adoption)

کسی دوسرے کے بچہ کو اپنا بنا لینا ، اپنی اولاد بنا لینا ۔ اسلام نے کسی دوسرے شخص کے بچہ کو اپنا بچہ قرار دینا اور اس کو اپنے نسب میں شامل کر لینا ، باطل قرار دیا ہے ۔

تَبِیْع : (Calf following its mother)

(۱) گائے کا ایک سالہ بچھڑا ۔

(۲) پورے ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہونے والا گائے کا بچہ ۔

(۳) وہ بچھڑا جس کے کانوں اور سینگوں کی لمبائی برابر ہو گئی ہو (چونکہ اس عمر تک یہ بچہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے لگا رہتا ہے اس لیے اسے تبیع کہا جاتا ہے) ۔ اس کا مؤنث "تبیعہ" ہے ۔

تَثبت : (Ascertainment, Verification)

حقیقت حال معلوم کرنے کی کوشش کرنا ۔ گواہوں کی عدالت (پارسائی) معلوم کرنے کے لیے قاضی کا شاہدوں کے بارے میں دریافت احوال کرنا ۔

تجارت : (Commerce)

اشیاء اور سامان کی نفع حاصل کرنے کی غرض سے خرید و فروخت ۔ تجارت میں ہر طرح کا دھوکہ اور فریب اور کسی طرح جھوٹ کے ذریعہ سامان تجارت کو قابل فروخت بنانا ممنوع ہے ۔

تجدید : (Renewal, Reorigination)

از سرے نو کرنا ، مسلمان میاں بیوی میں سے اگر کوئی فریق مرتد ہو کر دوبارہ اسلام قبول کرے تو دونوں کے درمیان نکاح کی تجدید ہوگی ۔

تجربہ : (Experience)

نابالغ بچہ کے رشد (سمجھ دار ہو جانے) کو معلوم کرنے کے لیے اس کے تصرفات کو دیکھا جائے کہ مثلاً وہ تاجروں کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے اور اسے جب کاروباری معاملات سپرد کیے جاتے ہیں تو وہ انہیں درست انجام دیتا ہے تو وہ رشید (سمجھ دار) متصور ہوگا ۔

تَجَسُّس : (Spying out)

جاسوسی کرنا ، راز معلوم کرنا ، پوشیدہ امور جاننا ۔ روزمرہ کی زندگی کے معاملات کی جاسوسی کرنا اسلام میں جائز نہیں ہے ۔ البتہ جنگ میں جاسوسی کرنا روا ہے ۔ اسی طرح حکومت کے ان اداروں کا جاسوسی کرنا درست ہے جو جرائم کے سد باب اور معاشرتی برائیوں کے استیصال کے لیے مامور کیے گئے ہوں ۔

تحجیر : (To make the boundries of land)

پتھر نصب کرنا ، کسی غیر آباد اور غیر مملوک زمین کے گرد آباد کاری کی غرض سے بطور نشاندہی پتھر نصب کر دینا - جو شخص اس طرح کسی غیر آباد اور غیر مملوک زمین کو اپنی تحویل میں لے لے تو وہ اس کی ہوگی لیکن اگر وہ تین سال تک اسے آباد نہ کر لے تو اس سے لے کر کسی اور کو دے دی جائے گی - (الموسوعۃ)

تحریش : (Instigation)

جانوروں کو لڑانا ، لڑانے پر اکسانا اور اس غرض کے لیے تیار کرنا ، حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے -

تحسینیات : (Embellishments, refinements)

بہترین امور اچھی عادات ، باوقار طریقے پر شرعی آداب کے مطابق زندگی گزارنا، ایسے امور جن کی نہ ضرورت ہو اور نہ حاجت داعی ہو لیکن حسن و عمدگی ان کا جواز ہو -

تحقیر : (Degradation Humiliation)

تعزیری سزا کی ایک صورت ، یعنی مجرم کو کوڑے مار کر برا بھلا کہہ کر اور تشہیر کرکے اس کی تحقیر کرنا - شاہد زور (جھوٹے گواہ) کی تعزیر کے طور پر تشہیر کی جائے گی ، یعنی اسے شہر میں پھرایا جائے گا اور لوگوں کو بتایا جائے گا کہ اس نے جھوٹی گواہی دی ہے -

تحقیقِ مناط : (Tahqeeq-e-Manat)

نص یا اجماع یا اجتہاد کے ذریعہ علت حکم معلوم ہو جانے کے بعد یہ تحقیق کہ فلاں صورت میں یہ علت موجود ہے یا نہیں تحقیق مناط کہلاتا ہے - مثلاً اجماع سے یہ امر ثابت ہے کہ گواہ عادل ہونا چاہیے اور یہ امر قبول شہادت کا مناط یعنی اس کا مبنی ہے -

اس کے بعد کسی گواہ کے بارے میں یہ تحقیق و اجتہاد کرنا کہ وہ عادل ہے یا نہیں ہے تحقیق مناط ہے -

تحکیم : (Arbitration)

متنازع فریقین کا باہمی رضامندی سے کسی شخص کو اپنی نزاع کے ختم کرنے کے لیے حکم متعین کرنا تحکیم ہے - نزاع کرنے والے ہر دو یا زیادہ فریق محکم کہلاتے ہیں اور جس شخص کو فیصلے کے لیے مقرر کیا ہے وہ حکم یا محکم کہلاتا ہے -

حکم ، حکومت کی طرف سے مقرر کردہ قاضی سے کئی امور میں مختلف ہوتا ہے ، جن میں سے ایک یہ ہے کہ قاضی کا دائرہ اختیار اور اس کی صلاحیت اپنے قضاء کے علاقہ میں تمام لوگوں پر حاوی ہوتی ہے، جب کہ حکم کا اختیار ان فریقین پر مقتصر (Confined) ہوتا ہے ، جنھوں نے اسے حکم بنایا ہے - اس لیے کہ حکم کو قضاء کے لیے کسی ایسی ہیئت (Authority) نے مقرر نہیں کیا ، جسے ذمہ داری تفویض کرنے کا عمومی اختیار حاصل ہو ، بلکہ اس کو منتخب کرنے والوں نے اسے حکم بنایا ، اس لیے اس کا حُکم انھی حقوق میں اور انھی حدود میں نافذ ہوگا ، جو فریقین نے مقرر کی ہیں - غرض دو افراد اپنے دعوٰی میں فیصلہ کرنے کے لیے اپنی مرضی سے عدالت کے علاوہ کسی شخص کو فیصلہ کرنے کے لیے متعین کر لیں ، تو اسے تحکیم کہا جاتا ہے - چنانچہ المجلہ میں ہے، فریقین کا اپنی کسی باہمی نزاع کے فیصلے کے لیے ثالث مقرر کر لینا -

(المجلہ : ۱۷۹۰)

قرآن کریم میں میاں بیوی کے درمیان نزاع کے حل کے لیے تحکیم کا طریقہ تجویز کیا گیا ہے -

(النساء ۴ : ۳۵)

تحکیم الحال : (To give judgment for what exists)

کسی شے کو علٰی حالہ باقی رکھنے کا حکم ، یعنی جو چیز جس حالت میں ہے اسی طرح برقرار رہے -

تحلیل : (Tahlil)

جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں ، وہ شوہر کے لیے ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے الا یہ کہ اس عورت پر کسی اور سے صحیح نکاح اور اس سے فطری تعلق کے قیام کے بعد طلاق واقع ہو جائے یا شوہر ثانی وفات پا جائے تو پہلے شوہر سے اس کا نکاح درست ہوگا -

تَحَمُّل شہادت : (To bear witness)

کسی دوسرے شخص پر لازم امر کو اپنے ذمہ لے لینا - تحمل شہادت : شہادت (گواہی) کے محفوظ اور یاد رکھنے کی قدرت ، یعنی شاہد کسی واقعہ کے دیکھنے کے وقت عاقل اور بینا ہو -
(نظریۃ الاثبات : ۲۰)

تَحْوِیل : (Transmutation, conversation)

ایک حالت کا دوسری میں بدل جانا ، زکوٰۃ اگر جانوروں کی صورت میں یا پیداوار کی صورت میں لازم ہوئی ہو تو مالک اس کی قیمت زکوٰۃ میں ادا کر سکتا ہے -کسی غیر متعلق شخص (فضولی) نے اگر کوئی معاملہ (عقد) کر دیا ہو تو وہ عقد موقوف ہوگا اور اصل فریق عقد کے رضامند ہوجانے پر موقوف عقد ، عقد نافذ میں بدل جائے گا -

تخارج : (Mutual with-drawl)

ورثاء میں سے کسی وارث کا اپنے متوفی مورث کے ترکہ میں سے اپنا حصہ فروخت کر دینا ، جس سے یہ اصل وارث خارج ہو جاتا ہے اور خریدار اس کی جگہ لے لیتا ہے - یہ مخارجہ یا تخارج ہے -

وارثوں کے باہم اس طرح کے معاملہ کو "تخارج الورثہ" کہا جاتا ہے - جو شخص مال ادا کرکے اصل وارث کی اس کے میراث کے حق میں جگہ لے لے وہ مخارج کہلاتا ہے اور جو وارث بدل

لے اور ترکہ سے نکل جائے وہ مخارج کہلاتا ہے -

(الفقہ الا سلامی ف : ٦٨٦)

تخارج بنیادی طور پر ورثاء کے درمیان عقد صلح ہے کہ وارث ایک وارث کو ترکہ کی تقسیم سے باہر رکھنے کے لیے آپس میں صلح کر لیتے ہیں ، لیکن اگر جو کچھ وارث کو صلح کے طور پر دیا جائے وہ ترکہ کے علاوہ ہو تو یہ عقد بیع بن جائے گا اور اگر صلح کے بدلے میں دی جانے والی شئے خود ترکہ کے مال میں سے ہو تو یہ عقدِ قسمت اور مبادلہ کہلائے گا ، مزید یہ کہ جو عوض صلح دیا گیا ہے وہ اگر اس وارث کو ترکہ میں ملنے والے حصہ سے کم ہو تو یہ ہبہ یا اسقاط کا معاملہ قرار پائے گا -

(ابن عابدین : ۴/۴۸۱)
(فتح القدیر : ۷/۳۰۹)

تخایر : (To accept the contract)

صریحاً یا ضمناً فریقین کا مجلسِ عقد میں عقد کے لازم ہونے کو اختیار کر لینا ، فریقین کے اپنے اوپر عقد لازم کر لینے کے بعد "خیار" ختم ہو جائے گا -

تخبیب زوجة الغیر : (To swindle one's wife)

کسی شخص کی بیوی کو اس طرح ورغلانا کہ وہ اس کی بنا پر اس ورغلانے والے سے یا جس سے وہ چاہے نکاح کر لے - کسی شخص کی بیوی یا کم سن بیٹی کو ورغلا کر اس سے نکاح کرنے پر تعزیری سزا دی جائے گی -

ابن نجیم نے کہا ہے کہ ایسے دھوکہ باز کو سزائے قید میں رکھا جائے گا ، یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے یا اس کی موت واقع ہو جائے ، کیونکہ یہ فساد فی الارض ہے -

تخدیر : (Anesthetization, Narcotization)

کسی ایسی شے کا استعمال جس سے احساس ختم ہو جائے -

تخریج المناط : (Takhrijul Manat)

تخریج مناط سے مراد شرعی حکم کی علت دریافت کرنا اور حکم کی علت معلوم کرنے کے لیے غور و فکر اور اجتہاد کرنا ہے - یعنی شریعت کے ایسے حکم کی علت معلوم کرنا جس میں نص موجود ہو مگر علت نہ بیان کی گئی ہو -

تخصیص : (Particularization)

کسی مستقل اور متصل دلیل کی بنا پر کسی عام حکم کو اس کے بعض افراد پر مقصور کر دینا -

تخلیہ : (To provide chance for an act)

کسی شخص کو کسی شے میں تصرف کا بغیر کسی رکاوٹ کے موقعہ فراہم کرنا ، مثلاً بائع مشتری کو مبیع پر قبضہ کرنے کی اجازت دے دے اور اس میں کوئی مانع موجود نہ ہو تو یہ تخلیہ ہے -

(البدائع : ۵/۲۴۴)

تخمیس : (Takhmees)

مال غنیمت میں سے خمس یعنی پانچواں حصہ نکالنا -

تخییر طلاق : (To deliver the right of divorce to wife)

شوہر کا بیوی کو طلاق کا اختیار دے دینا -

تداخُل : (Amalgamation, Commutation)

ایک سزا کا دوسری سزا میں جمع ہو جانا ، ایک ہی طرح کے جرم کے ارتکاب پر ایک ہی سزا جاری ہونا ، مثلاً دو مرتبہ سرقہ کے ارتکاب پر ایک ہی مرتبہ قطع ید کی سزا ہونا -

تدلیس : (Fraud, swindle)

بائع کا مشتری سے سامان کا عیب چھپانا -

تدلیس عیب : (Deceit)

متعاقدین میں سے اگر کوئی فریق عوض والے معاملات (عقود معاوضہ) میں مثلاً بیع اور اجارہ میں جس شے پر عقد ہو رہا ہو اس کے کسی ایسے مخفی عیب کو چھپائے جس کا اسے علم ہے ، تدلیس عیب کہلاتا ہے -

فقہاء کرام کا اس امر پر اجماع ہے کہ تدلیس عیب ، اس متعاقد کے حق میں جس پر تدلیس کی گئی ہے ، عقد کے ابطال کا حق فراہم کرتا ہے اور اس کو "خیار عیب" کہا جاتا ہے - یعنی خریدار اس مبیع یا ماجور کو جس میں عیب ہے ، بائع یا موجر کو واپس کر دے اور عقد فسخ ہو جائے گا -

(الفقہ الاسلامی : ۱۸۷/۴)

تذکیہ : (Tazkiyah)

جانور ذبح کرنا -

تراخی : (Delay)

تاخیر - مغصوب شے غاصب کو فوراً واپس کرنا ہوگی ، اس میں تاخیر درست نہیں ہے - شفعہ کا مطالبہ فوری ہونا چاہیے ، اس میں تاخیر صحیح نہیں ہے - مالکی فقہاء کے نزدیک شفعہ کا مطالبہ سال بھر تک کیا جا سکتا ہے ، ازاں بعد یہ حق ساقط ہو جائے گا -

تراضی : (Mutual consent)

فریقین عقد کا بغیر کسی جبر کے عقد پر رضامند ہونا -

ترشید : (Tarsheed)

بچہ کی فہم و فراست کا تجربہ کرنے کے بعد اس پر عائد حجر کو ختم کر دینا - بچہ اگر اس حالت میں بالغ ہو کہ وہ سفیہ مفسد اور مبذر ہو تو اس کا مال اس کے سپرد نہیں کیا جائے گا ، جب تک اس میں رشد (معاملہ فہمی) نہ پیدا ہو جائے یا اس کی عمر

۲۵ سال نہ ہو جائے ، لیکن ہر حالت میں اس کا مال اس کے سپرد کر دیا جائے گا۔

(الموسوعۃ)

ترکہ : (Heritage)

مرنے والا جو مال ایسا چھوڑ جائے جس میں کسی اور کا حق نہ ہو۔

تَزَاحُم : (Overcrowdedness)

بہت سے لوگوں کا جمع ہونا ، اگر کثرت ازدحام کی بنا پر کوئی شخص مر جائے تو اس کی دیت بیت المال سے ادا کی جائے گی۔

تزکیۃ الشہود : (Attestation of credibility of witnesses)

شہود (گواہوں) کی عدالت معلوم کرنا ۔ عدالت (قاضی) کی جانب سے جو شخص گواہوں کی سچائی اور عدالت معلوم کرنے کے لیے مقرر کیا جائے وہ مزکی کہلائے گا ۔ شاہد جس وقت عدالت میں پیش ہوں تو اگر ان کے بارے میں علم ہو کہ وہ عادل ہیں تو ان کی گواہی قبول کی جائے گی اور اگر ان کے بارے میں یہ علم ہو کہ وہ مجروح عدالت ہیں تو ان کی گواہی رد کی جائے گی اور اگر ان کے بارے میں یہ علم نہ ہو کہ وہ عادل ہیں یا نہیں ہیں تو ان کا تزکیہ کرایا جائے ، یعنی ان کے بارے میں معلوم کرایا جائے کہ وہ عام زندگی میں سچے، عادل اور قابل اعتماد ہیں یا نہیں ہیں ۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک شاہدوں کے تزکیہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ فریق مقدمہ (خصم) اس کا مطالبہ کرے ۔ البتہ ان کے نزدیک حدود و قصاص کے مقدمات میں تزکیہ لازم ہے، اگرچہ خصم اس کا مطالبہ نہ کرے ۔ تزکیہ کی دو قسمیں ہیں :

(۱) تزکیۃ السر اور

(۲) تزکیۃ العلانیۃ ۔

تزکیۃ السر خفیہ طور پر شاہدوں کی سچائی اور پارسائی معلوم

کرنا یہ ہے کہ قاضی (عدالت) کسی فہیم قابل اعتماد صاحب دیانت و تقویٰ شخص کو شاہدوں کے احوال پر متعین کرے اور اس سلسلے میں شاہدوں کے کوائف پر مشتمل ایک خفیہ تحریر اس شخص کو روانہ کرے۔

تزکیۃ العلانیہ: تزکیۃ السر کے بعد ہوتی ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی مزکی کو عدالت میں طلب کرے اور مزکی عدالت کے سامنے شاہدوں کا تزکیہ کرے۔

(الموسوعۃ)

تَزْوِیْر : (Falsification)

کسی شے کا وصف اس طرح خوب بنا کر پیش کرنا کہ سننے والا اور دیکھنے والا اس کو اس کی اصل حقیقت کے برخلاف سمجھنے لگے۔

تزویر از روئے شریعت حرام ہے۔

تسخیر : (Taskheer)

کسی شخص سے بلا معاوضہ اور اجرت کام لینا۔

تسعیر : (Price control)

سعر (نرخ) متعین کرنا، حکومت کا بازار میں فروخت ہونے والی اشیاء کی قیمتیں متعین کرنا۔

اگر حکومت یہ محسوس کرے بعض اشیاء کی قیمتیں متعین کرنا عام لوگوں کے مفاد میں ہے تو ایسا کرنا جائز ہے، قیمتوں کے تعین کا حکومت کی جانب سے حکم جاری ہونے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنے والے کو تعزیری سزا دینا صحیح ہے۔

(الطرق الحکمیۃ)

تسلیم : (Delivery)

قبضہ، تصرف میں لانے کا موقعہ فراہم کرنا، سپرد کرنا۔

بائع (Seller) کا مشتری کو یہ موقعہ فراہم کرنا کہ وہ بلا کسی رکاوٹ کے بیع کو اپنے تصرف میں لے آئے - بائع جب فروخت شدہ شے خریدار کے سپرد کر دے تو وہ مسلم (سپرد کرنے والا) قرار پائے گا اور مشتری قابض متصور ہوگا - اسی طرح مشتری پر بائع کو قیمت سپرد کرنا لازم ہے ، یعنی وہ بائع کو یہ موقعہ فراہم کر دے کہ وہ بلا کسی رکاوٹ کے یہ قیمت لے لے -

تسلیم المَبیع : (Delivery of thing sold)

فروخت شدہ شے کو خریدار کے سپرد کر دینا -

تَسْمِیم : (Poisoning)

زہر خورانی -

تسوید : (Tasweed)

چہرہ سیاہ کرنا ، منہ کالا کرنے کی تعزیری سزا دینا - حنفی اور مالکی فقہاء کے نزدیک تعزیر کی یہ صورت جائز نہیں ہے -
(المبسوط : ۱۶/۱۴۵)

تَسْوِیہ : (Equalization)

برابری کرنا ، مساوات اختیار کرنا -

قاضی (عدالت) کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے روبرو پیش ہونے والے فریقین کے درمیان پورا پورا عدل اور مساوات اختیار کرے ، حتی کہ گفتگو ، تخاطب ، توجہ اور التفات میں مساوات برقرار رکھی جائے اور دونوں فریقوں کی بات یکساں توجہ سے سنی جائے ، نیز دونوں کے سلام کا جواب دینا چاہیے -

تشبیہ : (Allegory)

کسی کو کسی شے کے مشابہ قرار دینا - قذف اگر صراحتاً ہو تو حد کی سزا ہے لیکن اگر تشبیہ اور استعارہ کے ذریعے قذف

کیا گیا ہو تو تعزیری سزا ہے - حضرت عمرؓ نے ایک شاعر حطیہؒ کو شعر میں بطور استعارہ کسی صحابی کو عورت کہنے پر تعزیری سزا دی تھی -

تشہیر : (Tashheer)

اعلان کرنا ، مشہور کرنا -

تشہیر تعزیری سزا کی ایک قسم ہے - قاضی یا حاکم اگر مصلحت محسوس کرے تو کم ظرف لوگوں کو تشہیر کی تعزیری دے سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ ایسے مجرم کے جرم کا اعلان کرتے ہوئے اسے گشت کرایا جائے - شاہد زور (جھوٹے گواہ) کو بھی تشہیر کی سزا دی جائے گی -

(الاحکام السلطانیہ : ۳۳۹ - ابن عابدین : ۱۹۲/۳ - البدائع و الصنائع : ۲۸۹/۶)

تصادق زوجین : (Mutual attestation of marriage)

ایک مرد اگر یہ کہے کہ یہ عورت میری بیوی ہے اور وہ عورت تصدیق کرے یا کوئی عورت کہے کہ یہ مرد میرا شوہر ہے اور وہ مرد تصدیق کرے تو یہ تصادق زوجین کہلاتا ہے -

شوہر اور بیوی اگر اپنے درمیان موجود نکاح کا اقرار اور تصدیق کریں تو یہ ان کے درمیان نکاح کی موجودگی کا مناسب ثبوت متصور ہو سکتا ہے - چنانچہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے کہ نکاح زوجین کی باہمی تصدیق سے ثابت ہو جاتا ہے - ابن عابدین کہتے ہیں کہ عدالت زوجین کی باہمی تصدیق کو تسلیم کر کے ان کے نکاح کو ثابت شدہ تسلیم کر سکتی ہے اور اس کے مطابق فیصلہ دے سکتی ہے - زنا کے مقدمہ کے فریقین کا عدالت میں یہ دعویٰ کہ ان کے درمیان نکاح موجود ہے ، سزا کے ساقط ہو جانے کا موزوں سبب ہے -

(پی ایل ڈی ۸۲/ایف ایس سی ۴۲)

تصرف : (Discharge, Disposition)

جو عمل کسی شخص سے اس کے ارادہ سے ظاہر ہو اور اس پر

کوئی قانونی اثر مترتب ہو ، تصرف کہلاتا ہے ۔

تصرف کی دو قسمیں ہیں ، تصرف فعلی اور تصرف قولی ۔

جو تصرف محض فعل سے صادر ہو مثلاً کسی کی کوئی شے غصب کر لینا تو یہ تصرف فعلی ہے اور تصرف قولی وہ ہے جو زبانی یا تحریری الفاظ سے وجود میں آئے ۔ تصرف قولی کی بھی دو قسمیں ہیں ۔

(۱) مشتمل بر عقد اور (۲) غیر مشتمل بر عقد

مشتمل بر عقد قولی تصرف وہ ہے جس میں فریقین کے دونوں قول باہم مربوط ہوں ، یعنی جس میں دو اشخاص کے ارادے باہم متفق ہوں جیسے اجارہ شراکت وغیرہ ۔

غیر مشتمل بر عقد قولی تصرف کی بھی دو قسمیں ہیں ۔

(۱) ایک قسم وہ ہے جو کسی حق کو وجود میں لانے یا ساقط کرنے کے لیے صاحب ارادہ کی جانب سے حتمی اور محکم ارادے کے اظہار پر مشتمل ہوتی ہے ، مثلاً وقف ، طلاق ، اعتاق (غلام آزاد کرنا) ، ابراء (کسی کو اپنے حق کی ادائیگی سے بری کر دینا) اور کسی کا شفعے کے حق سے دستبردار ہو جانا ۔

چونکہ اس قولی تصرف میں بھی ایک طرح کا "انشائی عزم" یا حقوق کو ساقط کرنے والا ارادہ موجود ہے اس لیے بعض فقہاء کی رائے کے لحاظ سے یہ یک طرفہ عقد بھی دو طرفہ عقود کی طرح ہے ۔ حنفی فقہاء کے نزدیک عقد کی اصطلاح کا اطلاق صرف اسی صورت پر ہوتا ہے جس میں فریقین کے ارادے کا ارتباط موجود ہو۔ مگر اس کے باوجود عقد کی اصطلاح کے استعمال میں وسعت اختیار کرتے ہوئے وقف کو بھی عقد کا نام دے دیتے ہیں ۔

(الفقہ الاسلامی : ف - ۱۳۱)

تصریہ : (Tasriah)

دودھ دینے والے جانوروں کے تھنوں میں دودھ روکے رکھنا اور پھر فروخت کرنا تاکہ خریدار زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر

خرید لے - اسلامی شریعت کی نظر میں یہ فریب ہے اور جائز نہیں ہے - اگر کوئی شخص اس طرح کا کوئی جانور خرید لے تو اسے اس جانور کو واپس کرنے کا اختیار ہوگا - البتہ اس نے اس جانور کا جو دودھ نکالا ہوگا وہ بائع کو اس کی قیمت ادا کرے گا -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ ، گائے اور بکری کے "تصریہ" سے منع فرمایا ہے - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی مستند طریقے پر مروی ہے کہ آپ نے فرمایا . . .

"بیع المحفلات خلابة"

(دودھ روکے ہوئے جانوروں کی فروخت دھوکہ ہے)

جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ تصریہ "تغریر وصف" کی ایک صورت ہے اور اس صورت میں مغرور (دھوکہ کھانے والے) شخص کو عقد کے باطل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا - اگرچہ اس میں غبن نہیں ہے ، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس کا مقصود بھی اسی وصف کا حامل جانور خریدنا ہو جس وصف کے جانور کا عقد کیا گیا ہے - یعنی چونکہ معاملہ کے وقت یہ وصف مدنظر رہا ہے - اس لیے اس وصف کا نہ پایا جانا عاقد مغرور کے حق میں اختیار ثابت کر دے گا - جیسا کہ اس وصف کے نہ ہونے کی صورت میں اختیار مل جاتا ہے جس کی معاملے میں شرط لگائی گئی ہو -

(الفقہ الاسلامی ۳/۱۸۷)

تصویر : (Photography)

ضرورت اور بعض مصالح کے پیش نظر تصویر جائز ہے -

تَعارُضُ البَیِّنَات : (Contradiction)

فریقین کی جانب سے عدالت میں پیش کیے جانے والے ثبوت کا اثبات کی قوت میں یکساں ہونے کے ساتھ متعارض ہونا - ایسی صورت میں کوئی وجہ ترجیح سامنے رکھتے ہوئے کسی ایک ثبوت (بینہ) کو ترجیح دی جائے گی -

تعَاطِی : (باہمی لین دین) (Ta'ati)

فریقین کا باہمی رضا مندی سے ایک دوسرے کو کچھ دے دینا۔

تعاطی کا مفہوم باہمی لین دین ہے ، یعنی عملاً اس طرح تبادلہ کر لیا جائے جو بغیر ایجاب اور قبول کے ہر دو فریق کے ارادے اور ان کی رضا مندی کو ظاہر کرے ، مثلاً کوئی شخص کسی دکان میں جائے اور وہاں کسی شے پر قیمت لکھی ہوئی ہو یا اس کی قیمت متعارف ہو یا اس نے پہلے ہی مالک سے قیمت دریافت کر لی ہو اور اس نے بتا دی ہو اور یہ شخص یہ شے اٹھا کر اس کی قیمت فروخت کنندہ کو دے دے اور وہ بخوشی رکھ لے اور زبانی کوئی ایجاب اور قبول نہ ہو ، تو اس لین دین سے دونوں کے درمیان بیع منعقد ہو جائے گی ۔ کیونکہ یہ لین دین ایجاب اور قبول کے قائم مقام ہیں اور عقد معاوضہ میں ہر دو فریق کے ارادے کے تبادلے پر قطعی دلالت کے حامل ہیں ۔

دیکھیے : بیع تعاطی (المجلہ : ۱۷۵)

تعریف : (Definition)

کسی شے کے خصائص اور ممیزات کو اس طرح بیان کو دینا کہ اس سے ایک کلی مفہوم ذہن میں آ جائے ۔

تعریف دعویٰ : (Tarif Da'wa)

جس شے کا دعویٰ ہو یا جس شے پر دعویٰ کیا جائے ، اس کا پوری طرح واضح اور متعین طور پر بیان کرنا دعویٰ کو قابل سماعت بنانے کی شرط ہے ۔

تعزِیر : (Tazeer, Punishment)

کسی معصیت پر دی جانے والی وہ سزا جو ازروئے شریعت مقرر نہ ہو ۔ بلکہ حکومت یا عدالت کی صوابدید پر موقوف ہو ۔ تعزیر کا مقصود مجرم کو سرزنش کرنا ہے کہ وہ بار دیگر اس جرم کا

ارتکاب نہ کرے اور اس کی اصلاح ہو جائے۔ تعزیری سزائیں یہ ہیں -

(١) تعزیراً قتل (سزائے موت) -

(٢) کوڑوں کی سزا -

(٣) سزائے قید جو ایک سال سے کم ہو -

(٤) جلا وطنی کی سزا -

(٥) مالی سزا - اس کی کئی قسمیں ہیں -

(٦) اعلام ، قاضی کا مجرم کو کہنا کہ تو نے فلاں جرم کیا ہے -

(٧) عدالت میں حاضر ہونے کا حکم دینا -

(٨) توبیخ (ڈانٹ ڈپٹ) کرنا -

(٩) مقاطعہ کرنا ، اہل محلہ یا بستی کے لوگوں کا بول چال بند کر دینا -

(الموسوعة)

تَعَلّی : (Ta'alli)

ایک مکان کا دوسرے مکان سے بلند ہونا -

مالک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مکان کی دیوار پر اپنی عمارت کو بلند کر سکے ، جب تک ضرر فاحش نہ ہو -

(المجلہ : ١١٩٨)

تعلیق علی الشرط : (Contingent upon a condition)

ایک امر کے حصول کا دوسرے امر کے حصول سے مربوط ہونا، یعنی یہ "تنجیز" (معاملہ کے طور پر بروئے کار آنے) کے برعکس ہے کہ تنجیز کی صورت میں عقد کا حکم اس کے صدور ہی کے وقت جاری اور نافذ ہو جاتا ہے -

تعلیل احکام : (Talil-e-Ahkam)

احکام شرعی کی علتیں دریافت کرنا -

معاملات ، عادات اور جنایات سے متعلق شرعی احکام کی اصل یہ ہے کہ ان کی علتیں دریافت اور بیان کی جائیں کیونکہ ان احکام میں انسانوں کی مصالح ملحوظ رکھی گئی ہیں ۔ احکام کی علتیں بیان کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کی حقیقت پوری طرح واضح ہو جاتی ہے اور ان کی حکمتیں معلوم ہو جاتی ہیں جس سے ان پر عمل کرنا سہل بھی ہوجاتا ہے اور اطمینان بھی حاصل ہوجاتا ہے ۔
(الموافقات : ۲/۳۰۰)

تَعوِیض : (Damages, Compensation)

کسی کو کوئی ضرر (مضرت) پہنچنے پر مالی بدلہ دے کر اس کی تلافی کرنا ۔

تَعیِین : (Specification, Identification)

کسی شے کو اس طرح ممتاز کرنا کہ اس میں اس کے سوا کوئی اور شے شریک نہ ہو ۔ اگر کسی ملک میں کئی کرنسیاں مروج ہوں اور خرید و فروخت (بیع) کے معاملہ میں تعین نہ کیا جائے تو جو کرنسی غالب اور عام ہوگی ، وہ متعین ہو جائے گی اور اگر کرنسیاں یکساں حیثیت کی ہوں تو کرنسی کا تعین ضروری ہوگا ، اسی طرح جس شے کو فروخت کیا جا رہا ہو جس کے مختلف عدد میں کوئی فرق نہ ہو ۔ اجارہ کے معاملہ میں جس منفعت کو اجارہ پر دیا جا رہا ہے اس کا اور مدتِ اجارہ کا تعین ضروری ہے ۔

دعویٰ کے صحیح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جس شے پر دعویٰ کیا جا رہا ہے وہ نوعیت مقدار اور وصف کے اعتبار سے معلوم اور متعین ہو ۔

(الموسوعة)

تَطبِیب : (Medical practice)

علاج کرنا ، طبابت کرنا ، دوا کرنا ۔

طبیب کے لیے ضروری ہے کہ وہ فن سے واقف ہو اور اپنے فن کے مطابق علاج کرنے میں کوتاہی نہ کرے - فن طب سے نا واقف ہونے یا اس میں کوتاہی کرنے پر جو نتائج ظاہر ہوں گے وہ ان کا ضامن ہوگا -

تَطْفِیف : (Stinting)

ناپ تول میں کمی کرنا ، باٹوں اور پیمانوں کے وزن اور پیمائش کو کم رکھنا - اسلامی شریعت میں ایسا کرنا نا جائز ہے - احتساب کا فرض ہے کہ ان امور کا سدباب کرے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو تعزیری سزا دے -

تَعَدِّی : (Transgression)

کسی کے حق پر زیادتی کرنا ، جان و مال اور عزت پر دست درازی کرنا -

تَعْدِیل الشہود : (Declaration of credibility of witnesses)

شاہدوں کو عادل اور قابل اعتماد قرار دینا -

شافعی ، حنبلی اور مالکی مسلک کے فقہاء اور امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کی رائے یہ ہے کہ قاضی (عدالت) پر لازم ہے کہ ان شاہدوں کی عدالت معلوم کرے جن کی عدالت پہلے سے معلوم نہ ہو ، خواہ فریق مخالف ان پر اعتراض کرے یا نہ کرے اور بغیر تعدیل ان کی شہادت قبول کرنا درست نہیں ہے - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک علاوہ حدود و قصاص کے معاملات کے ، گواہوں کی گواہی قبول کی جائے گی -

(معین الحکام : ۱۰۵ - ابن عابدین : ۳۷۲/۴)

تَغْرِیب : (Banishment, expetriation)

جلا وطنی - یہ ایک تعزیری سزا ہے - جب کہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک کسی دور مقام پر ایک سال کے لیے جلا وطن کر دینا ، غیر شادی شدہ زانی کی حد میں داخل ہے - حنفی فقہاء کے نزدیک

تغریب کی سزا حد کا حصہ نہیں ہے البتہ عدالت بر بنائے مصلحت حد کے ساتھ تغریب کی تعزیری سزا کو جمع کر سکتی ہے -

تغریب کے ایک تعزیری سزا ہونے پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے -

تَغْرِیر : (To deceive)

تغریر کے معنی ازروئے لغت کسی شخص کو غرر یعنی خطرے میں ڈال دینا ہے فقہاء کی اصطلاح کی روشنی میں غرر سے مراد کسی جھوٹے قولی یا فعلی ذریعے سے عاقدین میں سے کسی کو عقد پر آمادہ کرنا اور اس کو ترغیب دینا ہے -

تغریر کی دو قسمیں ہیں -

(۱) تغریر قیمت ، جسے فقہاء تغریر قولی کا نام دیتے ہیں -

(۲) تغریر وصف ، جو فقہاء کے یہاں تغریر فعلی کہلاتا ہے -

تغریر قیمت : (To deceive in the price)

قیمت کے بارے میں قولی تغریر یہ ہے کہ بائع یا موجر خریدار یا مستاجر سے کہے کہ اس شے کی قیمت اس سے کہیں زیادہ ہے اور تمھیں یہ چیز اس قیمت میں کہیں نہیں ملے گی یا مجھے فلاں شخص اس کی یہ قیمت دے رہا ہے لیکن میں نے قبول نہیں کی ، الغرض اسی طرح کی باتیں جن سے خریدار کو اس شے کی خریداری کی طرف مائل کیا جا سکے -

اگر قیمت کے بارے میں قولی تغریر ، غبن فاحش کے ساتھ مل جائے تو فقہاء نے مغبون کو پہنچنے والے ضرر کو رفع کرنے کے لیے اسے عقد کے باطل کرنے کا حق دیا ہے - کیونکہ اس تغریر کی بنا پر . . رضا مندی مکمل اور بے نقص باقی نہیں رہی ہے -

تَغْرِیر وصف : (To deceive in the characteristic of a thing)

وصف کے بارے میں فعلی تغریر کی صورت یہ ہے کہ محل عقد (جو شے فروخت کی جا رہی ہے) کے وصف کے بارے میں اس طرح

فریب دیا جائے کہ متعاقد کو یہ وہم ہو جائے کہ جس شے کا عقد کیا جا رہا ہے اس میں کوئی امتیازی خصوصیت ہے ، حالانکہ اس کا وہ وصف فی الواقع نہیں ہے ، بلکہ محض دکھانے کے لیے ہے - جیسے فروخت کی جانے والی شے کو اس طرح پیش کرنا کہ اس کی اچھی قسم اوپر کر کے اس طرح رکھی جائے کہ دیکھنے والے کو وہ نظر آئے اور اس کا نکما اور کمتر حصہ نیچے کر دیا جائے اور چھپا دیا جائے -

تغلیظِ اَیمان : (Taghleez-e-Aiman)

اللہ کے نام اور صفات میں اضافہ کر کے حلف شدت پیدا کرنا -

تغلیظ دیت : (A heavy blood money)

دیت کو زیادہ سخت بنانا ، اس میں زیادہ شدت اختیار کرنا - قتلِ عمد کی دیت میں شدت اختیار کرنا - امام مالکؒ کے نزدیک باپ کے اپنے بیٹے کے قتل کی صورت میں دیت مغلظ ہوگی - یعنی اونٹوں کی صورت میں یہ دیت ہوگی تیس حقہ ، تیس جذعہ اور چالیس خلفہ - سونے اور چاندی کی صورت میں ان اونٹوں کی قیمت میں اور عام دیت میں جو اونٹوں کی قیمت کا فرق ہے دیت مغلظہ میں شامل ہوگا - مثلاً اگر دیتِ خفیفہ کے اونٹوں کی قیمت چھ سو درہم ہے اور دیت غلیظ کے اونٹوں کی قیمت آٹھ سو درہم ہے تو یہ زائد دو سو درہم سونے یا چاندی کی صورت میں ادا کی جانے والی دیت میں شامل ہوں گے۔ امام احمدؒ کے نزدیک دیت میں تغلیظ کے تین اسباب ہیں - حرم میں قتل ، اشہرِ حرام میں قتل اور (ذی رحم) محرم کا قتل - ان کے نزدیک تغلیظ کا طریقہ یہ ہے کہ ان ہر سہ اسباب میں سے ہر سبب کی موجودگی میں ایک تہائی دیت زائد ہوگی، اور اگر تینوں اسباب جمع ہو جائیں تو دو دیتیں لازم ہوں گی -
(التشریع الجنائی : ۱۸۱/۲)

تفرق صفقہ : (Separation of a contract)

تفرق کے معنی عقد کے اجزاء میں منقسم ہو جانے کے ہیں اور

صفقہ معاملہ کو کہا جاتا ہے ۔ یہ صورت مالی معاوضات کے حامل عقود میں اس وقت پیش آتی ہے جب اس طرح کے تفرق اور اجزاء میں منقسم ہونے کا عمل ضروری ہو جائے ، مثلاً کوئی شخص کوئی شے خرید لے اور اس شے کا کچھ حصہ بائع (فروخت کنندہ) کے پاس ہی ضائع ہو جائے ، اس صورت میں جو حصہ ضائع ہوا اس میں بیع یقینی طور پر باطل ہو جائے گی ، اس لیے کہ محل عقد باقی نہیں رہا ہے اور عقد کا محل موجود نہ ہو تو عقد نہیں ہوتا ۔ غرض اس صورت میں صفقہ (معاملہ) متفرق ہو گیا ہے کہ خریدار نے کل خریدا تھا لیکن اس کو اس کا کچھ حصہ ہی حاصل ہوا ہے ۔ اس صورت میں خریدار کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ خریدی ہوئی شے کا جو حصہ بائع کے پاس ہے اسے یا تو اتنی قیمت میں لے لے جتنی اس حصے کی بنتی ہے اور یا اس عقدکو باطل کر دے۔ غرض معاملہ کا اجزاء میں منقسم ہو جانا دراصل ایسا اختلال تنفیذ ہے جو سابقہ رضامندی کی جانب لوٹ کر اس میں نقص پیدا کر دیتا ہے ، کیونکہ خریدار کی یہ رضامندی اس جملہ معقود علیہ (جس شے پر معاملہ کیا گیا ہو) سے متعلق تھی ، اس کے بعض حصے سے متعلق نہیں تھی ۔

(الفقہ الاسلامی : ف ۱۹۲/۲)

تفریق : (To depart, separation)

علیحدہ ہونا ، جدا ہونا ۔

بیع سلم میں معاملہ کی صحت کے لیے شرط یہ ہے کہ متعاقدین کے متفرق (جدا ہونے) سے پہلے راس المال پر قبضہ ہو جائے ۔

(المغنی : ۳۲۸/۴ - نہایۃ المحتاج : ۱۸۴/۴)

تفسیق : (To declare a person not meeting the legal requirement of righteousness)

فاسق قرار دے دینا ۔ کبائر مثلاً زنا ، بدفعلی اور قتل کے مرتکب فاسق ہیں اور فسق کے معنی اللہ کی نافرمانی کرنے کے ہیں

اور کاذب کو قرآن کریم نے فاسق بھی قرار دیا ہے اور اس کی شہادت ناقابل قبول قرار دی ہے۔

تفلیس : (Declaration of Bankruptcy)

دیکھیے : افلاس۔

تفویض طلاق : (Delegation of Power of Divorce)

تفویض طلاق کے معنی ہیں، طلاق دینے کا اختیار اپنی زوجہ کے سپرد کرنا، چنانچہ عورت کا مرد سے نکاح کے وقت یہ شرط کرنا کہ وہ طلاق کی مختار ہے، شرعاً صحیح ہے۔ اسی طرح شوہر کا اپنی زوجہ کو قیام نکاح کے دوران حق طلاق تفویض کرنا بھی جائز ہے۔ ملک شام کے عائلی قانون کے تحت بھی شوہر کا یہ اختیار تسلیم کیا گیا ہے۔

اگر زوجہ نے بوقت نکاح شوہر سے حق طلاق حاصل کر لیا ہو یا وہ نکاح کے بعد اس حق کی مالک بن گئی ہو تو وہ اس حق کو استعمال کرکے خود کو طلاق دے کر رشتہ زوجیت قطع کر سکتی ہے اور اس طلاق کا اسی طرح اعتبار کیا جائے گا جیسا کہ شوہر نے زوجہ کو طلاق خود دی ہو۔

تفویض یا تملیک طلاق کے بعد شوہر زوجہ کے اس حق کو فسخ نہیں کر سکتا، کیونکہ تفویض کے بعد زوجہ اس اختیار کی بنفسہ مالک ہو جاتی ہے، خواہ اس حق کو استعمال کرے یا نہ کرے اور جب چاہے کرے۔

البتہ اگر یہ تفویض یا تملیک متعین مدت کے لیے ہو اور یہ مدت گزر جائے تو عورت کا حق باطل اور بے اثر ہو جائے گا۔

لیکن شوہر کے اپنی زوجہ کو حق طلاق تفویض کرنے کی صورت میں خود اس کا حق طلاق ساقط نہیں ہوتا، چنانچہ اگر شوہر نے اپنی زوجہ کو حق طلاق تفویض کر دیا اور پھر خود اس کو طلاق بائن دے دی تو عورت کا اختیار باطل اور غیر نافذ ہو جائے گا۔

تَقَابُض : (Reciprocal possession)

فریقین معاملہ کا دوسرے سے عوض کو قبضے میں لینا یعنی بیع کے معاملہ میں مشتری کا مبیع کو قبضے میں لے لینا اور بائع کا قیمت کو قبضے میں لے لینا ۔

تَقَادُم : (Delay, Laps of time)

فقہ اسلامی میں تقادم کے معنی یہ ہیں کہ :

(۱) ارتکاب جرم کے بعد آنے والی شہادت میں بلا ضرورت قابل لحاظ تاخیر ہو جائے اور عدالت کے سامنے یہ شہادت یا بینہ تاخیر سے پیش کیا جائے ۔

(۲) عدالت میں ایک جرم ثابت ہو جانے کے بعد نفاذ سزا میں قابل لحاظ تاخیر ہو جائے ۔

قصاص ودیت کے مقدمات میں تقادم نہیں ہے ، کیونکہ قصاص حق العبد ہے اور حقوق العباد مدت کے گزرنے سے ساقط نہیں ہوتے ۔ البتہ جرائم حدود میں سے تین حدود ، حد زنا ، حد سرقہ اور حد خمر میں تقادم کو تسلیم کیا گیا ہے ۔

تقادم کے مسئلہ میں خاصا فقہی اختلاف ہے ۔ یعنی حدود ثلاثہ زنا ، سرقہ ، شرب میں فقہائے احناف کے نزدیک تقادم حد کو ساقط کر دینے والا شبہ ہے ۔ جب کہ فقہائے ثلاثہ کے نزدیک حدود میں تقادم شرط نہیں ہے ۔ البتہ تعزیرات میں تمام فقہاء کے نزدیک شرط ہے ۔

تَقَدُّم : (Warning)

خبردار کرنا اور متوقع نقصان کے دفع کرنے یا ازالہ کرنے کی طرف توجہ دلانا ۔

(المجلہ : ۸۸۹)

تقسیط : (Paying in installations)

دین (کسی مالی واجب ، قرض) کو وقت معین کے اندر متفرق

طور پر بالا قساط ادا کرنے کی صورت متعین کرنا ۔
(المجلہ : ۱۵۸)

تقسیم : (Division)

ایک ایسی شے جس میں ایک سے زائد افراد مالکانہ شرکت رکھتے ہوں ، ان کے حصے بیان کر دینا اور پیمائش یا ناپ یا تول کے ذریعہ ہر ایک حصہ کو جدا کر دینا ۔

تقسیم تفریق : (Partition of a single thing)

ایک شے جس کی ملکیت میں کئی افراد شریک ہوں ، اس کی ان کے درمیان تقسیم ۔

تقسیم جمع : (Partition of many things)

متعدد اشیاء کی تقسیم جن میں ایک سے زائد افراد شریک ہوں اور ہر ایک کا ان میں حصہ شائعہ (غیر منقسم) موجود ہو ۔

تقصیر : (Inadequacy)

کوتاہی ، فروگذاشت اور لاپروائی ۔

جن معاملات میں ضمان لازم نہیں آتا ، مثلاً ودیعت ، وکالت رہن، مضاربت ، اجارہ اور مساقات ، ان میں بھی وہ شخص جو حفاظت میں کوتاہی کا مرتکب ہو وہ ضامن قرار پائے گا ۔ کیونکہ جس شے کی اس پر حفاظت لازم تھی اس نے اس کی حفاظت میں تقصیر کی ہے ۔

طبیب اگر مریض کے علاج میں تقصیر کرے تو وہ ضامن ہوگا۔
(ابن عابدین : ۴/۳۹۴-۵/۴۳)

تقلید الوالی او القاضی: (To appoint a Governor or a Judge)

والی کو اختیار دینا یا قاضی کو منصب قضاء سپرد کرنا ۔

تقوم : (Valuation)

کسی شے کی قیمت ہونا ، کسی شے کا مال ہونا اور از روئے

شریعت اس سے انتفاع (منفعت حاصل کرنے) کا جائز ہونا۔ ہر متقوم (قیمت کی حامل شے) مال ہے لیکن ہر مال متقوم نہیں ہے - جو شے مباح ہو مگر لوگ اسے مال کے طور پر نہ رکھتے ہوں تو وہ مال نہیں ہے جیسے گندم کا ایک دانہ اور جسے مال سمجھ کر لوگ اپنے پاس رکھتے ہوں ، لیکن اس سے انتفاع مباح نہ ہو ، وہ بھی متقوم نہیں ، جیسے خمر (شراب) - بہرحال اگر دونوں پہلو موجود ہوں تو ایسی شے ہو جس سے انتفاع بھی جائز ہو اور لوگ اسے مال کے طور پر رکھتے ہوں تو وہ مال متقوم ہے - مثلاً سونا چاندی وغیرہ -

(ابن عابدین : ۳/۴)

تقوم متلفات : (To fix the value of damaged things)

تلف ہونے والی اشیاء کا قیمت ہونا ، اگر کوئی شخص کسی کی کوئی شے تلف کر دے تو ضمان کے لازم آنے کی شرط یہ ہے کہ وہ شے جو تلف کی گئی ہو متقوم ہو - چنانچہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی شراب تلف کر دے ، خواہ تلف کرنے والا خود مسلم ہو یا غیر مسلم ، وہ ضامن نہیں ہوگا ، کیونکہ مسلمان کے حق میں خمر اور خنزیر قیمتی اشیاء نہیں ہیں - البتہ اگر کوئی شخص کسی غیر مسلم کی شراب ضائع کر دے تو اس پر ضمان لازم آئے گا - کیونکہ شراب غیر مسلم کے حق میں مال ہے -

(زیلعی ۵/۲۳۳)

تقوم منافع : (Evaluation of usufructs)

منافع (منفعتوں) کا حامل قیمت ہونا ، ائمہ ثلاثہ کے فقہاء کے نزدیک منافع مال متقوم ہیں ، حنفی فقہاء کے نزدیک اموال متقومہ نہیں ہیں - بلکہ عقد کی صورت میں بربنائے ضرورت ان کی قیمت لگائی جاتی ہے ۔

تقویم نصاب سرقہ : (Evaluation of theft property)

جرم سرقہ (چوری) میں حد کی سزا (قطع ید) جاری کرنے کے

لیے لازمی ہے کہ نصاب کے نقد مال کی چوری کی گئی ہو۔ حنفی فقہاء کے نزدیک سرقہ کے مال کی تقویم (قیمت کا اندازہ) اس امر سے کیا جائے گا کہ مال مسروق دس درہم ہو، یعنی اس صورت میں جب کہ چاندی کے علاوہ ہو، خواہ سونا ہی کیوں نہ ہو۔ اگر مسروقہ مال چاندی ہو تو وزن اور قیمت ہر دو اعتبار سے مال مسروق دس درہم کے برابر ہوگا۔

(ابن عابدین : ۱۹۳/۳ - فتح القدیر : ۱۲۳/۵)

تکلیف : (To declare responsible)

شارع (اللہ اور رسول) کا انسانوں کو کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا ذمہ دار بنانا اور بطریق حکم اس کا مطالبہ کرنا یعنی وہ خطاب جو لازم ہونے یا اختیاری ہونے کی صورت میں مکلفین کے افعال سے متعلق ہے۔

تلجئہ : (Talje'a)

دیکھیے : بیع تلجئہ۔

تَلَقِّی جَلْب : (Talaqqi Jalb)

باہر سے سامان لانے والوں سے شہر سے باہر جا کر ملنا اور سامان تجارت خرید لینا۔

تلقی رُکْبَان : (Talaqqi Rukban)

"تلقی رکبان" یہ ہے کہ گاؤں اور دیہات سے جو لوگ برائے تجارت شہر آ رہے ہوں کوئی شخص شہر سے باہر جا کر ان سے رابطہ کر لے اور جو اشیاء وہ برائے فروخت لانے ہیں وہ ان سے خرید لے اور جو اشیاء وہ خریدنا چاہتے ہیں، وہ انھیں فروخت کر دے۔

(الفقہ الاسلامی : ۱۸۷/۳)

تلوُّم : (To wait)

انتظار کرنا، مہلت دینا۔

اگر شوہر بیوی کا نفقہ دینے سے عاجز ہو تو اسے مہلت دی جائے گی -

تَمَادی : (Lapse of time)

مدت گزرنا - طویل مدت ہو جانا - مرورِ زمان ہو جانا -

دیکھیے : تقادم ، مرور زمان -

تَمَالؤ : (Collaboration)

کسی جرم کے ارتکاب پر ایک سے زائد افراد کا پہلے سے متفق ہونا - ائمہ اربعہ کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اگر کئی افراد "تمالؤ" کی صورت میں ایک شخص کو قتل کریں تو ان سب کو قتل کیا جائے گا - امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کسی فعل پر ایک سے زائد مجرموں کے ارادے ایک ہو جانا "تمالؤ" ہے - اگرچہ ان کے درمیان کوئی پہلے سے اتفاق نہ ہو ، جب کہ امام مالکؒ کے نزدیک تمالؤ کے لیے ضروری ہے کہ کئی مجرم جرم کے ارتکاب پر پہلے سے اتفاق کریں اور اس میں ایک دوسرے سے تعاون کریں -
(التشریع الجنائی : ۲/۳۰)

تملیک التفاع : (Tamleek-e-Intifa)

تملیک انتفاع سے مراد یہ ہے کہ مالک مملوکہ شے خود ہی استعمال میں لائے اور خود ہی اس سے انتفاع کرے اور کسی اور کو موقعہ انتفاع نہ دے ، جب کہ تملیک منفعت عام اور زیادہ جامع ہے کہ مالک خود مملوک شے کو استعمال کرے اور دوسرے کو بھی انتفاع کا موقع دے ، خواہ معاوضہ پر ہو جیسے اجارہ اور خواہ بلامعاوضہ ہو جیسے اعارہ -

تملیکِ انتفاع کی مثال مدارس کی رہائش یا ہوٹل کی سکونت یا مسجد کی نشست ہے کہ اس سے منتفع ہونے والا خود ہی انتفاع کر سکتا ہے ، کسی اور کو یہ موقعہ فراہم نہیں کر سکتا ، چنانچہ اگر وہ مدرسہ کے کمرہ یا مسجد کی نشست وغیرہ کو کسی

معاوضہ پر دینا چاہے تو اسے روکا جائے گا ، جب کہ مالک منفعت یعنی وہ شخص جس نے کوئی مکان اُجرت پر لیا ہو تو وہ خود بھی رہائش رکھ سکتا ہے اور بلاعوض کسی کو رکھ سکتا ہے - غرض اس منفعت میں رواج کے مطابق اس طرح مالکانہ تصرف کر سکتا ہے جس طرح کہ وہ شے موجود ہے -

(الفروق ، الفرق الثلاثون)

تملیک منفعت : (Tamleek-e-Manfiat)

مملوک شے کا مالک کے پاس اس طرح ہونا کہ وہ خود بھی اس سے فائدہ اٹھا سکے اور دوسرے کو بھی بالعوض یا بلاعوض انتفاع کا موقعہ فراہم کر سکے -

دیکھیے : تملیک انتفاع -

تَنَاجُش : (Stirring up)

تناجش یا نجش یہ ہے کہ کسی شے کا مالک ایک شخص سے یہ سمجھوتہ کر لے کہ وہ شخص بظاہر اس شے کی خریداری میں دلچسپی ظاہر کرے گا اور باوجودیکہ وہ اس شے کو خریدنا نہیں چاہتا وہ اس کی زائد قیمت ادا کرنے پر رضامندی ظاہر کرے گا ، تاکہ دیکھنے والے کو مغالطہ پیدا ہو جائے اور اس شے کی خریداری پر آمادہ ہو جائے -

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "نجش" سے منع فرمایا ہے اس لیے کہ یہ بھی "خلابہ" کی ایک قسم ہے -

(الفقہ الاسلامی ف : ۲/۱۸۷)

تناقض : (Estopple)

مدعی سے ایسا کلام سرزد ہونا جو اس کے دعویٰ کے مناقض ہو اور اس کے دعویٰ کو باطل قرار دینے کا موجب بن جائے -

(المجلہ : ۱۶۱۵)

تواتُر : (Evidence of many people)

متعدد لوگوں کی گواہی ، ایک جماعت کا خبر دینا ، جن کے کذب پر متفق ہونے کو عقل جائز نہ سمجھتی ہو -

تولیت : (Tawliyat)

متولی کی ذمہ داری اور اس کے فرائض -

(ث)

ثمن : (Price, Cost)

وہ بدل جس پر شے کی خرید و فروخت کرنے والے باہم متفق ہو جائیں خواہ وہ حقیقی قیمت سے کم ہو یا زیادہ جیسا کہ عقد بیع کے ذیل میں بیان ہوگا ۔

ثمن مسمی : (Fixed price)

کسی شے کی وہ قیمت جو فریقین کی باہمی رضامندی سے طے ہوئی ہو خواہ وہ حقیقی قیمت سے کم ہو یا زیادہ ۔

(المجلہ : ۱۵۳)

ثنیۃ : (Five years old female camel)

پورے دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں لگنے والی بھیڑ ، بکری ۔ (مذکر : ثنی) پورے پانچ سال کی ہونے کے بعد چھٹے سال میں لگنے والی اونٹنی ، اس کا مذکر "ثنی" کہلاتا ہے ۔

ثیب یا ثیبہ : (Married Woman, Widow, Divorcee)

شادی شدہ عورت ، شوہر دیدہ عورت ۔

(ج)

جَائحہ : (Calamity)

آفت جس سے پھل اور فصل ضائع ہو جائیں -

جَائِفہ : (Penetrating Wound)

ایسا زخم جو سینے اور پیٹ پر آئے اور خلا تک پہنچ جائے -

جَانی : (Criminal)

مجرم ، وہ شخص جو جنایت کا مرتکب ہوا ہو ، خواہ اس نے کسی کی جان پر زیادتی کی ہو یا اس کے اعضاء پر -

جُبَارِ : (Without blood money)

ہدر ، رائگاں - حدیث نبوی ؐ ہے کہ "معدن جبار ہے" یعنی کان میں کام کرنے والے پر کان کا کوئی حصہ گر جائے اور وہ مر جائے تو اس کی دیت نہیں ہے -

جِبایۃ : (Levying of taxes)

خراج کی وصولیابی ، سرکاری خزانے کے واجبات وصول کرنا -

جَدّ : (Forefather, Grandfather)

دادا -

جد صحیح : (Jadd Sahih)

ایسا دادا جس تک مرنے والے کے نسب کے پہنچنے میں کوئی عورت نہ آتی ہو -

جد فاسد : (Jadd fasid)

ایسا دادا جس تک مرنے والے کے نسب کے پہنچنے میں کوئی عورت درمیان میں آتی ہو ۔

جَدْب : (To suffer from drought)

خشک سالی ، بارش نہ ہونا ۔

جدۃ : (Grand mother)

دادی ۔

جدۃ صحیحہ : (Jaddah Sahihah)

ایسی دادی جس تک مرنے والے کے نسب کے پہنچنے میں جد فاسد نہ آتا ہو ۔

جدہ فاسدہ : (Jaddah fasidah)

ایسی دادی جس تک مرنے والے کے نسب کے پہنچنے میں کوئی جد فاسد آتا ہو ۔

جَذع : (Jaza'h)

بھیڑ بکری کا بچہ جو سال کے بیشتر حصہ کا ہو چکا ہو ۔ ہدایہ میں ہے کہ وہ بھیڑ جو چھ ماہ کی ہو چکی ہو ۔

جذعۃ : (Young cattle)

پورے ایک سال کی ہو کر دوسرے سال میں لگنے والی بھیڑ بکری نیز پورے چار سال کی ہونے کے بعد پانچویں سال میں لگنے والی اونٹنی ۔ اس کا مذکر "جذع" کہلاتا ہے ۔

جرائم تعزیر : (Crimes of Tazeer)

ایسے جرائم جن کی سزا شریعت نے مقرر نہیں کی ہے ۔ بلکہ انہیں ملکی قانون ساز اداروں اور عدلیہ کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے ۔

شریعت کو ان جرائم کے لیے سزاؤں تک پہنچنا ہے اور یہ فیصلہ قاضی کی رائے پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ جرم سے متعلق کوائف اور مجرم کے حالات کے پیش نظر سزا یا سزائیں ، جو جرم کے مناسب ہوں ، ان کو اختیار کر لے کیونکہ تعزیری جرائم میں سزا مقرر نہیں ہے -

تعزیری جرائم ، جرائم حدود اور جرائم قصاص اور دیت کی طرح محدود نہیں ہیں بلکہ غیر محدود ہیں اور ان کی تحدید ممکن بھی نہیں ہے - بعض تعزیری جرائم کا ذکر شرعی نصوص میں آیا ہے اور یہ ایسے جرائم ہیں جو ہر وقت جرم متصور ہوتے ہیں ، جیسے ربا(سود) ، امانت میں خیانت ، گالی دینا اور رشوت - اس کے علاوہ دیگر تعزیری جرائم کا جرم قرار دیا جانا اولی الامر (ارباب اقتدار) کی رائے پر چھوڑ دیا گیا ہے - مگر شریعت نے ان جرائم کی دفعہ بندی میں اولی الامر کو بالکلیہ آزادی نہیں دی ہے بلکہ یہ شرط عائد کی ہے کہ کسی فعل کا تعزیری جرم قرار دیا جانا لازماً جماعت کی صورت حال اور اس کی تنظیم کے مطابق ہو اور اس میں اس کے مفاد کا دفاع اور عمومی نظم (Public order) کا تحفظ ملحوظ ہو اور یہ کہ وہ شرعی دفعات اور شریعت کے عمومی اصولوں کے برخلاف نہ ہو -

(التشریع الجنائی ۱)

جرائم قصاص ودیت : (Crimes relating to retaliation and blood money)

یہ وہ جرائم ہیں جن پر قصاص یا دیت کی سزا دی جاتی ہے - قصاص اور دیت مقرر سزائیں ہیں اور افراد کا حق ہیں - مقرر سزا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کی سزا ایک ہی ہے اور اس کا کوئی اونچا نیچا درجہ نہیں ہے جس کے مطابق سزا گھٹائی یا بڑھائی جا سکے اور افراد کا حق ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ جس شخص پر زیادتی ہوئی ہے وہ چاہے تو جانی (زیادتی کرنے والے) کو معاف کر سکتا ہے - اگر معاف کر دے تو اس معافی سے وہ سزا ساقط ہو جائے گی جو اس جرم پر دی جانی تھی -

قصاص اور دیت کے جرائم پانچ ہیں :

(۱) قتلِ عمد (بالارادہ قتل) -

(۲) قتل شبہ عمد -

(۳) قتل خطاء -

(۴) جان لینے کے سوا بالارادہ زیادتی -

(۵) جان لینے کے سوا بلا ارادہ زیادتی -

(التشریع الجنائی ۱)

جراح : (Wounds)

سر اور چہرے کے علاوہ جسم کے باقی حصوں پر آنے والے زخم -

جرم : (Crime)

شریعت اسلامیہ میں جرائم کی تعریف یہ ہے کہ وہ ایسی شرعی ممانعتیں (Prohibitions) ہیں جن سے اللہ تعالٰی نے روک دیا ہے اور ان کے کرنے پر "حد" یا تعزیر مقرر فرما دی ہے - شرعی ممانعت ہر اس کام کا کرنا ہے جس کے کرنے سے روک دیا گیا ہو - ان ممانعتوں کو شرعی قرار دینے سے اس جانب اشارہ مقصود ہےکہ کسی فعل کے جرم ہونے کے لیے ضروری ہے کہ شریعت نے اس کام کے کرنے سے منع کیا ہو -

اس لیے ہر اس فعل کا ارتکاب جرم ہے جس کا کرنا حرام قرار دیا گیا ہو اور اس کے کرنے پر سزا مقرر کی گئی ہو اور ہر اس فعل کا چھوڑ دینا جرم ہے جس کا چھوڑنا حرام اور قابل سزا قرار دیا گیا ہو یا دوسرے الفاظ میں ہر اس فعل کا ارتکاب کرنا یا ترک کر دینا جرم ہے جس کی تحریم اور اس کے ارتکاب یا ترک کرنے اور اس کی سزا پر مشتمل کوئی شرعی نص (واضح حکم) ہو-

جرم کی اس تعریف سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب تک کسی کام کے کرنے پر سزا مقرر نہ کی گئی ہو اس وقت تک اس فعل کا ارتکاب یا ترک جرم نہیں ہے - عقوبات (سزاؤں) کو فقہاء نے اَجزِیہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے جس کی واحد "جزاء" ہے غرض

اگر کسی فعل کے کرنے یا چھوڑنے پر عقوبت نہ ہو تو وہ جرم نہیں ہے - شریعتِ اسلامیہ جرم کی تعریف میں مکمل طور پر جدید قوانین سے ہم آہنگ ہے -

تمام جرائم میں یہ بات قدر مشترک ہے کہ یہ ایسے ناجائز کام ہوتے ہیں جن پر سزا دی جاتی ہے ، مگر دیگر زاویہ ہائے نظر سے جب ہم دیکھتے ہیں تو ہمیں جرائم متنوع اور مختلف نظر آتے ہیں اور ہمارے لیے یہ ممکن ہو جاتا ہے کہ زاویہ نظر کے اعتبار سے جرائم کی چند در چند اقسام کر دی جائیں ، چنانچہ اگر ہم جرائم کو سزا کی شدت یا خفت کے لحاظ سے دیکھیں تو ان کی یہ اقسام ہوں گی :

(۱) حدود -

(۲) قصاص و دیت اور

(۳) تعزیرات - اور اگر ہم اس جرم کو مجرم کے قصد اور ارادے کے نقطۂ نظر سے دیکھیں تو یہ (۱) ارادی جرائم اور (۲) غیر ارادی جرائم بن جائیں گے اور اگر ہم جرائم کا وقت انکشاف دیکھیں تو جرائم مشتبہ اورغیر مشتبہ کہلائیں گے اور اگر ان کا طریقہ ارتکاب دیکھا جائے تو ان کی اس طرح تقسیم ہو سکتی ہے :

(۱) ایجابی جرائم -

(۲) سلبی جرائم -

(۳) سادے جرائم -

(۴) عادی جرائم -

(۵) وقتی جرائم -

(۶) غیر وقتی جرائم -

اور اگر جرائم کی مخصوص طبیعت پیش نظر ہو تو ان کی یہ تقسیم ہو گی :

(۱) معاشرے کے خلاف جرائم -

(۲) افراد کے خلاف جرائم -

(۳) پیشہ ورانہ جرائم -

(۴) سیاسی جرائم -

(التشریع الجنائی- ۱)

جَرِیْب : (A patch of arabal land)

قطعہ زمین جس کی لمبائی ساٹھ ذراع اور چوڑائی ساٹھ ذراع ہو ، جو تین ہزار چھ سو ذراع بنتے ہیں -

(القواعد)

جَرِین : (A place specified for dates to dry there)

وہ جگہ جہاں کھجوریں خشک ہونے کے لیے ڈالی جائیں -

جَزَاء : (Punishment)

سزا ، عقوبت -

جزاف : (A thing without a specific quantity)

اندازہ ، کثیر شے کا بغیر تعین مقدار لینا -

جِزْیَہ : (Capitation Tax)

اسلامی حکومت میں غیر مسلموں سے لیا جانے والا ایک ٹیکس جس کے بالعوض اسلامی حکومت ان کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کرتی ہے -

جُعْل : (Pay, wages)

مزدوری ، وہ اُجرت جو کوئی شخص کسی کام پر حاصل کرے -

جَلْب : (To bring on goods for commerce)

برائے تجارت ایک شہر سے دوسرے شہر سامان لانا - اس طرح سامان لانے والوں سے شہر کے باہر جا کر ملاقات کرنا اور ان سے یہ سامان خرید لینا ، تلقی جلب کہلاتا ہے -

جلب مصالح : (Jalb-e-Masaleh)

یعنی مصلحتوں کا حصول اور ایسے امور کا اختیار کرنا جن کی

معاشرہ کو لوگوں کی زندگیوں کو مضبوط اساس پر قائم کرنے کے لیے ضرورت ہوتی ہے - عادلانہ ٹیکس عائد کرنا تا کہ اس ذریعے سے عام خدمات اور اہم اور مفید منصوبوں کے لیے سرمایہ حاصل ہو سکے -

(الفقہ الاسلامی ف ۲۷)

جنایت : (Offence)

اکثر و بیشتر فقہاء جرم کو جنایت کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں - زبان کے لحاظ سے جنایت اس برے کام کو کہتے ہیں جو کوئی شخص انجام دے - جنایت کا لفظ دراصل اس محاورے سے مآخوذ ہے (جنی علیہ شراً) یعنی ایک شخص نے دوسرے کے خلاف برائی کا ارتکاب کیا - جنایت اگرچہ اس معنی کے لحاظ سے عام ہے مگر اس میں یہ تخصیص کر لی گئی کہ اس سے مراد برائیوں میں سے صرف وہ برائی ہے جس کا ارتکاب قانوناً ممنوع ہے - فقہاء کی اصطلاح میں جنایت ہر اس فعل کا نام ہے جو شرعاً حرام ہو خواہ یہ فعل کسی کے جان و مال کے خلاف ہو یا کوئی اور بات ہو مگر اکثر فقہاء نے جنایت کا اطلاق صرف ان افعال پر کیا ہے جن سے انسانی جان یا اعضاء تلف ہوتے ہوں - جیسے قتل کرنا ، زخمی کرنا ، مارنا اور حمل ضائع کرنا - جب کہ بعض فقہاء حدود اور قصاص والے جرائم پر جنایت کا اطلاق کرتے ہیں -

جنایت علیٰ النفس : (Offence against human soul)

انسان کے وجود پر ایسی زیادتی اور اعتداء جس سے اس کی جان جاتی رہے - یہ ارتکاب جرم عمداً ہو تو قتلِ عمد کہلاتا ہے اور اگر خطاً ہو تو قتل خطأ -

دیکھیے : قتل -

جنایت علیٰ مادون النفس : (Offence against human body)

انسان کے وجود پر کوئی ایسی زیادتی جس سے اس کی جان نہ جائے ، یعنی علاوہ جان لینے کے انسان پر جو زیادتی کی جائے یا اسے جو ایذا پہنچائی جائے - اس تعبیر میں انسان کے اوپر ہونے

والی تمام زیادتیاں داخل ہیں ، خواہ ان کا تعلق زخموں سے ہو یا ضرب سے یا دھکا دینے ، دبا دینے ، بھینچ دینے اور کھینچ لینے سے ہو اور خواہ بالوں کے کھینچنے یا اکھاڑنے سے ہو ۔ جنایت علی مادون النفس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) عمداً اور

۲) خطأً ۔

عمد کی صورت میں قصاص اور خطأ کی صورت میں دیت (ارش) ہے ۔

دیکھیے : اتلاف ۔

جنس : (Kind, sort)

ایسی شے جس کے افراد میں اس کی غرض کو دیکھتے ہوئے ظاہری تفاوت موجود نہ ہو ۔

(المجلہ : ۱۴۰)

جنین : (Embryo)

رحمِ مادر میں موجود بچہ ۔

(ح)

حَارِصہ : (Harisa)

یعنی خراش - یہ وہ زخم ہے جو جلد پر آئے لیکن اس سے خون نہ بہے - عرب کہتے ہیں حرص القصار الثوب (دھوبی نے کپڑا پھاڑ دیا) یعنی کوٹتے ہوئے اسے پھاڑ دیا -

حاکم : (Judge)

قاضی ، جج ، حکم ، فیصلہ کرنے والا -

حِجر : (To place some one under guardianship)

کسی شخص کے تصرف پر پابندی عائد کر دینا -

حدود : (Prescribed and limited punishments)

حدود حد کی جمع ہے - یعنی ایسی متعین سزا جو بطور حق اللہ مقرر کی گئی ہو - اس تعریف میں حد متعین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سزا کی مقدار اور کیفیت متعین ہو اور اس کا کوئی اعلیٰ درجہ یا ادنیٰ درجہ نہ ہو اور حق اللہ ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ افراد یا جماعت اس سزا کو ساقط نہیں کر سکتے -

جرائم حدود متعین ہیں اور ان کی تعداد محدود ہے - یہ سات جرائم ہیں :

(۱) زنا -

(۲) تہمت زنا -

(۳) شراب نوشی -

(۴) چوری -

(۵) خون ریزی و غارت گری -

(۶) ارتداد ۔
(۷) بغاوت ۔

فقہاء کرام ان سب جرائم کو حدود کہتے ہیں اور ان کے ساتھ لفظ جرائم کا اضافہ کرتے ہیں ۔ ان جرائم کی سزائیں بھی ان کے یہاں حدود ہی کہلاتی ہیں مگر ان کے ساتھ اس جرم کے نام کا اضافہ کر لیا جاتا ہے جس کی یہ سزا ہے ۔ چنانچہ کہا جاتا ہے ، "حد سرقہ" ۔

یعنی چوری کی سزا اور حد شرب یعنی مے نوشی کی سزا ۔

حرابہ : (Hirabah)

اس جرم کی سزا قرآن کریم کی اس آیت سے ثابت ہے ۔

ترجمہ : جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑتے ہیں اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں یا سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں ۔

(المائدہ : ۳۳)

اگرچہ بعض لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرتد ہو گئے تھے اور اونٹ لے بھاگے تھے ، جس کی پاداش میں ان کو گرفتار کرکے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا گیا تھا اور ان کی آنکھوں کو گرم سلاخوں سے پھوڑ دینے کا حکم دیا گیا تھا لیکن جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ یہ آیت ڈاکوؤں اور رہزنوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور جمہور ہی کا قول درست معلوم ہوتا ہے ۔ کیونکہ اوپر کی آیت کے بعد مزید ارشاد ہوتا ہے :

ترجمہ : "الایہ کہ یہ لوگ تمہارے ان پر قابو پانے سے پہلے توبہ کر لیں" ۔

(المائدہ : ۳۴)

اس آیت کی رو سے ایسے لوگوں کی توبہ قبول کرنے کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ پکڑے جانے سے پہلے توبہ کر چکے ہوں - یہ شرط کفار کی توبہ قبول کرنے کے معاملے میں نہیں ہے - اس سے معلوم ہوا کہ یہ حکم محاربین کے لیے ہے -

اب رہا یہ سوال کہ محاربہ سے مراد کیا ہے ؟ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ شہروں سے باہر ہتھیار لے کر رہزنی کرنا اور مسلح ڈاکے ڈالنا "محاربہ" یعنی اسلامی حکومت کے خلاف بر سرپیکار ہونا ہے جس پر حد واجب ہوگی -

رہا آبادی میں محاربہ کا مسئلہ تو امام ابو حنیفہؒ کا مسلک یہ ہے کہ وہ موجب حد محاربہ نہیں ہے - امام مالک کا مشہور قول یہ ہے کہ یہ قابل حد محاربہ ہے اور یہی قول امام شافعی حنابلہ اور بعض حنفیہ کا ہے - بلکہ اسے مستوجب حد سمجھنا زیادہ بہتر ہے - کیونکہ آبادیاں امن و اطمینان کی جگہ ہوتی ہیں اور ان میں لوگ ایک دوسرے کے ناصر و مددگار ہوتے ہیں - ایسی جگہ زبردستی لوٹ مار کرنا شرپسند عناصر کی دلیری کی علامت ہے اور یہ بات اس کا تقاضا کرتی ہے کہ انہیں سخت سزا دی جائے - نیز یہ کہ آبادی میں ڈکیتی کرنے والے اکثر حالات میں آدمی کا سب مال لے جاتے ہیں درآں حالیکہ راستوں پر گزرتے ہوئے انسان کے پاس اس کا پورا مال نہیں ہوتا - یہی رائے درست ہے کیونکہ شہروں میں مجرم زیادہ دلیر اور طاقت ور ہوتے ہیں -

(التعزیر فی الشریعة الاسلامیہ)

حربی : (Hostile)

وہ شخص جس کا تعلق کسی ایسی ریاست سے ہو جو دارالاسلام سے برسرپیکار ہو - حربی مہدرالدم ہے ، یعنی اس کے قاتل کو بحیثیت قاتل عمد سزا نہیں دی جائے گی - البتہ اس اعتبار سے سزا دی جا سکے گی کہ اس نے ریاست کے اختیارات میں مداخلت کی ہے -

(التشریع الجنائی : ۱۷/۲)

حَرج : (Narrowness)
دشواری ، تنگی ، گناہ ۔

حصہ شائعہ : (A share in a common property)
وہ حصہ جو کسی مشترک مال کے جزء میں پھیلا ہوا ہو ۔

حضانت : (Nursing and bringing up of a child)
حضانت کے لغوی معنی تربیت کے ہیں ۔ شرعی اصطلاح میں ماں یا کسی شرعی مستحق کے چھوٹے بچہ کی پرورش کرنے کے حق کو حضانت کہتے ہیں ۔ حضانت میں ماں کا حق باپ پر مقدم ہے ۔
(الاحوال الشخصیہ : ۴۷۴)

حَظر : (Forbiddence, Prohibition)
کسی فعل کے کرنے کی شرعی ممانعت وارد ہونا ۔

حق : (Right)
ازروئے شریعت حق کے معنی اس امر کے ہیں جو ثابت اور موجود ہو ۔ اسی لغوی مفہوم کی اساس پر فقہاء کرام ہر اس امر کو حق کہتے ہیں جو ازروئے شریعت ثابت ہو ، یعنی شارع کا حکم موجود ہو یا شارع نے اسے برقرار رکھا ہو ، خواہ یہ حق یا کسی شخص سے متعلق ہو یا کسی عین شے سے ، جیسے حقِ شرب اور خواہ یہ حق کسی اختصاص کا حامل ہو یا کسی ملک سے اس کا تعلق ہو ۔ چنانچہ فقہاء کرام اسی بنیاد پر کہتے ہیں کہ ایسا کرنا یا اس شے کا مالک ہونا فلاں شخص کا حق ہے اور یہ عین شے فلاں شخص کا حق ہے یا اس شخص کا حق فلاں کے حق سے پہلے ہے ۔ بسا اوقات اختصاص کی نوعیت کو ظاہر کرتے ہوئے عین شے پر حق کا اطلاق کرتے ہیں کہ یہ گھر فلاں کا حق ہے ۔ منفعت پر اطلاق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس گھر کی رہائش فلاں کا حق ہے ۔ مصلحت پر اطلاق کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اس مال کی ولایت یا اس بچی کی حضانت (تربیت و پرورش) فلاں عورت کا حق ہے ۔ غرض فقہاء کے یہاں حق کا اطلاق مال پر بھی ہوتا ہے ، خواہ مال بصورت عقار ہو یا منقولہ اشیاء کی صورت میں ہو ۔

اور مصلحت پر بھی حق کا لفظ استعمال ہوتا ہے ، خواہ مصلحت مالی ہو یا غیر مالی اور اسی طرح عقار سے وابستہ مرافق پر بھی حق کا استعمال ہوتا ہے ، جیسے حق الشرب اور حق المسیل - حق کے مذکورہ استعمال کے پیش نظر ہم حق کی یہ تعریف کر سکتے ہیں -

(جس کو شریعت نے برقرار رکھا ہو اور اسے تحفظ فراہم کیا ہو)
"تبیین الحقائق" میں یہ تعریف دی گئی ہے -

(جو شے انسان کا استحقاق بن سکے وہ حق ہے) -
(الملکیۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ : ص ٦ ، ٧)

حق تعلی : (Right of living in upper storey of a building)

(بلندی پر ہونے کا حق) جو اس شخص کو حاصل ہے جس کی بالائی منزل ہو ، اس شخص پر حاصل ہوتا ہے جو نچلی منزل میں ہوتا ہے -

اگر ایک گھر میں دو شریک ہوں ایک کے پاس نچلی منزل ہو اور دوسرا بالائی منزل کا مالک ہو تو بالائی منزل کی نچلی منزل کی چھت پر رہنے اور اس سے انتفاع کا حق حاصل ہے اور اس کا یہ حق نچلی منزل کے گرنے یا گرانے سے ساقط نہیں ہوگا اور اگر اوپر کی منزل گر جائے تو وہ خود یا بعد میں اس کے وارث اسے بنا سکتے ہیں -

چونکہ اوپر کی منزل کے مالک کا حق اور نچلی منزل کے مالک کا حق ایک دوسرے سے متعلق ہے تو اس لیے دونوں میں کسی کی بھی ملک خالص اس کی نہ ہوگی اور کوئی بھی فریق ایسا تصرف نہیں کرے گا جس میں دوسرے کی مضرت کا پہلو ہو ، مثلاً اوپر کی منزل والا اپنے مکان پر کوئی ایسی تعمیر اور اضافہ نہیں کر سکتا جس سے نچلی منزل کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو - اسی طرح نچلی منزل کا مالک اگر اپنے مکان میں ایسا دروازہ کھڑکی بنائے جس سے پوری عمارت کمزور ہوتی ہو تو وہ ایسا نہیں کر سکتا - بلکہ امام ابو حنیفہ تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اگرچہ

دوسرے فریق کو کوئی مضرت بھی نہ ہو لیکن ایک فریق کو کیل ٹھوکنے کے لیے بھی دوسرے سے اجازت لینا ہوگی - ان کی یہ رائے ان کے اس اصول پر مبنی ہے جو پہلے بیان ہوچکا ہے کہ اس معاملہ میں اصل حظر (ممانعت) ہے - جب کہ امام ابو یوسف اور امام محمد اپنے پہلے بیان کردہ اصول کے مطابق اس رائے کے قائل ہیں کہ دونوں منزلوں کے مالکوں میں سے ہر ایک اپنی منزل میں ایسا تصرف کر سکتا ہے جس سے دوسرے کو مضرت نہ پہنچے -

حق جوار : (پڑوسی کا حق) (Right of neighbourhood)

برابر کے اور پہلو کے پڑوسی ایک دوسرے پر یہ حق رکھتے ہیں کہ ان میں سے کوئی ایسا عمل نہ کرے جس سے دوسرے فرد کو کھلی اور واضح مضرت پہنچ جائے -

حق شرب : (Right of using water on one's turn)

علماء فقہ کی اصطلاح میں شرب کے معنی پانی کی اس مقررہ باری یا حصہ کے ہیں جو فصلوں اور باغوں کی سیرابی کے لیے مقرر کیا جائے -

اسی سے حق شفہ بھی متعلق ہے جس کا مطلب ہے پانی کا وہ حصہ جو انسان اور جانور اپنے پینے کے کام میں لائیں - اسی بنا پر بعض فقہاء ان دونوں کو ملا کر انہیں حق شرب وسقی کہتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ پانی کا وہ حصہ اور مقررہ مقدار جو انسانوں اور جانوروں کے پینے کے لیے اور فصلوں اور باغوں کے سیراب کرنے کے لیے مقرر کی جائے -

(یوسف موسیٰ : الاموال ، ص ۶۲)

حق اللہ : (Public Right)

شریعت میں مفاد عامہ کے تقاضوں کے ماتحت سزا کو ، حق اللہ ، شمار کیا جاتا ہے اور مفاد عامہ یہ ہے کہ لوگوں سے فساد کو دور کیا جائے اور انہیں تحفظ اور سلامتی فراہم کی جائے - ہر وہ جرم جس کے ارتکاب کا نقصان عام لوگوں کو ہوتا ہو اور جس پر

سزا دیے جانے کا فائدہ بھی عام لوگوں کو پہنچتا ہو وہ سزا حق اللہ شمار ہوگی اور یہ سزا کسی فرد یا جماعت کے ساقط کرنے سے ساقط نہیں ہوتی -

کسی حق کو "حق اللہ" اس حالت میں قرار دیا جاتا ہے جب کہ وہ یا تو خالص اللہ کا حق ہو یا اس میں اللہ کا حق غالب ہو - بخلاف اس کے افراد کا حق اس وقت متصور ہوتا ہے جب کہ وہ یا تو خالصتاً ایک شخصی حق ہو یا اس میں افراد کا حق غالب ہو - شریعت میں اس سزا کو اللہ کا حق کہا جائے گا جو مصلحت عامہ کے پیش نظر مقرر کی گئی ہو ، مثلاً امن و سلامتی کا قیام اور دفعِ فساد - جن جرائم میں حدود مقرر ہیں ان کی سزاوں کو اللہ کا حق اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کی وجہ سے رونما ہونے والا فساد عوام الناس کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے اور سزا کا نفع بحیثیت مجموعی معاشرے کو پہنچتا ہے -

(التشریع الجنائی الاسلامی ۱/۷۸)

حق التّجریٰ : (Right to flowing of water)

(پانی کے گزرنے کا حق)

پانی کے گزرنے کا حق اس زمین کے مالک کو حاصل ہوگا جس کی زمین پانی کی گزرگاہ سے دور ہو اور اسے اپنی زمین میں پانی پہنچانے کے لیے پانی کو دوسرے شخص کی زمین میں سے گزارنا پڑتا ہے ، خواہ پانی کی گزرگاہ اس پڑوسی کی ملک ہو یا اس شخص کی جس کو ضرورت ہے اور خواہ دونوں کی ملک ہو یا یہ دونوں اور دیگر اور افراد کی ملک ہو - ہر حالت میں متصل زمین کا مالک پانی کے گزارنے سے روکنے کا مجاز نہیں ہے -

حق مرور : (Right of passage)

گزرنے کا حق ، ہر انسان کو اپنے گھر یا اپنی زمین تک پہنچنے کا حق حاصل ہے خواہ وہ راستہ جس سے وہ پہنچے کسی اور کی ملکیت ہو یا ان دونوں کی ملک ہو یا شاہراہ عام ہو ، عام لوگوں کو گزرنے کا حق حاصل ہو -

اس حق کی تفصیلات بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ اصول بیان کیا جائے جس پر یہ تفصیلات موقوف ہیں اور امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک حق جوار بھی اسی اصول کے تحت آتا ہے - اس اصول کے ذریعہ ان مختلف مسائل کا فہم حاصل کیا جا سکتا ہے اور اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ کسی کی ملکیت سے کسی غیر کا حق متعلق ہونے کی صورت میں مالک کس طرح کے تصرفات کا مجاز ہے -

کسی دوسرے شخص کا حق متعلق ہونے کی صورت میں مالک کے اپنی ملکیت میں تصرفات کے بارے میں امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ممانعت (حظر) اصل ہے - کیونکہ اس کے تصرف کا تعلق ایک ایسے محل سے ہے جس میں دوسرے کا بھی قانونی حق متعلق ہے اس لیے یہ شخص اپنی ملکیت میں صاحب حق کی رضا مندی کے بغیر تصرف نہیں کر سکتا ، اگرچہ اس کے تصرف سے اس صاحب حق کو کوئی نقصان نہ پہنچ رہا ہو -

(یوسف موسیٰ ، الاموال ، ص ۱۷۷)

حق المسیل : (Right to discharge water)

حق مجریٰ اور مسیل میں فرق یہ ہے کہ مجریٰ پانی کی اس گزرگاہ کو کہتے ہیں جس میں صاف پینے اور زراعت کے لیے صاف پانی لایا جائے اور مسیل پانی کا وہ راستہ ہے جس میں استعمال شدہ پانی کی نکاسی کی جائے ، خواہ یہ زائد اور فاضل پانی گھروں کا ہو یا کھیتوں وغیرہ کا ، ہر حالت میں یہ حق حاصل رہے گا اور جس زمین سے ایسے پانی کا نالہ یا پائپ وغیرہ گزر رہا ہو اس زمین کا مالک اس کے گزرنے کو نہیں روکے گا ، خواہ بعد میں کسی وقت اس زمین کے وصف میں تبدیلی ہی کیوں نہ آ جائے ، مثلاً یہ کہ زرعی زمین سکنائی زمین میں بدل جائے یا اس کے برعکس صورت ہوجائے -

(یوسف موسیٰ : الاموال ، ص ۱۷۷)

حقہ : (Three years old female camel)

جوان اونٹنی جو پورے تین سال کی ہو کر چوتھے سال میں لگی ہو -

حُکْم : (Judgment order)

فیصلہ -

حَکَم : (Arbitrator)

وہ شخص جسے فریقین نے اپنے درمیان فیصلے کے لیے از خود مقرر کر لیا ہو -

حلال : (Halal)

یہ لفظ حرام کے بالمقابل ہے اور مباح ، مندوب ، واجب اور مستحب سب پر مشتمل ہے -

حلالہ : (Halalah)

مغلظ بطلاق ثلاث کا دوسرے شوہر سے نکاح کے بعد اس سے طلاق یافتہ ہو کر یا اس کی وفات پا جانے کی صورت میں پہلے شوہر کے لیے حلال ہو جانا -

حلف : (Oath)

قسم -

حُلم : (Puberty)

بلوغ ، بالغ ہونا -

حلوان الکاہن : (Hulwanul kahin)

کہانت وصول ہونے والا صلہ یا معاوضہ -

حَلیل : (Husband)

شوہر -

حلیلان : (Wife and husband)

میاں بیوی -

حمیٰ : (Hima)

چراگاہ -

حنابلہ : (Followers of Imam Ahmad Bin Hanbal)

امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک کو ماننے والے اور ان کی فقہ پر عمل کرنے والے -

حوالہ : (Transfer of debt)

دَین (قرض) کا مدین (مقروض) اصلی سے کسی اور کی جانب منتقل ہو جانا حوالہ کہلاتا ہے - حوالہ میں وہ صاحب قرض جس کا دین تھا "محیل" اور دائن "محال لہ" اور تیسرا شخص جس نے مقروض کی طرف سے قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری قبول کی ہے "محال علیہ" کہلائے گا اور جو قرض محل حوالہ ہے وہ "محال بہ" کہلائے گا -

(فیصلہ وفاق شرعی عدالت ، نگوشیبل انسٹرومنٹ ایکٹ ۱۸۸۱ء)

حوالہ مطلقہ : (Hawalah Mutlaquah)

وہ حوالہ جس میں محیل کے مال سے ادائیگی کی قید نہ ہو -

(المجلہ : ۶۷۹)

حوالہ مقیدہ : (Hawalah Muquayyadah)

وہ حوالہ جس میں یہ قید ہو کہ محال علیہ اس مال میں سے ادائے دَین کرے گا جو محیل کا ہے اور محال علیہ کے ذمہ ہے یا کہ اس کے قبضے میں ہے -

(المجلہ : ۶۷۸)

حَوْل : (Year)

سال -

حولان حول : (Completion of a year)

سال کا گزرنا - زکٰوۃ کے واجب ہونے کے لیے مال پر پورا سال گزرنا -

(خ)

خارج : (Kharig)

ذی الید کے مقابل ہے - ذی الید وہ ہے جس کا کسی شے پر قبضہ ہو اور خارج وہ ہے جس کا اس شے پر کوئی قبضہ یا تصرف نہ ہو -

خِراج : (Land tax)

کفار کے قبضے میں موجود زمین پر عائد ہونے والا محصول -

خراج الموظف : (A fixed land tax)

کسی زمین پر خراج کی کوئی متعین شرح عائد کردینا - جیسا کہ حضرت عمرؓ نے سواد کی زمین پر عائد کیا تھا -

خراج المقاسمہ : (Khirajul Maquasamah)

تہائی یا چوتھائی پیداوار کے حساب سے خراج متعین کرنا -

خَصْم : (Opponent)

فریق ، مدعی یا مدعی علیہ -

خِطبہ : (Engagement)

پیغام نکاح - عورت کو زمانہ عدت میں پیغام دینا جائز نہیں ہے -

خَطر : (danger)

کسی شے کا معرض ہلاک میں ہونا -

خَطْف : (To snatch)

تیزی سے چھین لینا -

دیکھیے : اختطاف -

خَفْر : (To watch ، guard)

عہد ، ذمہ ، عہد یا وعدہ پورا کرنا ۔

خِلَابہ : (Swindling)

عقد میں خلابہ یہ ہے کہ عاقدین میں سے ایک دوسرے کو کسی قولی یا فعلی ذریعہ سے اس طرح دھوکہ دے کہ وہ عقد کی رضامندی پر آمادہ ہو جائے کہ اگر یہ دھوکہ موجود نہ ہوتا تو وہ رضا مند نہ ہوتا ۔ خلابہ کا اصل فقہی تصور یہ حدیث نبوی ہے کہ حضرت حبان بن منقذ بن عمرو انصاری خرید و فروخت کے معاملات میں اکثر دھوکہ کا شکار ہو جایا کرتے تھے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا :

(کہ جب تم کسی شے کی خرید و فروخت کرنے لگو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکہ نہیں ہوگا اور مجھے تین دن کا اختیار ہوگا) ۔

(الفقہ الاسلامی ف ۱۸۶)

خلع : (Divorce at the instance of woman on payment)

بیوی کا شوہر کو مالی معاوضہ ادا کرکے طلاق حاصل کر لینا ۔ فتح القدیر میں ہے کہ بدل کے ذریعہ خلع کے لفظ کے ساتھ ملک نکاح زائل کرنے کو خلع کہتے ہیں ۔

(فتح القدیر : ۱۹۹/۳)

خلوت : (Privacy)

خلوت کے لفظی معنی تنہائی کے ہیں اور اس سے مراد زوجین کا تنہا ایک جگہ اس طرح اکھٹا ہونا ہے کہ صحبت کا کوئی جسمانی طبعی یا شرعی مانع موجود نہ ہو ۔ خلوت کی دو قسمیں ہیں : خلوت صحیحہ اور خلوت فاسدہ ۔

خلوت صحیحہ سے مراد یہ ہے کہ شوہر اور زوجہ دونوں ایسی جگہ تنہا جمع ہوں کہ جہاں ان کی اجازت کے بغیر کوئی نہ آ سکے ۔

خلوت فاسدہ کے معنی ہیں مرد و عورت کا کسی ایسی تنہا جگہ، مکان یا حصہ مکان میں جمع ہونا جہاں ان کی اجازت کے بغیر کسی کے اندر آنے یا دیکھنے کا کھٹکا نہ ہو لیکن دونوں کو یا ان میں سے کسی ایک کو حقیقتاً صحبت کرنے پر قدرت نہ ہو -

(مجموعہ قوانین اسلام : ۱/۲۷۴ ، ۲۷٦)

خَلِیْط : (Participator in appendages)

جائداد کے حقوق میں شراکت رکھنے والا ہو (المجلہ : ۹۵۴) یعنی ایسا شخص جو دوسرے شخص کی جائداد میں موجود سہولت میں عینی حق رکھتا ہو - مثلاً گزرنے کا حق ، اس میں سے پانی گزارنے کا حق ، خواہ یہ حق تنہا خود اس کا ہو ، یا یہ حق اس کے اور دوسرے کے درمیان مشترکہ ہو ، جیسے دو جائدادیں (مکان) ہوں جن کا خاص راستہ ہو یا دونوں کے درمیان مشترک پانی ہو ، تو ان میں سے ہر ایک دوسرے کا خلیط ہے -

دیکھیے : شفیع خلیط

خُمس : (Khums)

غنیمت کا پانچواں حصہ -

خَنق : (Chocke to death)

گلا گھونٹ دینا -

خِیار : (Option)

فریقین معاملہ میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو معاملہ کو ختم کر دینے یا برقرار رکھنے کا اختیار حاصل ہونا -

خیار استحقاق : (Khiyar-e-Istihquaqu)

کسی شخص کی فروخت شدہ (thing sold) شے میں کسی کا کوئی حق پیدا ہو جانا۔ اگر استحقاق قبضہ سے قبل واقع ہوا ہو تو کل

شے میں خیار ہوگا اور اگر قبضہ کے بعد استحقاق پیدا ہوا ہو تو قیمتی شے میں خیار ہوگا ، مثلی میں نہیں ہوگا ۔

(القواعد الفقھیہ)

خیار بلوغ : (Option on obtaining puberty to dissoive the contract of marriage)

نابالغ لڑکے یا نابالغ لڑکی کا نکاح اگر باپ یا دادا کے علاوہ کسی اور ولی نے کیا ہو تو اس نابالغ کو بالغ ہونے کے بعد خیار بلوغ کا حق استعمال کرنا روا ہے ، یعنی وہ اپنے اس نکاح کو رد کر سکتا ہے ۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک نابالغ لڑکے یا لڑکی کو خیار بلوغ حاصل نہیں ہے خواہ نکاح باپ دادا نے کیا ہو یا کسی اور ولی نے ۔ البتہ اگر نکاح غیر کفو سے یا مہر مثل سے کم پر کیا ہو تو امام ابو سوسف و امام محمد کے نزدیک لڑکی بالغ ہونے پر خیار بلوغ کا حق استعمال کر سکتی ہے ۔

(مجموعہ قوانین اسلام : ۲۳۱/۱)

خیار تاخیر : (Option of delay)

بائع کے فروخت شدہ شے کو خریدار کے سپرد کرنے میں تاخیر پر حاصل ہونے والا اختیار ۔

خیار تعین : (Option of choice)

بائع (فروخت کنندہ) نے دو یا زیادہ اشیاء کی قیمت علٰیحدہ علٰیحدہ بتا دی اور مشتری (خریدار) کو یہ اختیار دے دیا کہ وہ ان میں سے جو شے چاہے بیان کردہ قیمت پر لے لے یا بائع ان میں سے جو چاہے دے دے ۔ اس اختیار کو خیار تعیین کہا جاتا ہے ۔ خیار تعیین میں مدت کا تعین ضروری ہے اور جیسے خیار تعیین حاصل ہوا اس پر لازم ہے کہ وہ مقررہ مدت کے اندر فروخت شدہ شے کی تعیین کر دے ۔ خیار تعیین کا حق وراثت میں بھی منتقل ہوتا ہے ۔

(المجلہ : ۳۱۶-۳۱۹)

خیار التغریر الفعلی : (Khiyarut Taghreerulfeli)

کسی فعل کے ذریعہ دھوکہ دینے کی صورت میں حاصل ہونے والا خیار ، مثلاً ایک بکری کم دودھ دینے والی ہو اور بائع اس کے تھن باندھ کر فروخت کے وقت دودھ رو کے رکھے جس سے مشتری (خریدار) کو یہ خیال ہو کہ یہ بکری زیادہ دودھ دینے والی ہے اور اسی تاثر کے تحت اسے خرید لے ۔

(القواعد الفقہیہ)

خیار رویت : (Option on inspection)

اگر کوئی شخص متعین اور مقرر شے خریدے مگر اس نے اسے دیکھا نہ ہو تو جس وقت وہ اسے دیکھے اور اس سے اتفاق نہ کرے تو اسے معاملہ کو باطل کرنے کا اختیار حاصل ہوگا ۔ اس حق کو خیار رویت (Option on inspection) کہا جاتا ہے اور یہ خیار (اختیار) دیکھ لینے کے بعد صراحتاً یا دلالتاً رضامند ہو جانے سے ساقط ہو جاتا ہے ۔ جیسا کہ کوئی ایسا تصرف کرنے سے ساقط ہو جاتا ہے جس سے کسی غیر کا حق لازم آ جائے ۔ مثلاً یہ کہ خریدار نے جو شے بغیر دیکھے خریدی ہے وہ کسی اور کو فروخت کر دے ۔

(الفقہ الاسلامی ف : ۱۹۱/۷)

خیار شرط : (Stipulation for option)

معاملۂ بیع میں یہ شرط کر لینا کہ ہر دو فریق کو یا دونوں میں سے ایک کو ایک معین مدت کے اندر معاملہ کو برقرار رکھنے یا ختم کر دینے کا اختیار حاصل ہوگا ۔ معاملہ میں جس نے یہ شرط عائد کر لی ہو اسے مقررہ مدت میں معاملہ بیع کو فسخ کر دینے کا اختیار حاصل ہوگا ۔

(المجلہ : ۳۰۰، ۳۰۱)

خیار عیب : (Option for defect)

بیع (خرید و فروخت) کا معاملہ اس امر کا مقتضی ہے کہ فروخت

ہونے والی شے صحیح سالم اور عیب سے پاک ہو - اگر معاملہ کے وقت اس شے کے صحیح و سالم ہونے کی وضاحت نہ کی گئی ہو اور یہ بھی واضح نہ کیا گیا ہو کہ یہ عیب سے پاک ہے تو یہی تصور کیا جائے گا کہ فروخت شدہ شے صحیح و سالم اور عیب سے پاک ہے - ایسی فروخت شدہ شے میں بعد میں کوئی نقص یا عیب نکل آنے کی صورت میں خریدار (مشتری) کو یہ حق حاصل ہوگا کہ خواہ وہ اس معاملہ کو برقرار رکھے اور خواہ طے شدہ قیمت واپس لے کر اس خریدی ہوئی شے کو واپس کر دے اور معاملہ بیع کو فسخ کر دے - اس حق کو خیار عیب کہا جاتا ہے - واضح رہے کہ خریدار کو یہ حق حاصل نہیں ہوگا کہ وہ اس خریدی ہوئی شے کو اپنے پاس رکھ کر بائع سے اس میں موجود نقص یا عیب کے بقدر قیمت کا مطالبہ کرے -

(المجلہ : ۳۳۶-۳۳۷)

خیار غبن : (Option of fraud)

بائع مشتری کو دھوکہ دے یا اس کے برعکس ہو تو خیار حاصل ہوگا -

(القواعد الفقہیہ)

خیار فی تفریق الصفقہ : (Khiyar-e-Tafriq Safqah)

اگر مبیع کا کچھ حصہ قبضہ سے پہلے ضائع ہو جائے تو مشتری کو اختیار حاصل ہوگا کہ ضائع شدہ حصہ کی قیمت منہا کرکے باقی لے لے اور خواہ معاملہ کو رد کر دے -

(القواعد الفقہیہ)

خیار فی خیانۃ التولیہ : (Khiyar fi khiyantit Tawliah)

بیع تولیہ میں بائع کی خیانت ظاہر ہو جائے کہ خود بائع اقرار کرے یا ثبوت فراہم ہو جائے یا وہ قسم سے انکار کرے (نکول) تو مشتری اس خریدی ہوئی شے کو واپس کر سکتا ہے یا اگر بائع راضی ہو تو خیانت کے بقدر قیمت میں کمی کر سکتا ہے -

(القواعد الفقہیہ)

خیار فی خیانۃ المرابحہ : (Khiyar fi khiyanatil Murabaha)

بیع مرابحہ میں بائع کی خیانت ، اس کے اقرار یا ثبوت کے ذریعہ ثابت ہونے کی صورت میں مشتری کو یہ اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اس شے کو اس کی کل قیمت میں لے لے یا اسے رد کر دے ۔

(القواعد الفقہیہ)

خیار فی عقد الفضولی : (Khiyar fi Aqdilfuduli)

فضولی اگر کوئی عقد کرے تو اصیل کو اختیار ہوگا کہ اس عقد کو درست قرار دے یا نہ دے ۔

(القواعد الفقہیہ)

خیار کشف حال : (Khiyar Kashf-e-Hal)

"خیار کشف حال" کی مثال یہ ہے کہ جیسے کوئی چیز ایسے پیمانے سے ناپ کر یا پتھر سے تول کر وزن کی جائے کہ اس کا قیاسی اور عرفی وزن معلوم نہ ہو ، اس صورت میں خریدار کو مروجہ وزن معلوم ہو جانے کے بعد اس معاملے کے قائم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہوگا ۔

(القواعد الفقہیہ)

خیار کمیت : (Khiyar-e-Kammiyat)

"خیار کمیت" کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص جیب میں یا تھیلے میں موجود نقود سے ، بغیر اس کی مقدار بیان کیے ہوئے کوئی چیز خریدے ۔ ایسی صورت میں فروخت کنندہ کو ان نقود کی مقدار معلوم ہو جانے کے بعد ، بیع کے قائم رکھنے یا نہ رکھنے کا اختیار ہوگا ۔

خیار مجلس : (Option of place)

مجلس عقد میں حاصل ہونے والا اختیار ۔

خیار نقد : (Option on non-payment)

فروخت کنندہ اور خریدار دونوں نے یہ شرط لگا لی کہ اگر

خریدار نے فلاں وقت تک قیمت ادا نہ کی تو معاملہ بیع ختم ہو جائے گا ۔ اس صورت میں بائع (فروخت کنندہ) کو حاصل ہونے والے اختیار کو خیار نقد کہا جاتا ہے ۔

(المجلہ : ۳۱۳)

خیار وصف : (Option on account of description)

اگر کسی نے کوئی مال کوئی پسندیدہ وصف بیان کرکے فروخت کیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ مبیع میں یہ وصف موجود نہیں ہے تو خریدار کو اختیار ہوگا کہ خواہ طے شدہ قیمت پر اس مال کو لے لے یا اس معاملہ کو فسخ کرکے اپنی دی ہوئی قیمت واپس لے لے ۔ اس اختیار کو خیار وصف کہا جاتا ہے ۔ خیار وصف وراثت میں منتقل ہوتا ہے یعنی اگر خریدار مر گیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ اس کی خریدی ہوئی شے میں وہ وصف موجود نہیں ہے جو معاملہ کے وقت بیان کیا گیا تھا تو خریدار کے وارثوں کو بیع کے فسخ کر دینے کا اختیار حاصل ہوگا ۔

(المجلہ : ۳۱۰-۳۱۱)

خیانت : (Breach of faith)

عہد یا امانت کا پورا نہ کرنا ۔

(د)

دارالاسلام : (The land governed according to the law of Islam)

جس خطہ ارض میں مسلمان غالب ہوں اور وہاں اسلامی احکام جاری ہوں -

دارالحرب : (The land of warfare)

جس خطہ ارض میں غیر اسلامی احکام جاری ہوں اور دارالاسلام سے کوئی معاہدہ صلح یا امن موجود نہ ہو -

دال : (Proving)

دلالت کرنے والا امر -

دامعہ : (Rapture of the skin causing bleeding)

وہ زخم ہے جو آنسوؤں کی طرح خون کو ظاہر کر دے مگر خون اپنی جگہ سے بہے نہیں -

دامغہ : (Damighah)

وہ زخم جو دماغ تک پہنچ جائے - امام محمدؒ نے اس زخم کا ذکر نہیں کیا ، کیونکہ دماغ تک چوٹ کے نفوذ کر جانے کے بعد بالعموم متضرر چل بستا ہے - لہذا یہ زخم شجہ نہیں رہتا - بلکہ قتل شمار ہوتا ہے -

دامیہ : (Bleeding wound)

وہ زخم جس سے خون نہ نکلے - بعض لوگ کہتے ہیں کہ دامیہ وہ ہے جس میں خون تو آ جائے لیکن بہے نہیں - اگر تعریف یہ ہو

تو پھر دامعہ وہ زخم ہوگا جس سے خون بہ نکلے -

دانق : (Daniq, An ancient coin=1/6 dirham)

دانگ ، درہم کا چھٹا حصہ -

دباغت : (Tanning)

حیوان کی کھال پر کیمیائی عمل کرکے اس کی بو اور اس میں موجود نجس اثرات زائل کر دینا - ماسوا خنزیر کی کھال کے ہر جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے -

دَخْل : (Income)

آمدنی -

دخول : (Intercourse)

وطی ، صحبت -

درأ المفاسد : (Dar-ul-Mafasid)

(مفاسد کا استیصال) یعنی ان امور کا دور کرنا جو لوگوں کے لیے انفرادی طور پر یا اجتماعی طور پر مادی طور پر یا اخلاق طور پر ضرر رساں ہوں -

(الفقہ الاسلامی ف : ۲۷)

دِرع : (Dira)

دوپٹہ ، چادر ، کفن میں عورت کی قمیص -

دِرّۃ : (Dirrah)

کوڑا -

درہم شرعی : (Dirham)

ستر (۷۰) جو کے برابر چاندی کا گول سکہ -

دستور : (Rule)

قاعدہ -

دعویٰ : (Claim, Case, Action)

دعویٰ دائر کرنا ، عدالت کے روبرو کسی شخص پر حق کے

ثابت ہونے کا مطالبہ کرنا یا اپنے اوپر کسی کا حق ثابت ہونے سے انکار کرنا اور حق نہ ہونا ثابت کرنا -
(القواعد الفقهيہ)

دَعی : (Adopted)
وہ شخص جس کے نسب پر تہمت ہو ، متبنّیٰ -

دفع : (A claim to rebut the plaintiff's Action)
مدعا علیہ کی جانب سے ایسا دعویٰ کرنا جو مدعی کے دعویٰ کو دفع کر دیتا ہو ، مثلاً مدعی اگر کسی شخص پر یہ دعویٰ کرے کہ میری اس قدر رقم اس کے ذمہ ہے اور اس کے جواب میں مدعا علیہ یہ دعویٰ کرے کہ وہ یہ رقم پہلے ہی ادا کر چکا ہے - اگر مدعا علیہ اپنے اس دعویٰ کو ثابت کر دے تو مدعی کا دعویٰ رفع ہو جائے گا -
(المجلہ : (۱۶۳۱)

دلال : (Broker, commission merchant)
دلال، سمسار، بائع اور مشتری کے درمیان معاملہ بیع کرانے والا -

دلالت : (To indicate, to point)
کسی شے کا ایسی حالت میں ہونا کہ اس کے علم سے دوسری شے کا علم حاصل ہو -

دلالۃ النص : (Dalalatun Nas)

مفہوم دلالت وہ معنی ہوتے ہیں جو روح نص اور اس کی منطق سے سمجھ میں آ جائیں - اگر نص کی عبارت کسی واقعے کے حکم پر کسی ایسی علت کی بنا پر جس نے اس حکم کو لازمی کیا ہو دلالت کرے تو اسی نوعیت کا ہر واقعہ جس میں اس حکم کی علت بھی موجود ہو وہ اس نص کے مفہوم میں داخل ہو جائے گا ، بشرطیکہ اس واقعے میں علت حکم کی موجودگی اس واقعے کے مساوی ہو جس میں نص وارد ہوئی ہے یا اس سے بھی بڑھ کر ہو،

نیز مساوات اور اولویت و فوقیت کی جانب ذہن خود بخود اور بغیر قیاس کے منتقل ہو جائے ، جیسے اللہ سبحانہ کا ارشاد ہے -

فلا تقل لهما اف ولا تنهر هما -

تم ان سے ہوں بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا - اس آیت میں اللہ سبحانہ نے والدین کے سامنے اف کرنے اور انہیں ڈانٹنے سے منع فرمایا ہے اور اس فعل کو حرام قرار دیا ہے - نص کی عبارت کا یہی مفہوم ہے - مگر دلالت سے یہ بات بھی معلوم ہوتی ہے کہ جو بات بھی والدین کے سامنے اُف کرنے کے مساوی ہو یا اس سے زیادہ شدید ہو اس میں علت تحریم اور بھی زیادہ موجود ہے اس لیے وہ بدرجہ اولٰی حرام ہے - البتہ جو امور اف کرنے اور ڈانٹنے سے کمتر درجے کے ہوں وہ اس نص کے تحت داخل نہیں ہیں - اس طریقہ استدلال کو قیاس جلی کہا جاتا ہے ، کیونکہ یہاں منطوق (جس امر کو بیان کیا گیا ہے) اور اس کے موافق مفہوم میں مساوات اور اولویت کو سمجھنا ظاہر ہے - اسی طرح مفہوم دلالت کو مفہوم موافقت بھی کہا جاتا ہے ، کیونکہ یہ علت حکم میں منطوق کے مفہوم سے اسی طرح ہم آہنگ ہے کہ صرف عبارت نص سے سمجھ میں آ جاتا ہے - اس کو فحوائے خطاب بھی کہا جاتا ہے یعنی روح خطاب اور جو بات اس سے سمجھ میں آتی ہے -

دلیل : (Proof, Evidence)

جس شے سے راہنمائی حاصل ہو - کتاب و سنت اور اجماع سے دلیل -

دَم : (Blood)

خون -

دماء : (Dima)

خون ، قتل کے مسائل ، قصاص و دیت کے موضوعات -

دہر : (Age, epoch)

طویل زمانہ - طویل وقت

دہری : (Atheist)

وہ شخص جو حیات بعد الممات کا قائل نہ ہو اور زندگی اور موت کو محض گردشِ روزگار جانتا ہو -

دیانت : (Diyanah)

اللہ اور بندے کے درمیان معاملہ ، وہ تمام امور جن میں انسان الٰہی احکام کا پابند ہے -

دیت : (Death-Compensation, Blood-money)

قتل عمد میں قصاص کے ساقط ہونے کی صورت میں اور قتل خطاء میں جان کا معاوضہ اور بدل ، جوکہ سو اونٹ ہیں امام ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک دیت تین اشیاء کی صورت میں لازم ہوتی ہے، اونٹ سونا اور چاندی - ان میں سے جس میں دیت کا فیصلہ کیا جائے ، درست ہے -

(التشریع الجنائی : ۲/۱۷۶)

دیت غلیظہ : (Diyat-e-ghaleezah)

دیکھیے : تغلیظ دیت -

دَین : (Debt, Financial Liability)

کسی کے ذمہ عائد ہونے والی کوئی مالی ذمہ داری ، خواہ وہ کسی معاملہ کے تحت لازم آئی ہو ، مثلاً خرید و فروخت میں خریدار کے ذمہ قیمت کی ادائیگی یا کسی اور وجہ سے لازم آئی ہو ، مثلاً کسی کے قتل کے نتیجے میں لازم آنے والی دیت یا کسی کا نقصان کرنے کی صورت میں لازم آنے والا ضمان - اسی طرح اگر کسی کے ذمہ کوئی شے لازم ہو تو وہ بھی دین ہے - یہ سب مالی واجبات دین کہلاتے ہیں اور قرض بھی دین ہے - یعنی دین عام ہے اور قرض خاص ہے -

دَین حال : (Liability due)

وہ مالی واجب جس کی ادائیگی علی الفور لازم ہو ۔

دَین مُستَغرق : (Dain-e-Mustaghraq)

ایسا قرض جو مقروض کے سارے مال اور اثاثے کے برابر یا اس سے زائد ہو ۔

دَین مشترک : (Common Liability)

اگر دو یا دو سے زیادہ اشخاص کا کسی کے ذمہ قرض ہو تو دیکھا جائے گا کہ یہ قرض ایک وجہ سے عائد ہوا ہے یا نہیں ، اگر ایک ہی سبب سے عائد ہوا ہے تو وہ دین شریکوں کا مشترک دین ہوگا ، باشتراک ملک اور اگر اسباب مختلف ہوں تو یہ دین مشترک نہیں ہوگا ۔

(المجلہ : ۱۰۹۱)

غرض ایسا قرضہ جو ایک سے زائد افراد نے ایک متحدہ سبب کی بنا پر ایک شخص کو دیا ہو ، مثلاً کوئی شے دو افراد کی ملکیت ہو اور وہ دونوں اس میں سے نصف کے مالک ہوں اور دونوں نے مل کر اس شے کو ایک ہی معاملہ میں ثمن موجل (بعد میں ادا ہونے والی قیمت) کے ساتھ فروخت کر دیا ، تو یہ قیمت خریدار کے ذمہ ان دونوں کا دین مشترک ہوگی ۔ اسی طرح اگر انہوں نے اس شے کو فروخت نہ کیا ہو ، کوئی تیسرا شخص اسے ضائع کر دے ، تو اس کے ذمہ اس کی قیمت لازم ہو جائے گی اور یہ قیمت اس کے ذمہ ان دونوں کا دین مشترک ہوگی ۔ اگر قرض کا ایک سبب نہ ہو جیسے کوئی شخص کئی افراد سے علیحدہ علیحدہ قرض لے ، تو یہ دین مشترک نہیں ہے ۔

دَین موجّل : (Debt payable on a fixed time)

وہ مالی واجب جس کی ادائیگی اس کی مدت آنے پر لازم ہو ۔

دینار : (Deenar)

بیس قیراط وزن کا سونے کا سکہ ۔

دیوانی جرم : (Civil Offence)

شریعت نے اصولی طور پر انسان کے جان اور مال کو غیر مباح قرار دیا ہے ، اس لیے ہر وہ فعل جس سے انسان کی جان یا مال کو نقصان پہنچتا ہو اور اس فعل کے کرنے والے کا اس پر کوئی حق نہ ہو تو اس فعل کی وجہ سے کرنے والے پر تاوان لازم آئے گا ۔ اگر یہ فعل قابل سزا ہے تو اس پر تاوان فوجداری سزا ہوگی اور اگر قابل سزا نہیں ہے تو اس کا تاوان مالی معاوضہ ہوگا ۔ پھر اگر یہ ضرر رساں فعل قابل سزا ہے تو جرم ہے اور اگر قابل سزا نہیں ہے تو جرم نہیں ہے اور نہ اسے جرم کہا جائے گا ، بلکہ یہ محض ایک ضرر رساں فعل ہے ۔ اس لیے جرم اور فعل ضرر رساں میں کوئی مناسبت نہیں ہے ، سوائے اس کے کہ ان دونوں میں کرنے والے پر تاوان لازم آتا ہے ۔

(ذ)

ذراع : (Dira)
ہاتھ ، ہاتھ کی لمبائی ، کہنی کے کنارے سے درمیانی انگلی کے کنارے تک کی لمبائی ۔ علاوہ انگوٹھے کے چوبیس انگلیاں ملی ہوئی ، جس میں ہر انگلی چھ ملے ہوئے جو کے دانوں کے برابر ہو ۔

ذراع مساحت : (Dira' masahat)
سات قبضے ، (مٹھیاں) جن میں انگوٹھا لمبائی میں کھڑا ہوا ہو ۔

ذرعی : (Dar'i)
وہ شے جو ناپی جائے ۔

ذمہ : (Covenent of Protection)
عہد ، کفالت ، ذمہ داری ۔ شریعت کی اصطلاح میں اس کے معنی اس ذمہ داری کے ہیں جو اسلامی حکومت اپنی غیر مسلم رعایا کی جان ، مال ، عزت و حرمت کے تحفظ کے سلسلے میں اپنے اوپر لیتی ہے ۔ اسلامی ریاست کی غیر مسلم رعایا کو ذمی یا اہل الذمۃ کہا جاتا ہے ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے جان و مال اور عزت و آبرو اور شہری حقوق کی حفاظت کا اسلامی حکومت نے ذمہ لیا ہے ۔

ذمی : (Non-Muslim living in Islamic State)
اسلامی حکومت کا غیر مسلم باشندہ ۔

ذُوالید : (Possessor)
صاحب قبضہ ، جو عین شے یا ملکیت میں تصرف کا مختار ہو ، اور قابض ہو ۔

(ر)

رَأسُ المَال : (Capital of a business)

اصل سرمایہ -

راشی : (Rashi)

رشوت دینے والا -

راہِن : (Mortgager)

وہ شخص جو کوئی مال رہن رکھوائے -

رای : (Opinion)

ایسے کسی مسئلہ میں جس میں صواب و نا صواب کے پہلو باہم معارض ہوں ، غور و فکر اور صحیح امر کی جانب رسائی کے لیے کوشش کے بعد جس بات پر قلب مطمئن ہو جائے وہ "رای" ہے -

رِبَا : (Interest)

زیادتی ، اضافہ - ایسا اضافہ جو متعاقدین میں سے ایک نے شرط کیا ہو اور اس کا معاملہ میں کوئی عوض موجود نہ ہو - اعلام الموقعین میں ہے کہ ربا کی دو قسمیں ہیں - جلی اور خفی - ربا جلی ، نسیئہ (ادھار) ہے جو جاہلیت میں لیا جاتا تھا اور اس کا طریقہ یہ تھا کہ قرض دہندہ قرض کی ادائیگی میں جس قدر مہلت دیتا جاتا تھا اسی قدر اصل میں اضافہ کرتا جاتا تھا - یہاں تک کہ سیکڑوں کا معاملہ ہزاروں میں بدل جاتا تھا اور ظاہر ہے کہ اس ضرر عظیم کا ہدف ضرورت مند اور حاجت مند بنتے تھے -

رباعیہ : (Six years old female camel)

ساتویں برس میں لگنے والی اونٹنی ۔

رَبُّ المال : (Owner of the Capital)

مضاربت کے معاملہ میں وہ فریق جس کا سرمایہ ہو ۔

رِبح : (Profit) (Interest)

فائدہ ، منافع ۔

رجس : (Dirt)

گندگی ، ناپاکی ۔

رجعت : (Revocation of Divorce)

اگر شوہر نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاق دی ہو تو اسے دوران عدت بغیر کسی نئے نکاح اور مہر کے اور بغیر بیوی کی رضا مندی حاصل کیے اس سے رجوع کا حق حاصل ہے ۔

رَحَاض : (Bathroom)

غسل خانہ ۔

رخصت : (Concession)

سہولت ، آسانی ۔

رَدّ : (To bring back, Radd)

لوٹانا ۔ میراث میں اصحاب الفروض کے حصے دے کر جو ترکہ بچ جائے اور عصبات میں سے کوئی مستحق نہ ہو تو اسے دوبارہ اصحاب الفروض کی جانب لوٹانا ۔

رزق : (Pay, Salary)

تنخواہ ۔

رشوت : (Bribery)

رشوت ، کسی کے حق کو باطل کرنے یا کسی باطل کو حق قرار دلوانے کے لیے کچھ دینا ۔

رشید : (A mature person)

سمجھ دار اور دانا شخص ، جو فضول خرچی نہ کرتا ہو اور اس کے تصرفات صحیح ہوں ۔

رضا : (Consent)

رضامندی ۔

رضاعت : (To nurse at the breast)

دودھ پلانا ۔

حدیث نبوی میں ایک عام اصول بیان ہوا ہے کہ رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں ۔ جو بربنائے نسب حرام ہوں ۔

رُعاف : (Nose bleeding)

نکسیر ۔

رُقْبٰی : (A kind of donation)

کسی شے کو کسی کو اس طرح دینا کہ اگر میں پہلے مر گیا تو یہ شے تمھاری ہے اور اگر تم پہلے مر گئے تو یہ مجھے واپس مل جائے گی ۔

رَقْبہ : (Raqubah)

اصل شے ، زمین ، سطحِ ارض ۔

رَقْم : (To write)

علامت ، تحریر کرنا ، نقش کرنا ۔

رِکَاز : (Buried treasures of the earth)

زمین میں مدفون خزانہ ، خواہ وہ قدرتی ہو یا انسانوں کا دبایا ہو ۔

رکن : (Basic element)

کسی شے کا قوام - جس پر وہ شے قائم ہو اور جو اس شے کا حصہ ہو -

کسی شے کا ایسا عنصر جس سے وہ شے اور اس کا وجود قائم ہو اور وہ عنصر اس شے کی ساخت اور ماہیت کا ایک حصہ ہو۔ (التعریفات)

رہن : (Mortgage)

رہن کے لفظی معنی ثابت اور قائم رہنے کے ہیں - اسلامی شریعت کی اصطلاح میں رہن یہ ہے کہ ایسی شے کو جو ازروئے شریعت کوئی مالیت رکھتی ہو حصول قرض کے لیے وثیقہ بنایا جائے، تا کہ اس شے کے اعتماد پر قرض حاصل کرنا ممکن ہو -
(الفقہ علی المذاہب الأربعہ : ۲/۶۳۹)

المجلہ میں رہن کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی ہے کہ کسی حق کے بالمقابل کوئی مال روک لینا ، جس کے ذریعہ اس حق کو وصول کیا جا سکے ، اس میں صاحبِ حق یا رہن لینے والا مرتہن (Mortgagee) اور رہن کا دینے والا یعنی شخص مقروض (Mortgager) ہے -

رہنِ مستعار : (Rahn-e-Musta'r)

کوئی شخص کسی سے کوئی شے اپنے استعمال میں لانے کے لیے نہیں بلکہ اس کو رہن رکھنے یا اس کے بدلے قرض لینے کے لیے عاریتاً لے لے ، اصولی بات یہ ہے کہ اعارہ (عاریت) کا معاملہ ایک عقد تبرع (حسنِ سلوک کا حامل معاملہ) ہے اور لازم نہیں ہے - یعنی مُعیر (عاریتاً کوئی شے دینے والا) جب چاہے اس معاملہ کو ختم کر سکتا ہے - جب کہ رہن کا معاملہ لازم ہے تا کہ دائن مرتہن کے حق کو تحفظ حاصل ہو سکے - جب کہ عاریت پر لی جانے والی شے کی حیثیت کی امانت کی سی ہے - یعنی اس کے ضائع ہو جانے پر ضمان (تاوان) نہیں ہے -

(ز)

زکٰوۃ : (Zakat)

اپنے مال میں سے بطور حق اللہ فقراء کو دینا ۔ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ۔ ایسا دینی اور اجتماعی فرض جس کا قرآن کریم میں بیاسی مقامات پر نماز کے ساتھ حکم آیا ہے ۔

زکٰوۃ ایسے مسلمان پر فرض ہے جو صاحبِ نصاب ہو اور اس کے پاس ایسا مال ہو جو ضروریات کے علاوہ پورے سال موجود ہے ۔

نصاب زکٰوۃ ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھےسات تولہ سونا یا اس کی مالیت کا سامان ہے ۔ مویشی پر جُدا شرحوں سے زکٰوۃ عائد ہوتی ہے ۔ اسی طرح فصل کی تیاری پر اس کی زکٰوۃ ہے جسے عشر کہا جاتا ہے ۔

زمانی مہایاۃ :

شریکین میں سے ہر ایک کا پوری مشترک شے سے اپنے حصہ کے مطابق مدت معینہ تک باری باری انتفاع کرنا ، مثلاً دو افراد کے درمیان ایک زمین تین حصوں کے طور پر مشترک ہو اور دونوں میں سے ایک جس کا ایک تہائی حصہ ہے ایک سال زمین کاشت کرے ، (اور پیداوار لے) اور دوسرا جس کے دو حصے ہیں دو سال کاشت کرے (اور پیداوار لے)۔

زمن : (Chronically ill)

آفت رسیدہ ، مثلاً مریض ، مجروح معذور وغیرہ ۔

زِنا : (Fornication, Adultery)

امام ابو حنیفہؒ موجب حد زنا کی تعریف یوں کرتے ہیں - ایسی زندہ عورت کے ساتھ رحم کی جانب سے مجامعت کرنا جو مِلک و نکاح میں نہ ہو اور نہ اس کے مِلک و نکاح میں ہونے کا شبہ ہو اور عورت زانیہ اس وقت شمار ہوگی ، جب کہ وہ اس حالت میں مرد کو اپنے ساتھ اس فعل کا ارتکاب کرنے دے -

دوسرے فقہاء کی تعریف بھی اسی کے قریب قریب ہے ، لیکن فرق یہ ہے کہ وہ مقعد کی جانب سے مباشرت کو بھی زنا قرار دیتے ہیں ، حنابلہ اور شوافع انہی میں شامل ہیں -

زوج : (Wife or husband)

شوہر یا بیوی -

زور : (Lie, falsehood)

جھوٹ -

زَیف : (Counterfeit)

کھوٹ ، ملاوٹ -

زُیُوف : (Counterfeit money)

کھوٹے سکے -

(س)

سَائِمہ : (Cattle kept out at pasture)

خود رو گھاس پر گزارہ کرنے والے مویشی -

ساعی : (Collector)

زکٰوۃ وصول کنندہ - سرکاری محصول وصول کرنے والا -

سبب : (Cause)

ہر وہ شے جس کو شریعت نے کسی ایسی دوسری شے کے وجود یا عدم وجود سے مربوط کر دیا ہو جو اس کی ماہیت سے خارج ہو -

سَدُّالذرائع : (Sadduz Zara'i)

یعنی ان تمام راستوں کو بند کرنا اور ان راہوں کو مسدود کر دینا جو احکام شریعت کے ترک کر دینے یا ان میں حیلہ اختیار کر لینے کا سبب بنتے ہیں اور بالآخر شریعت کے ممنوعات کے ارتکاب کا پیش خیمہ بن جاتے ہیں ، اگرچہ کسی ممنوع امر کا ارتکاب بلا ارادہ ہی سر زد ہوا ہو -

(الفقہ الاسلامی ف ۲۷)

سَدَس : (Seven years old camel)

آٹھویں سال میں لگنے والا اونٹ -

سرایت : (Diffusion)

زخم کا سرایت کر جانا -

سرقہ : (To steal)

چوری -

کسی عاقل و بالغ شخص کا خفیہ طور پر کسی شبہ کے بغیر کسی دوسرے شخص کا ایسا مال لے لینا جو ہاتھ کاٹنے کے نصاب کے برابر ہو ، کسی محفوظ جگہ میں ہو ، مالیت رکھتا ہو اور جلدی خراب ہو جانے والا نہ ہو - اس تعریف سے معلوم ہوتا ہے کہ چوری کی اہم شرائط یہ ہیں کہ چور عاقل و بالغ ہو ، چوری شدہ چیز مالیت رکھتی ہو ، اس کی قیمت نصاب قطع ید تک پہنچتی ہو اور وہ محفوظ مقام پر ہو -

چوری کی سزا نص قرآن (المائدہ : ۳۸) سے ثابت ہے -

جمہور فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ اس آیت میں چوری کی سزا کے طور پر جس قطع ید کا حکم ہے اس سے مراد دائیں ہاتھ کو کلائی سے کاٹنا ہے - خوارج کہتے ہیں کہ قطعِ ید کے حکم سے مقصود کندھے تک ہاتھ کاٹنا ہے -

سِعْر : (Price, Rate)

بھاؤ ، نرخ -

سِفَاح : (Fornication)

بدکاری ، زنا -

سَفَہ : (Stupidness)

کم عقلی -

سَفِیہ : (Stupid)

سفیہ (کم عقل) شخص اس کو کہتے ہیں جو اپنا مال ضائع کرتا ہو اور اس کو غیر معقول طور پر لٹاتا ہو - ایسے شخص پر اگرچہ وہ بڑا ہی کیوں نہ ہو عدالتی پابندی (حجر) عائد کر دی

جاتی ہے اور اس حجر کی بنا پر وہ نا سمجھ بچہ کی طرح قاصر (کوتاہ اہلیت) قرار پاتا ہے اور اس صورت میں قاضی (عدالت) اس کے مال اور اس کے عیال کی حفاظت کے لیے اس پر کسی شخص کو وصی مقرر کر دیتا ہے۔
(الفقہ الاسلامی)

سَکران : (Intoxicated)
نشہ میں مدہوش ، سکران وہ شخص ہے جو زمین و آسمان اور مرد عورت کے درمیان فرق نہ کر سکے۔

امام ابو حنیفہؒ ، صاحبین اور دیگر حنفی فقہاء کا یہ نقطہ نظر ہے کہ نشہ اگر حرام شے سے ہو اور نشہ حاصل کرنے کی غرض سے اور اس سے لذت اٹھانے کے لیے اپنی مرضی سے کیا گیا ہو تو ایسی حالت میں طلاق دینے سے واقع ہو جائے گی۔ امام علاءالدین کاسانی نے اپنی مشہور کتاب "بدائع الصنائع" میں لکھا ہے کہ اگر سکران (جو شخص نشہ میں ہو) اپنی زوجہ کو طلاق دے اور جب کہ نشہ کسی ممنوع شے سے ہوا ہو ، مثلاً شراب یا نبیذ اور اس نے اس نشہ آور شے کو اپنی خواہش سے پیا ہو اور اس نشہ سے اس کی عقل زائل ہوگئی ، تو ایسی حالت میں اگر وہ اپنی بیوی کو طلاق دے تو عام علماء اور صحابہ کے نزدیک ایسی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

سُکنیٰ : (Residence)
رہائش ، رہنے کی جگہ۔

سکوت : (Silence)
ترک تکلم ، خاموشی۔

سَلب : (To strip of arms and clothing of a fallen enemy)
میدان جنگ میں حاصل ہونے والا دشمن کا گھوڑا اور اس سے متعلق سامان۔

سلطان : (Power, authority)

ملک ، اختیار ، اقتدار ، قدرت اور تسلط ۔

سِلعہ : (Goods)

سامان ۔

سِلْم : (Peace)

صلح ۔

سَلِیم : (Seriously injured)

جیسے سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہو ۔

سمحاق : (Periosteum)

وہ زخم جو اس باریک جھلی تک پہنچ جائے جو گوشت اور ہڈی کے درمیان ہوتی ہے ۔ اس زخم میں جلد کے بعد تمام گوشت بھی کٹ جاتا ہے اور ہڈی پر صرف باریک جھلی رہ جاتی ہے ۔

سِمسار : (Broker)

بائع اور مشتری کے درمیان معاملہ بیع طے کرانے والا ۔

سَمَک : (Fish)

مچھلی ۔

السّمک الطافی : (floating fish)

وہ مچھلی جو پانی کے اندر طبعی موت مر جائے اور پھر پانی کی سطح پر آ جائے ۔

سنت نبوی : (Sunnah of the Holy Prophet)

سنت کا اطلاق ان تمام امور پر ہوتا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ، آپ کے اقوال یا افعال کی صورت میں منقول ہوں

یا کسی ایسے قول یا فعل کی صورت میں منقول ہوں جس کی آپ نے تردید نہ فرمائی ہو ۔ اس مفہوم کے لحاظ سے سنت حدیث ہی کی مترادف ہے ۔

سنت کا اطلاق دور نبوت کی اس عملی اور واقعی صورت حال پر بھی ہوتا ہے جس میں شرعی احکام عملی صورت میں جاری ہوئے یا بالفاظ دیگر عصر اول میں مسلمانوں کے مابین باہمی تعامل کی صورتِ حال کا نام سنت ہے ۔

(الفقہ الاسلامی : ف ے)

سَوم : (To offer a thing for sale)

خرید و فروخت کے معاملے کے لیے کی جانے والی گفتگو ۔

سوم شراء : (Delivery for purchase)

خریدار کا ایسا مال جس کی قیمت طے کر لی گئی ہو ، خریداری کی غرض سے اپنے قبضہ میں لے لینا ۔

(المجلہ : ٢٩٨)

سوم نظر : (Delivery for inspection)

خریدار کا کوئی مال اس غرض سے اپنی تحویل میں لینا کہ خود دیکھ لے یا کسی کو دکھلا لے ، خواہ اس کی قیمت کا تعین ہوا ہو یا نہ ہوا ہو ۔

(المجلہ : ٢٩٩)

(ش)

شاہد : (Witness)

گواہ ، گواہی دینے والا -

شبہ عمد : (Shibh-e-Amd)

مشابہ عمد قتل - حنفی فقہاء قتل کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ہاتھ سے یا پتھر سے یا لکڑی سے ایسی ضرب لگائے جس سے مضروب کی موت واقع ہو جائے تو اس کے دو مفہوم پائے جائیں گے ، ایک یہ کہ مارنے والے نے مارنے کا قصد کیا ہے اور دوسرے اس میں خطا کا مفہوم ہوگا ، کیونکہ اس میں فاعل کا قتل کا ارادہ موجود نہیں ہے - چونکہ اس میں فاعل کا قصد موجود ہے ، اس لیے یہ عمد کے مشابہ ہے -

(المبسوط : ۶۴/۲۶)

شافعی مسلک کے فقہاء نے قتل شبہ عمد کی یہ تعریف کی ہے کہ ہر ایسا فعل جس میں قتل مقصود نہ ہو مگر اس سے قتل واقع ہو جائے - حنبلی مسلک کے فقہاء کہتے ہیں کہ قتل شبہ عمد ایسی جنایت (جرم) کا قصد کرنا ہے جس سے بالعموم موت واقع نہ ہوتی ہو لیکن موت واقع ہو جائے ، خواہ اس جنایت کا مقصود اعتداء (زیادتی) ہو یا تادیب ہو اور تادیب ضرورت سے زائد ہو - مثلاً لکڑی اور کوڑے سے مارنا یا گھونسا مار دینا یا کم پانی میں پھینک دینا یا بچہ اور پاگل جو چھت کے کنارے پر کھڑے ہوں، ان پر اس طرح چیخ مار دینا کہ وہ نیچے گر جائیں یا عاقل شخص چھت پر غافل کھڑا ہو اس کو اس طرح چیخ مار دینا کہ وہ نیچے گر جائے - ان صورتوں میں اگر موت واقع ہو جائے تو شبہ عمد ہے - کیونکہ ضرب کا ارادہ موجود ہے لیکن قتل کا ارادہ نہیں

پایا جاتا -

(التشریع الجنائی : ۴/۹۴)

شَجاج : (Head wound)

سر اور چہرے پر آنے والے زخموں کو شجاج کہا جاتا ہے -

شرائع : (Shara'i)

اللہ کی نازل کردہ شریعتیں ، سابقہ ادیان سماوی موسوی اور عیسوی شریعتیں -

شِرْب : (Shirb)

دیکھیے : حق شرب -

شِرْب خاص : (Shirb-e-Khas)

کسی جاری پانی میں مخصوص افراد کا حق انتفاع -

شُرْب خمر : (To drink wine)

قرآن کریم نے صراحت کے ساتھ شراب کو حرام قرار دیا ہے - (المائدہ : ۹۰)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقع پر شراب کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

"شراب بذات خود حرام ہے اور وہ تمام پینے کی چیزیں جن سے نشہ ہو" -

امام مالک نے ابن شہاب زہری سے اور انھوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن کے واسطہ سے حضرت عائشہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر وہ مشروب جو نشہ دے حرام ہے"۔ امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی

ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے -

شرط : (Condition)

کسی شے کے ساتھ کسی ایسے امر کا مربوط ہونا جو اس کی ماہیت سے خارج ہو اور اس کا یہ ربط عدم کے ساتھ ہو وجود کے ساتھ نہ ہو -

شرط تعلیق ملائم : (Condition fitting the contract)

وہ ہے جس کے درمیان اور امر معلق علیہ کے درمیان کوئی مناسبت ہو ، جو اس امر کی داعی ہو کہ اس پر مترتب ہو -

شرطِ فاسخ : (Invalidating condition)

وہ ہے جس کے واقع ہو جانے پر موجود التزام کا زائل ہونا مترتب ہوتا ہو - مثلاً کوئی شخص کہے کہ "میں اپنا گھر تمھیں اس شرط پر کرایہ پر دیتا ہوں کہ اگر میرا تبادلہ کسی وقت اسی شہر میں ہوگیا تو یہ اجارہ فسخ ہو جائے گا" تو یہ اجارہ فریقین کے درمیان تبادلہ تک برقرار رہے گا اور تبادلہ واقع ہوتے ہی فسخ ہو جائے گا -

شرط موقوف : (Contingent condition)

یعنی وہ شرط جس میں کسی التزام کا پیدا ہونا مستقبل کے کسی محتمل امر پر موقوف و معلق کر دیا گیا ہو - مثلاً ایک ملازم اپنے افسر سے کہے کہ اگر تم میرا فلاں شہر میں تبادلہ کر دو تو میں اپنا گھر اتنے میں تمھیں کرایہ پر دے دوں گا ، تو جب تک تبادلہ کی شرط پوری نہ ہو فریقین کے درمیان اجارہ (کرایہ) کا معاملہ معدوم متصور ہوگا -

شرکت : (Partnership)

اصل میں شرکت کہتے ہیں ایک سے زیادہ اشخاص کے کسی

چیز کے ساتھ اختصاص و امتیاز کو لیکن عرف عام میں اور اصطلاحاً یہ لفظ اس معاملہ شراکت کے لیے مستعمل ہوتا ہے جس کی وجہ سے یہ اختصاص و امتیاز پیدا ہوا ہو۔ اس وجہ سے شرکت کی دو قسمیں ہوتی ہیں :

اول : شرکت ملک ، یہ ان اسباب کی بنا پر حاصل ہوتی ہے جو مالک ہونے کے اسباب ہوتے ہیں۔ مثلاً خریداری یا قبول ہبہ -

دوم : شرکتِ معاملہ ، (شرکت العقد) یہ شرکت شرکاء کے مابین ایجاب و قبول سے ہوتی ہے -

(المجلہ : ۱۰۴۵)

شرکت اباحۃ : (Public right to unowned thing)

دیکھیے : اباحۃ -

شرکت ابدان : (Partnership to work)

دیکھیے : شرکت اعمال -

شرکت اعمال : (Partnership to work)

اس میں سرمایہ کی جگہ خود شرکاء کا عمل ہوتا ہے ، مالی سرمایہ کوئی نہیں ہوتا - مثلاً دو درزیوں یا درزی اور رنگریز نے شرکت کر لی کہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اپنا اپنا کام کریں گے اور جو کچھ کمائی ہوگی - آپس میں تقسیم کر لیں گے - اس کو شرکت ابدان ، صنایع اور شرکت تقبل بھی کہتے ہیں -

(المجلہ : ۱۳۳۲)

شرکت اموال : (Partnership with common capital)

دو یا زیادہ اشخاص نے ایک سرمایہ متعین کر لیا اور اس میں اپنا حصہ ادا کرکے یہ معاہدہ کر لیا کہ آپس میں مل کر یا علیحدہ علیحدہ کاروبار کریں گے اور نفع جو حاصل ہوگا اسے تقسیم کر لیں گے - اس طرح یا کسی اور شکل میں جب سرمایہ بصورت نقد یا

سامان شامل شرکت ہو تو اسے شرکت اموال کہا جاتا ہے -
(المجلہ : ۱۳۳۲)

شرکت تقبل : (Partnership to labour)

دیکھیے : شرکت اعمال -

شرکت صنائع : (Partnership to labour)

دیکھیے : شرکت اعمال -

شرکت عقد :(Partnership)

(یعنی شرکت معاملہ یا کاروباری شرکت) دو یا دو سے زیادہ اشخاص کا اس بات پر معاملہ شرکت کہ سرمایہ (رأس المال) بھی مشترک ہوگا اور نفع بھی مشترک ، شرکت عقد (یعنی شرکت معاملہ یا کاروباری شرکت) کہلاتی ہے -
(المجلہ : ۱۳۲۹)

شرکت عنان : (Partnership on unequal terms)

دو یا چند اشخاص نے کاروباری شرکت کا معاملہ کیا اور یہ شرط نہیں رکھی کہ سب کا سرمایہ برابر ہوگا تو یہ شرکت عنان کہی جاتی ہے -
(المجلہ : ۱۳۳۱)

شرکت مضاربہ : (Partnership in Mudarabah)

دیکھیے : مضاربۃ -

شرکت مفاوضہ : (Partnership on equal terms)

وہ شرکت عقد جس میں سرمایہ اور نفع دونوں میں شرکاء کے مابین مساوات تامہ (بالکل برابری) کی شرط ہو۔ مثلاً ایک شخص مر گیا اور اس کے وارثوں نے جو کچھ ورثہ میں ملا اس سے اس معاہدہ کے ساتھ کاروبار شروع کیا کہ منافع کی تقسیم بحصہ برابر

ہوگی یا دو اشخاص نے سرمایہ برابر کا لگایا اور منافع کی تقسیم بھی برابر رکھنے کی شرط کر لی ۔ یہ صورت شرکت مفاوضہ کہلاتی ہے اور یہ بہت نادر الوقوع ہے ۔

شرکت وُجُوہ : (Partnership to trade on credit)

دو یا دو سے زیادہ اشخاص نے ایک شرکت قائم کی، کوئی سرمایہ نہیں لگایا بلکہ ادھار مال حاصل کرکے تجارت شروع کر دی اور یہ طے کر لیا کہ نفع آپس میں تقسیم کر لیں گے ، یہ شرکت وجوہ کہلاتی ہے ۔

(المجلہ : ۱۳۳۲)

شریعہ : (Shariah)

جمع شرائع ، اللہ کا نازل کردہ قانون ۔

شریک : (Partner)

وہ شخص جو اصل ملکیت . . . میں شرکت رکھتا ہوں ۔

شفة : (To drink water)

انسانوں اور جانوروں کا پانی پینا ۔

شفعہ : (Pre-emption)

کسی خریدار سے اس کے حق ملکیت کو اسی قیمت میں حاصل کر لینا جو اس نے خریداری میں ادا کی ہے ۔

(المجلہ : ۹۵)

شفیع : (Pre-emptor)

اسلامی شریعت کی رو سے شفیع تین ہیں :

(۱) شفیعِ جار ۔

(۲) شفیعِ خلیط ۔

(۳) شفیعِ شریک ۔

(پی ایل ڈی ، ۱/۸٦ صفحہ نمبر ۳٦۰)

شفیعِ جار: (Neighbour)

وہ شفیع جس کی دیوار فروخت ہونے والی ملکیت سے ملی ہو ۔

شفیعِ خلیط : (Participator in appendages)

جو شرب خاص یا طریق خاص میں شریک ہو ۔

شفیعِ شریک : (Co-sharer)

وہ شفیع جو مشترک کی ملکیت میں شریک ہو ۔

شِقص : (Part)

نصیب ، حصہ ۔

شہادت : (Evidence)

گواہی ۔ عدالت میں کسی حق کے ثابت ہونے کے لیے خبر دینا۔

الشہادۃ بالتسامع : (Ear-witness)

سنی ہوئی گواہی ۔

شہادۃ الزُور : (False testimony)

جھوٹی گواہی ، شہادت میں عمداً جھوٹ بولنا ۔

شہود : (Witnesses)

شاہد کی جمع ۔

شوافع : (Followers of Shafie)

امام شافعیؒ کے مسلک کے ماننے والے اور ان کی فقہ پر عمل کرنے والے ۔

شے : (Thing)

شے کا لفظ اپنے ہر مفہوم کے اعتبار سے مال کے مفہوم سے عام ہے - یعنی شے وہ ہے جو موجود ہو ، خواہ محسوس طور پر موجود ہو جیسے اجسام یا حکماً موجود ہو جیسے اقوال - بعض فقہاء نے کہا کہ ہر وہ چیز جس کا علم ہو سکے اور جس کی خبر دی جا سکے شے ہے - اس مفہوم کے اعتبار سے موجود پر بھی شے کا اطلاق ہو سکتا ہے اور معدوم پر بھی - وضعی قوانین کے ماہرین کے نزدیک ہر وہ چیز جس کا اپنا مستقل مادی وجود ہو اور جو لوگوں کے حقوق کا محل بننے کے لیے موزوں ہو ، شے کہلاتی ہے - چنانچہ جسم کے اعضاء جب تک جسم کے ساتھ موجود ہیں شے نہیں ہیں لیکن اگر جدا ہو جائیں اور ان کا مستقل ذاتی وجود ہو جائے تو وہ شے ہو جائیں گے - اس تعریف کا مطلب یہ ہوا کہ شے صرف مادی ہوتی ہے - اس کے بعد شے کے مفہوم میں مزید توسیع پیدا ہوا اور ہر وہ چیز شے قرار دی گئی جس کا اپنا مستقل وجود خواہ ایسا مادی وجود ہو جس کا حِس کے ذریعے ادراک کیا جا سکتا ہو یا معنوی وجود ہو جس کا ادراک حِس کے بجائے شعور سے ہوتا ہو - مثلاً مؤلفین کے افکار اور موجدین کی ایجادات اور اختراع سے متعلق تصورات - بہرحال ان تعریفات کے اعتبار سے شے کا لفظ عین کے لفظ سے عام ہے -

(الملکیۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ ۱۴)

(ص)

صانع : (Artisan)

بنانے والا -

صبی غیر ممیز: (A young person without understanding)

وہ بچہ جو معاملات کو پوری طرح نہ سمجھتا ہو اور ظاہری اور خفیف فریب میں فرق نہ کر سکتا ہو -

صبی ممیز : (A young with understanding)

وہ بچہ جو معاملات کو سمجھتا ہو اور ظاہری اور خفیف فریب میں فرق کر سکتا ہو -

(المجلہ : ۹۴۳)

صَحْو : (To regain conciousness)

نشہ زائل ہو جانا -

صحیح : (Healthy, sound)

تندرست ، صحت مند -

صدقہ : (Sadaquah)

وہ مال جو بہ نیت ثواب دیا جائے -

صُداق : (Dower)

مہر -

صرف : (Money exchange)

نقد کا نقد سے تبادلہ

دیکھیے : بیع صرف ۔

صفقہ : (Conclusion of a contract)

بیع میں ہاتھ پر ہاتھ مارنا ۔ اہل عرب میں رواج تھا کہ خرید و فروخت کا معاملہ کرتے وقت خریدار فروخت کنندہ کے ہاتھ پر ہاتھ مارتا تھا ۔ جو اس معاملہ کی رضامندی کی علامت تصور ہوتا تھا ۔ بعد ازاں خود بیع کے معاملہ کو صفقہ کہا جانے لگا ۔

صفی یا صفیہ : (Safi)

وہ شے جو مال غنیمت میں سے مالک اپنے لیے منتخب کر لے ۔

صلح : (Reconciliation, compromise)

کسی حق میں متنازع فریقین کا کسی ایسے امر پر متفق ہو جانا، جس سے نزاع ختم ہو جائے ، صلح کہلاتا ہے ۔ "صلح" کا ہر فریق مصالح ، جس حق پر نزاع تھی اور جس کے بارے میں صلح ہوئی ہے وہ "مصالح عنہ" اور جو شے ان میں سے ایک ادا کرے یا جو شے نزاع کے ختم کرنے کے لیے خصم پر لازم ہو وہ "مصالح علیہ" ہے ۔

(الفقہ الاسلامی : ف ۲۸۴)

صلح عن اقرار : (Compromise on admission)

مدعا علیہ کا دعویٰ کا اقرار کرکے مصالحت کر لینا ۔

(المجلہ : ۱۵۳۵)

صلح عن انکار : (Compromise on denial)

مدعا علیہ کے دعویٰ سے انکار پر مصالحت ۔

(المجلہ : ۱۵۳۵)

صلح عن سکوت : (Compromise on defendent's silence)
مدعا علیہ کے سکوت (خاموشی) پر مصالحت -
(المجلہ : ۱۵۳۵)

صک : (Legal document, deed)
اقرار نامہ ، دستاویز ، کسی مالی واجب سے متعلق تحریری اقرار -

(ض)

ضرائب (Taxes)

ٹیکس ، محصول -

ضرر : (Damage)

مضرت ، نقصان ، ضرر رساں -

ضرر فاحش : (Excessive damage)

بہت نقصان ، بڑی مضرت -

ضربۃ القانص : (An attempt of a hunter)

شکاری کے ایک مرتبہ کے جال پھینکنے میں جس قدر شکار جال میں آئے -

ضرۃ المرأۃ : (Wife other than the first of plural marriage)

سوکن -

ضریبہ : (Tax)

ٹیکس ، محصول - جمع ضرائب -

ضرورت : (Necessity)

ضرورت ، احتیاج -

ضروری : (Necessary)

وہ امر جس پر کسی کو مجبور کیا جائے یا ایسا امر جس کی احتیاج شدید ہو -

ضمار : (Debt deemed uncollectible)

ایسا مال جو اصلاً قائم ہو مگر اس سے انتفاع کی امید باقی نہ رہی ہو جیسے مال منصوب ۔

ضمان : (To be responsible)

مال کی قیمت یا اسی جیسا مال ادا کرنا ۔ اگر کسی کے پاس کسی کی کوئی شے ضائع یا تلف ہو جائے تو اس کی قیمت یا اسی جیسی شے کی ادائیگی لازم ہونا ۔

(ط)

طافی : (Floating)

وہ مچھلی جو طبعی موت کے بعد پانی کی سطح پر آ جائے ۔

طلاق : (Divorce)

طلاق کے لفظی معنی چھوڑنے اور آزاد کر دینے کے ہیں ۔ اصطلاحی مفہوم میں مخصوص الفاظ کے ساتھ یا قاضی کے حکم کے ذریعہ قید نکاح اٹھا دینے کا نام طلاق ہے ۔ "البحرالرائق" میں ہے کہ مخصوص الفاظ کے ساتھ قید نکاح کو فی الفور یا بالنتیجہ اٹھا دینے کو طلاق کہتے ہیں ۔ بلحاظ کیفیت طلاق کی دو قسمیں ہیں :

(۱) طلاق سنت یا مسنون طلاق ۔

(۲) طلاق بدعی یا غیر مسنون طلاق ۔

بلحاظ تاثیر طلاق کی تین قسمیں ہیں :

(۱) طلاق رجعی ۔

(۲) طلاق بائن صغریٰ ۔

(۳) طلاق بائن کبریٰ یا مغلظہ ۔

طلاق سنت : (Divorce in accordance with Sunnah)

جس طرح سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں طلاق کی تعلیم دی گئی ہے اس طرح طلاق دینے کو طلاق سنت کہتے ہیں ۔

حنفی فقہاء کے یہاں طلاق کی دو قسمیں ہیں ۔

طلاق احسن : (Talaque Ahsan)

شوہر کا اس بیوی کو جس کو اس نے ابھی تک کوئی طلاق نہ

دی ہو ، اس کی پاکی کے زمانے میں ایک رجعی طلاق دینا اور عدت گزرنے کا انتظار کرنا -

طلاق حسن : (Talaque Hasan)

شوہر کا اپنی بیوی کو ہر پاکی کے زمانہ میں ایک ایک طلاق دے کر تین پاکی کے زمانوں میں تین طلاقیں پوری کرنا -

طلاق بدی : (Talaque Bid'i)

(یا طلاق بدعت) اس کو غیر مسنون طلاق بھی کہتے ہیں - طلاق کا اس طرح دینا موجب گناہ ہے - طلاق بدعی کی دو قسمیں ہیں :

(۱) باعتبار وقت -

(۲) باعتبار تعداد -

باعتبار وقت :

اگر ایسے وقت میں رجعی طلاق دی جائے جس وقت کہ عورت کو حیض آ رہا ہو تو ایسی طلاق ، بدعی طلاق کہلائے گی، ایسی صورت میں مرد کو چاہیے کہ وہ رجوع کرے -

باعتبار عدد :

ایک طہر میں ایک طلاق دینے کی بجائے ایک ہی طہر میں بیک وقت دو یا تین طلاقیں دینا بدعی طلاق کی تعریف میں داخل ہے - خواہ طلاق ایک ہی کلمہ سے ہو یا متفرق کلمات سے ، مثلاً کسی شوہر کا اپنی بیوی کو یہ کہہ دینا کہ تجھے تین طلاق ، یا یہ کہے کہ تجھے طلاق ، طلاق ، طلاق -

طلاق بلحاظ تاثیر :

طلاق رجعی : (Revocable Divorce)

طلاق رجعی سے ایسی طلاق مراد ہے ، جس میں انقضائے عدت

کے بعد فرقت واقع ہوتی ہے اور دوران عدت مرد کو اپنی زوجہ سے بلا تجدید نکاح رجوع کرنے کا حق ہوتا ہے -

طلاق بائن صغریٰ : (Talaque Bain Sughra)

طلاق بائن صغریٰ سے ایسی طلاق مراد ہے جس کے نتیجہ میں فوری طور پر بدون انقضائے عدت فرقت واقع ہو جاتی ہے اور مرد و عورت کے مابین رشتہ زوجیت منقطع ہو جاتا ہے - شوہر اپنی بیوی سے دوران عدت رجوع نہیں کر سکتا ، البتہ عدت کے بعد اگر فریقین باہم راضی ہوں تو از سر نو نکاح کر سکتے ہیں -

طلاق بائن کبریٰ یا مغلظہ : (Talaque Bain Kubra)

طلاق بائن کبریٰ یا طلاق مغلظہ سے ایسی طلاق مراد ہے جس کے نتیجہ میں مرد اس عورت سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا تا وقتیکہ اس کی مطلقہ بیوی کسی دوسرے سے نکاح کر کے اس سے مجامعت کے بعد طلاق حاصل نہ کر لے یا وہ مرد فوت نہ ہو جائے -

جمہور فقہاء کے نزدیک طلاق بائن کبریٰ یا مغلظہ اس وقت واقع ہوتی ہے جب کہ مرد اپنی بیوی کو یک وقت یا متفرق وقت میں بلفظ واحد یا متفرق کلمات سے تین طلاق دے دے -

طلاق مکرہ : (Divorce under duress)

اکراہ کے معنی جبر کے ہیں ، اگر کسی شخص کو مجبور کر کے اس سے اس کی بیوی کو طلاق دلوائی جائے تو یہ طلاق مکرہ ہے - حنفی فقہاء کے نزدیک طلاق مکرہ واقع ہو جاتی ہے لیکن ائمہ ثلاثہ کے نزدیک طلاق مکرہ واقع نہیں ہوتی -

طلب التقریر والا شہاد: (Assertion of a pre-emptor's claim in the presence of two witnesses)

شفیع کا دو گواہوں کی موجودگی میں بائع اور مشتری کے سامنے اپنے حق شفعہ کا اظہار -

(المجلہ : ۱۰۳۰)

طلب الخصومہ والتملک : (Assertion of a claim of pre-emption in a law court)

عدالت میں شفعہ کا دعوٰی دائر کرنا ۔

(المجلہ : ۱۰۳۰)

قاضی کی عدالت میں یہ دعوی دائر کرنا کہ فلاں آدمی نے یہ زمین یا مکان فروخت کیا ہے اور میں شفعہ کرنے کا شرعاً حقدار ہوں ۔ اس لیے میرے حق میں فیصلہ کیا جائے ۔ اس طلب کو طلب خصومت کہتے ہیں ۔

(پی ایل ڈی ۸۱/۱-۱-۳۰۱)

طلب المُوَاثبہ : (First claim of pre-emption)

شفیع کے لیے لازم ہے کہ جس مجلس میں جائداد زیر شفعہ کے فروخت ہونے کا ذکر سنے اسی وقت حق شفعہ کا مطالبہ کر دے ، یعنی یہ کہہ دے کہ اس جائداد میں میں شفیع ہوں یا میں حق شفعہ کے تحت اسے لینا چاہتا ہوں ، اس مطالبہ کو "طلب المواثبہ" کہتے ہیں ۔

(المجلہ ۱۰۲۹)

طلب مواثبت کا یہ مطلب ہے کہ جس وقت اسے بیع کا علم ہو بلاتوقف وہ یہ اعلان کرے کہ میں اس کے خلاف شفعہ کروں گا ۔ امام صاحب کے نزدیک جس مجلس میں اس کو بیع کا علم ہو اس مجلس کے برخاست ہونے سے پہلے وہ اعلان کر سکتا ہے اور اگر اس نے اختتام مجلس تک طلب مواثبت نہیں کی تو یہ سمجھا جائے گا کہ اس نے اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا اور وہ شفعہ کے حق میں دستبردار ہو گیا ہے ، اس کے بعد اگر وہ طلب مواثبت کرے گا تو وہ قابل قبول نہ ہوگی ، بعض احناف کی یہ رائے ہے کہ جس وقت اسے بیع کا علم ہو بلاتوقف وہ شفعہ کا مطالبہ کر دے لیکن صحیح اور احسن قول یہ ہے کہ مجلس کے اختتام سے قبل اسے اس بارے میں اپنے فیصلے کا اعلان کرنا چاہیے ، کیونکہ اس سلسلہ

میں اسے کئی پہلوؤں پر غور و تدبر کی ضرورت ہوتی ہے، مثلاً جس قیمت پر بائع نے مشتری کو اپنی جائداد فروخت کی ہے، کیا یہ قیمت اس کے لیے قابل قبول ہے؟ نیز یہ بھی اسے سوچنا ہوتا ہے کہ یہ نیا مشتری جس نے یہ جائداد خریدی ہے، کیا اس کی شراکت یا اس کی ہمسائیگی اس کے لیے قابل قبول ہے، ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا نیا آدمی اس جائداد کو خریدے جس کی شراکت اور ہمسائیگی اس کے لیے قابل اعتراض نہ ہو۔ ان امور پر سوچنے کے لیے اس کو اتنی مہلت ضرور ملنی چاہیے کہ وہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکے اور اختتام مجلس تک اسے کافی وقت مل جاتا ہے۔

(۱) ابن شبرمہ، البطی، اوزاعی، عنبری اور دیگر ائمہ فقہ امام ابوحنیفہؒ کے ہمنوا ہیں، ان کے علاوہ امام احمد اور امام شافعیؒ کا بھی ایک قول امام صاحب کے قول سے متفق ہے۔

(۲) امام مالک کے نزدیک ایک سال گزرنے سے اس کا حق شفعہ ساقط ہو جاتا ہے۔

(۳) امام شافعی کا ایک قول یہ ہے کہ طلب مواثبت کے لیے تین دن کی مہلت دی جائے گی۔

(۴) امام احمد کا ایک قول یہ ہے کہ تاخیر سے شفعہ ساقط نہیں ہوتا، جب تک کوئی ایسی علامت نہ پائی جائے جو شفیع کی رضامندی پر دلالت کرے، جیسے وہ زبانی کہہ دے کہ میں شفعہ کے حق سے دستبردار ہوتا ہوں یا اپنے حصہ کی تقسیم کا مطالبہ کر دے، وغیرہ۔

(پی، ایل، ڈی ۸۶/۱-۳۹۸)

(ظ)

ظاہر المذہب : (Manifest opinion of Hanafi school of thought)

حنفی فقہ کی ایسی رائے جو المبسوط ، الجامع الکبیر ، الجامع الصغیر اور السیر الکبیر میں مذکور ہو -

ظِئْر : (Wet-nurse)

مرضعہ ، دایہ -

ظِہار : (Comparing a man's wife with the back of a female with in prohibited degree of relationship)

شوہر کا بیوی کو دائمی حرمت والی کسی عورت یا اس کے کسی عضو سے تشبیہ دینا ، مثلاً یہ کہنا کہ تو میری ماں کی طرح ہے یا تیری کمر میری ماں کی طرح ہے - ظہار کا حکم قرآن کریم میں (سورۃ المجادلہ ۵۸) میں بیان ہوا ہے -

(ع)

عادت : (Usage)
جو عمل بار بار کے کرنے سے نفس میں مرتکز ہو جائے -
(ابن نجیم ۹۳)

عادی الارض : (Uncultivated land)
کہنہ زمین ، پرانی زمین -

عاریت : (Property lent for use)
کسی شخص کا کسی کو بلا معاوضہ کوئی مال برائے انتفاع دے دینا - یہ مال عاریت معار اور مستعار کہلاتا ہے -

عاشر : (Collector)
زکٰوۃ وصول کرنے والا -

عاقِد : (Contractor)
عقد کرنے والا شخص -

عاقدین : (The two contracting parties)
عقد کرنے والے ہر دو فریق -

عاقل : (Sane)
جس شخص میں ضروری امور کی واقفیت حاصل کرنے کی طبعی استعداد موجود ہو -

عاقلہ : (Clan responsible to pay blood wite for each of its members)
قاتل کے پدری رشتہ دار ، اہل خاندان -

عامل صدقہ : (Amil-e-Sadaquah)

زکٰوۃ کی وصولیابی اور اس کا انتظام کرنے والا ۔

عاہَۃ : (Calamity)

آفت ۔

عاہر : (Committing adultry)

زانی ۔

عَبادِلہ : (Abadilah)

صحابہ کرام میں تین مشہور فقہاء حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ ۔

عبارۃ النص : (Ibaratun Nas)

عبارت النص ایسے معنی کو کہا جاتا ہے جس کی جانب الفاظ نص خود ذہن کو لے جائیں اور شارع (قانون ساز : اللہ سبحانہ اور نبی کریم) کا بھی مقصد اس نص سے اس معنی کو سمجھانا ہو، کیونکہ قانون ساز جب کوئی نص بیان کرتا ہے تو وہ ایسے الفاظ اور عبارتوں کو اس طرح ترتیب دیتا ہے کہ جس شخص کو اس نص کا علم ہو وہ صرف اپنے علم سے اس منشاء کو معلوم کر لے جو اس نص میں قانون ساز کی مراد ہے ۔

عبث : (Frivolous)

ایسا فعل جس پر فائدہ مترتب نہ ہو ۔

عَتَہ : (Idiocy, Imbecility)

عقل میں خلل ۔ عقل میں ایسا فتور جس سے کلام میں ایسا خلل پیدا ہو جائے کہ کوئی بات سمجھ داری کی ہو اور کوئی ناسمجھی کی ۔

عِجز : (Incompetency)

عدم قدرت -

عدالت : (Adalat)

کسی شخص میں "خدا ترسی اور پارسائی" کی حالت پائے جانے کو عدالت کہا جاتا ہے اور جس شخص میں عدالت پائی جائے اسے عادل کہتے ہیں - فقہائے کرام نے ، کسی شخص میں خدا ترسی اور پارسائی موجود ہونے کے ، اپنے انداز اور اسلوب میں، معیارات بیان کیے ہیں ، جن میں اگرچہ بظاہر تعبیر کا فرق پایا جاتا ہے مگر سب کا مدعا ایک ہی ہے -

ابن الہمام فرماتے ہیں : "عدالت طبیعت میں راسخ ہو جانے والا ایک ملکہ اور ایک ایسی فطری حالت ہے جس کے تحت انسان تقویٰ اور مروت کی پابندی کرتا ہے - مروت کا مفہوم ان اخلاق کمزوریوں سے پاک ہونا ہے جن کو لوگ بالعموم معیوب سمجھتے ہیں -

(التحریر : ۳۱۴)

الماوردی فرماتے ہیں عدالت سے مراد یہ ہے کہ صادق القول امین "پاکدامن پرہیز گار" شبہات سے محفوظ ، خوشنودی اور خفگی میں (یکساں) قابلِ اطمینان اور اپنے ہم رتبہ لوگوں کی طرح مروت کو کام میں لانے والا ہو - جس شخص میں یہ خوبیاں پائی جائیں گی وہ شہادت دینے کا اہل ہوگا اور یہی صفات ہیں جن پر منصبِ حکومت پر فائز ہونا موقوف ہے اور جس میں کسی ایک صفت کی کمی ہوگی اس کی شہادت معتبر ہوگی نہ حکم (فیصلہ) نافذ ہوگا -

(الاحکام السلطانیہ)

عددی : (Countable)

وہ اشیاء جنہیں شمار کیا جاتا ہو -

(المجلہ : ۱۳۵)

عددیات متفاوتہ : (Things counted and of different price)

ایسی اشیاء جو گنی جاتی ہوں اور ان کی وحدتوں کے درمیان قیمت کا تفاوت ہو ، یہ اشیاء قیمتی ہوتی ہیں ۔

عددیات متقاربہ: (Things counted and of the same price)

ایسی گنی جانے والی مثلی اشیاء جن کے درمیان قیمت میں تفاوت نہ ہو ۔

(المجلہ : ۱۴۷)

عدل : (Adl)

عادل شخص ، وہ شخص جسے راہن اور مرتہن دونوں نے امانت دار قرار دے کر مال سپرد کر دیا ۔

(المجلہ : ۷۰۵)

عرایا : (Araya)

عریہ کی جمع ، کھجور کا پھل محتاجوں اور اہل ضرورت کے لیے چھوڑ دینا تا کہ عام لوگ اس سے لے کر اسے استعمال کر سکیں ۔

عرس : (Wedding)

دعوت ولیمہ - ع کے زیر کے ساتھ دلہن -

عرف : (Custom)

ایسا طریقہ جس پر لوگوں میں عمل جاری ہو اور وہ اپنے معاملات کے انجام دینے میں اسے بروئے کار لانے کے عادی ہوں -

عروس : (Newly wed)

شوہر اور بیوی نکاح کے تین دن تک عروس کہلاتے ہیں ۔ دلہا، دلہن ۔

عروض : (Merchandise)

عرض کی جمع ، سامان ، اسباب ، نقد ، حیوانات ، ناپ تول والی اشیاء ۔

(المجلہ : ۱۳۱)

عَزَب : (Bachelor)

وہ شخص جس کی بیوی نہ ہو -

عَزَبہ : (Unmarried)

وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو -

عَزْل : (Dissociation)

حمل سے بچنے کے لیے وقت انزال عورت سے جدا ہو جانا -

عَسْبُ الفَحل : (Asbul fahl)

نر جانور کے مادہ سے ملاپ کی اُجرت لینا -

عشر: (A kind of land tax, ushr)

زرعی پیداوار پر عائد ہونے والی زکٰوۃ -

العصْبۃ بنَفْسہ : (Asbah binafsihi)

اولاد میں یا باپ کے رشتہ داروں میں ایسے مذکر افراد جن کے میت سے تعلق میں کوئی عورت درمیان میں نہ آتی ہو -

العصْبۃ بغیرہ : (Asbah bighairihi)

وہ عورتیں جن کا میت کے ترکہ میں مقررہ حصہ نصف اور دو تہائی ہو - یعنی بیٹیاں ، بھتیجیاں اور بہنیں جو اپنی بہنوں کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہیں -

العَصْبۃُ مع غیرہ: (Asbah ma' ghairihi)

وہ عورت جو دوسری عورت کے ساتھ مل کر عصبہ بن جائے - جیسے بہن بیٹی کے ساتھ مل کر عصبہ بن جاتی ہے -

عصمت : (Protecting of life and Property)

تحفظ جان ، جان کی سلامتی کی قانونی ضمانت ، عصمت کی اساس

اسلام اور "امان" ہیں ۔ یعنی مسلمان اور ذمی "معصوم الدم" ہیں ۔ جن کے درمیان اور مسلمانوں کے درمیان صلح کا معاہدہ ہو یا کوئی غیر مسلم دارالاسلام میں امان لے کر داخل ہوا ہو ، غرض یہ سب افراد معصوم الدم ہیں ، یعنی ان کے جان و مال کو قانونی تحفظ حاصل ہے اور کسی طرح کی دست درازی قابل مواخذہ ہے ۔ چونکہ عصمت کی اساس اسلام اور امان ہیں اس لیے اس اساس کے زوال سے عصمت بھی ختم ہو جائے گی ، یعنی اگر مسلمان مرتد ہو جائے ، مستامن کی امان کی مدت ختم ہو جائے اور معاہد نقض عہد کا مرتکب ہو جائے ، تو ایسا شخص مہدر الدم ہو جائے گا ، عصمت جس طرح ارتداد سے اور امان کی مدت کے پورا ہو جانے سے جاتی رہتی ہے اسی طرح بعض حرام کے ارتکاب سے بھی عصمت ختم ہو جاتی ہے جو یہ ہیں :

محصن کا ارتکاب زنا ۔

قطع طریق (رہزنی) ۔

قتل عمد ۔

بغاوت ۔

(التشریع الجنائی الاسلامی ۳/۱۵-۱۶)

عقار : (Immovable Property)

فقہ اسلامی میں مال کی ایک تقسیم عقار اور منقول کی ہے ۔ عقار (غیر منقولہ جائداد) وہ ہے جس کی تحویل اور نقل نہ ہو سکے ۔ منقول وہ ہے جس کی نقل اور تحویل ہو سکے ، خواہ اس کی شکل و صورت تبدیل ہوکر نقل و تحویل کی جا سکے ، جیسا کہ زمین پر بنی ہوئی کوئی عمارت یا مکان ، اسی لیے فقہاء نے کہا کہ :

(عقار صرف زمین ہے) ۔

امام مالک کی رائے یہ ہے کہ زمین میں لگے ہوئے درخت اور زمین پر بنی ہوئی عمارت یا مکان بھی عقار میں داخل ہیں ۔ ان کے نزدیک منقولہ اشیاء وہ ہوں گی جن کو ان کی اصل صورت میں

منتقل کیا جا سکے ، جب کہ کسی بنے ہوئے مکان کو منتقل کرنے کی صورت یہی ہے کہ اسے توڑ کر اس کا ملبہ منتقل کیا جائے اور درخت بھی منتقل ہونے کی صورت میں لکڑیاں اور شہتیریں بن جائیں گے ، درخت باقی نہیں رہیں گے ۔ امام مالک کی یہ رائے جدید قانون مدنی کے مطابق ہے ۔

مال کے منقول اور غیر منقول (عقار) میں تقسیم کرنے کا فرق حسب ذیل صورتوں میں سامنے آتا ہے :

(۱) عقار کو حق شفعہ کے ذریعہ لیا جا سکتا ہے ، جب کہ منقولہ اشیاء پر حق شفعہ نہیں ہوتا ، ماسوا بعض فقہاء کی رائے کے اور ماسوا اس صورت کے کہ منقولہ اشیاء عقار کے تابع ہوں ، تو وہ بھی تبعاً شفعہ میں داخل ہو جائیں ۔

(۲) کسی قاصر شخص (Incapable person) کا وصی جب تک کوئی موزوں سبب وجوب نہ ہو ، مثلاً قرض ہو اور اس کی ادائیگی مطلوب ہو یا کوئی نا گزیر ضرورت ہو جس کا پورا کرنا مقصود ہو ، عقار کو فروخت نہیں کر سکتا ، جب کہ وصی ، قاصر شخص کی منقولہ اشیاء کو مصلحت کے تحت فروخت کر سکتا ہے ۔

(۳) عقار کا وقف بالاتفاق جائز ہے جب کہ منقولہ اشیاء کے وقف میں اختلاف ہے ۔ یہ امام ابو حنیفہ کا مسلک ہے جب کہ دیگر ائمہ کے نزدیک منقولہ اشیاء کا وقف بھی درست ہے اور امام محمد کا فتویٰ یہ ہے کہ جس شے کا وقف عرف کے مطابق ہو اس کا وقف درست ہے ۔

(۴) عقار کے فروخت شدہ ہونے کی صورت میں اس میں قبضہ سے پہلے بھی تصرف درست ہے جب کہ منقولہ اشیاء میں قبضہ سے پہلے تصرف صحیح نہیں ہے ۔ امام محمد کے نزدیک قبضہ سے قبل عقار میں بھی تصرف صحیح نہیں ہے ۔

(۵) اگر مقروض شخص کی املاک سے قرض داروں کے قرض کی ادائیگی کا عدالتی حکم جاری ہو تو اولاً اس کی منقولہ اشیاء فروخت کی جائیں گی اور بعد ازاں اس کی املاک عقار فروخت کی جائیں گی ۔ منقولہ اشیاء میں بھی پہلے ایسی چیزیں فروخت ہوں گی جو تلف ہو سکتی ہوں، پھر تجارتی سامان اور اس کے بعد دیگر منقولہ اشیاء۔

(٦) ارتفاق اور جوار کے حقوق منقولہ املاک کے ساتھ متعلق نہیں ہوتے - جب کہ عقار کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں -

(الملکیہ و نظریۃ العقد : ٦٥-٦٧)

عَقْد : (Contract)

عقدانسانی تصرفات کی ایک قسم ہے - ایجاب کا قبول کے ساتھ ایسے شرعی طریقے پر مربوط ہونا کہ اس کا اثر اس کے محل میں متحقق ہو جائے ، عقد کہلاتا ہے -

(المجلہ : ۱۰۳)

دراصل عقد بھی ایک تصرف ہے اور تصرف کا مفہوم ہے انسان کا بالارادہ کیا جانے والا ایسا عمل جس پر از روئے شریعت قانونی نتائج مترتب ہوتے ہوں ـ اس کی دو قسمیں ہیں :

(۱) فعلی -

(۲) قولی -

"فعلی تصرف" وہ ہے جس کا وجود عملاً قائم ہو اور زبانی اظہار کی احتیاج نہ ہو ، جیسے احراز مباحات ، غصب ، اتلاف ، فروخت کردہ شے کو خریدار کے سپرد کر دینا اور قرض (دَین) کا قبضہ میں لینا وغیرہ ۔

"قولی تصرف" کی دو قسمیں ہیں ۔ مشتمل بر عقد اور غیر مشتمل بر عقد ۔

عقدِ اجارتین : (Aqud-e-Igaratain)

وقف کی جائداد پرانی ہونے اور اس وقف کی تعمیر سے عاجز ہونے کی صورت میں وقف کا متولی کسی شخص سے یہ اتفاق کرے کہ وہ اس وقف کی تعمیر کے لیے مصارف ادا کردے اور معمولی قسم کی سالانہ ادائیگی پر خود اس وقف کی جگہ میں ہمیشہ رہتا رہے -

دراصل 'عقد اجارتین' اور 'عقد حَکر' ہر دو کی بنیاد طویل مدت کا ایسا اجارہ ہے جس میں مستاجر کو وقف جائداد کی قیمت کے قریب فوری قیمت ادا کر کے موقوف جائداد کا دائمی حق انتفاع حاصل ہو جاتا ہے اور ازاں بعد وہ مستاجر وقف کی حیثیت کو برقرار رکھنے کے لیے سالانہ ایک معمولی رقم ادا کرتا رہتا ہے -

عقدِ شرکت : (Contract of Partnership)

کسی اکتسابی عمل میں تعاون اور اس کے منافع کو دو یا زیادہ افراد کے درمیان تقسیم کر لینے کا نام شرکت ہے -

شرکت (شراکت) فی ذاتہ کبھی متعدد افراد کے درمیان ایسی ملکیت میں شرکت ہوتی ہے جو کسی طبعی سبب مثلاً (میراث) وغیرہ سے پیدا ہوئی ہو اور کبھی یہ شرکت مشتمل بر عقد ہوتی ہے کہ کئی افراد مل کر کسی عمل کی انجام دہی کا عہد کر لیتے ہیں ، اور مال اور عمل سے ایک دوسرے کی مدد کر کے اس کے نتائج میں شریک ہوتے ہیں -

(الفقہ الاسلامی : ف ۹ ۲۷/۱۱)

عقد فوری : (Prompt contract)

عقدِ فوری کی تنفیذ میں وقت کا عنصر موجود نہیں ہوتا بلکہ اس کی تنفیذ ایک ہی مرحلہ میں مکمل ہو جاتی ہے جیسے بیع ، صلح اور تقسیم -

عقدِ قسمت : (Contract for Partition)

قسمت (تقسیم) مشترک ملکیت کے مشترکہ حصوں کو علیٰحدہ کرنا اور ان میں ہر حصہ کو علیٰحدہ اور متعین کر دینا ، عقد قسمت یا تقسیم کہلاتا ہے -

قسمت (تقسیم) کے دو عنصر ہیں -

ہر حصہ کو جدا کرنا اور

تبادلہ اور بیع -

عقد مُستَمِر : (Aqud-e-mustamir)

جسے عقد وقتی بھی کہا جاتا ہے ، ایسا عقد ہے جس کی تنفیذ میں وقت ایک بنیادی عنصر ہوتا ہے ، مثلاً اجارہ اور اعارہ ، کیونکہ ان معاملات میں اس منفعت کا حصول جس پر عقد کیا جاتا ہے تدریجی اور مرحلہ وار ہوتا ہے ، اسی لیے فقہاء نے کہا ہے کہ اجارہ اور اعارہ وقت کے ساتھ ساتھ نو بہ نو وجود میں آنے والے عقود کے درجہ میں ہیں -

(الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید)

عقد موالات : (Aqud-e-muwalat)

یہ دو افراد کے درمیان ایسا عقد ہے جس میں ایک فریق کا کوئی نسبی وارث نہ ہو اور وہ دوسرے سے کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے یا میرا ولی ہے ، اگر میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہوگا اور اگر کوئی جرم کروں تو میری طرف سے دیت اور تاوان ادا کرے گا -

(الفقہ الاسلامی : ف ۲۷۹)

عقوبات : (Punishments)

عقوبۃ کی جمع ، سزائیں - اسلامی قانون میں سزائیں تین قسم کی ہیں - حدود ، قصاص و دیت اور تعزیرات -

عقوبات اصلیہ : (Original punishments)

وہ اصل سزائیں جو شریعت نے مقرر کی ہوں ، مثلاً قتلِ عمد میں قصاص -

عقوبات بدلیہ : (Substitute punishments)

ایسی سزائیں جو اصل سزاؤں کی جگہ لے لیں ، مثلاً قصاص کے ساقط ہو جانے کی صورت میں دیت -

عقوبات تَبعِیہ : (Subordinated punishments)

ایسی سزائیں جو تبعاً لازم آتی ہوں - جیسے قتل کی دو تبعی عقوبات ہیں - میراث سے محرومی اور وصیت سے محرومی - یعنی قاتل مقتول کی میراث سے محروم ہو جاتا ہے اور اگر مقتول نے قاتل کے حق میں کوئی وصیت کی ہو تو وہ نافذ نہیں ہوتی -

عقود اصلیہ : (Original contracts)

ہر وہ عقد جو اپنے وجود میں مستقل ہو اور وجود یا زوال میں بطور تبعیت کسی اور امر سے مربوط نہ ہو ، مثلاً بیع اجارہ ایداع اور اعارہ -

عقود امانت : (Uqood-e-Amanat)

وہ عقود جن میں تنفیذ کی صورت میں مقبوضہ مال قابض کے پاس اس کے مالک کے حساب میں امانت ہوتا ہے اور جب تک قابض کی تعدی یا کوتاہی کا دخل نہ ہو ، اس کے ضیاع اور نقصان کی صورت میں قابض مسئول نہیں ہوتا - یہ عقود یہ ہیں - ایداع ، اعارہ ، شرکۃ اور اس کی جملہ اقسام ، وکالت اور وصایت -

عقودِ تبعیہ : (Subordinated contracts)

عقد تبعی ایسا عقد ہوتا ہے جو کسی اور حق کے تابع ہو اور اپنے وجود اور زوال میں اس کے ساتھ اس طرح مربوط ہو جیسے فرع اصل سے مربوط ہوتی ہے ، جیسا کہ رہن اور کفالت -

عقود تبرعات : (Uqood-e-Tabarrua't)

وہ عقود ہیں جو عطاء کی اساس پر قائم ہوں یا فریقین میں سے ایک کی اعانت کی اساس پر قائم ہوں ۔ مثلاً ہبہ اور اعارہ ۔

عقود رضائی غیر شکلی : (Uqood-e-Rada'i)

یعنی وہ عقود جن کے لیے صرف فریقین کی رضا مندی کافی ہے ۔

عقود شکلیہ : (Uqood-e-Shaklia)

عقود شکلیہ : ایسے عقود جن کے انعقاد کے لیے ظاہری شکل اور ان مراسم کی ضرورت ہوتی ہے جنھیں شریعت لازم قرار دیتی ہے ۔ مثلاً عقد نکاح کہ اس کے انعقاد کے لیے بذریعہ شہادت اعلان شرط ہے ۔

عقود صحیحہ : (Sound contracts)

"صحیح عقود" یہ ایسے عقود ہیں جن کی اصل اور فرعی انواع میں تمام عام اور خاص شرعی شرائط موجود ہوں ۔ جیسے قابل قیمت مال کو معلوم اور متعین قیمت کے ساتھ فروخت کرنا خواہ اس کی ادائیگی بصورت نقد ہو یا ادھار اور جیسے متعین شے کا مقررہ مدت کے لیے اجرت پر دینا ۔

عقود ضمان : (Uqood-e-Daman)

وہ عقود جن میں بربنائے تنفیذ مال ایک کے قبضہ سے دوسرے شخص کے قبضہ میں منتقل ہو جاتا ہے اور قابض ضامن ہوتا ہے اور اس مال کا مسئول قرار پاتا ہے ۔ عقود ضمان یہ ہیں ، عقد بیع ، عقد قسمت (یعنی تقسیم) قصاص و دیت کے بدلے صلح ، مخارجہ ، قرض اور ان عقود سے کسی عقد کا اقالہ ۔ (یعنی اس عقد کا ختم کر دینا)

عقود عینیہ : (Uqood-e-Ainiyyah)

اسلامی شریعت میں عقد محض ایجاب و قبول سے مکمل ہو جاتا ہے اور اس کے احکام ثابت ہو جاتے ہیں ، مگر کچھ عقد ایسے

بھی ہیں جو اس وقت تک مکمل متصور نہیں ہوتے جب تک اس عین شے کو سپرد نہ کر دیا جائے جو موضوعِ عقد ہے اور ان میں صرف ایجاب اور قبول کافی نہیں ہوتا - ان عقود کو آج کل کی قانونی زبان میں "عقود عینیہ" کہا جاتا ہے ، یعنی ایسے عقود جن کے التزام کا پورا ہونا عین (اصل) شے کے سپرد کر دینے پر موقوف ہے -

یعنی جن کے مکمل ہونے کے لیے از روئے شریعت یہ ضروری ہے کہ وہ شے جس پر عقد ہوا ہے (معقود علیہ) سپرد کر دی جائے اور اس کی تنفیذ کے بعد یہ عقد مکمل ہو -

عقود فاسد : (Voidable contracts)

یعنی وہ عقود جن میں بعض فرعی پہلوؤں میں بعض متعلقہ شرائط مفقود ہوں - مثلاً کسی شے کو غیر متعین یا مجہول قیمت کے ساتھ فروخت کرنا یا متعین قیمت پر فروخت کرنا لیکن قیمت کی ادائیگی مؤجل ہو اور اجل (مدت) غیر متعین اور مجہول ہو اور اجارہ جس میں اجرت یا مدت کی جہالت موجود ہو -

عقودِ غیر عینیہ : (Uqood-e- ghair Ainiyyah)

یعنی وہ عقود جو صرف انعقاد سے مکمل ہو جاتے ہیں اور ان کا حکم جاری ہو جاتا ہے -

عقودِ غیر مساۃ : (Uqood-e-ghair musammat)

یعنی وہ عقود جن کا قانون نے نہ کوئی نام وضع کیا ہو اور نہ ان کے جدا گانہ احکام بیان کیے ہوں -

(الفقہ الاسلامی ف ۲٦۷)

عقود مستمرہ : (Uqood-e-mustamirrah)

یہ وہ عقود ہیں جن کے موضوع کے لحاظ سے ان کی تنفیذ زمانے کی مقررہ مدت تک جاری رہتی ہے - اس طرح کہ یہ زمانہ ان کی تنفیذ کا اساسی عنصر بن جائے - اسی لیے انھیں عقود زمنیہ بھی

کہا جاتا ہے - مثلاً اجارہ ، اعارہ ، شراکت اور وکالت - ان تمام عقود اور ان جیسے دیگر عقود میں مدت کا تعین لازمی ہے تاکہ اجارہ کے معاملہ میں ماجور شے سے اور اعارہ کے معاملہ میں عاریت پر دی گئی شے سے اس مدت کے اندر فائدہ اٹھایا جاسکے - یہ عقود اور اسی طرح شراکت اور وکالت عقد کی تنفیذ کے وقت ہی سے شروع ہو جاتے ہیں اور اس مدت میں مسلسل جاری رہتے ہیں -

دور جدید میں اخبارات اور رسائل کے عقد اشتراک قانون کی نظر میں اسی قبیل سے شمار کیے جاتے ہیں - اسی طرح ہوٹل میں ، طعام گاہ میں یا ہسپتال میں روزانہ تیار شدہ کھانے کی فراہمی کا معاہدہ ہے -

عقود مسمّاة : (Uqood-e-musammat)

یعنی وہ عقود جن کو قانون نے کوئی خاص نام دیا ہو اور اس کے جداگانہ احکام بیان کیے ہوں (۱) ان عقود کو "عقود معینہ" بھی کہا جاتا ہے - کتب فقہ میں مشہور اساسی عقود مسماۃ کی تعداد پچیس بیان ہوئی ہے ، جن میں سے "مجلۃ الاحکام العدلیہ" نے اٹھارہ بیان کیے ہیں -

۱ - بیع	۲ - اجارہ
۳ - کفالت	۴ - حوالہ
۵ - رہن	٦ - بیع و شراء
۷ - ایداع	۸ - اعارہ
۹ - ہبہ	۱۰ - قسمت
۱۱ - مضاربت	۱۲ - مزارعت
۱۳ - مساقات	۱۴ - وکالت
۱۵ - صلح	۱٦ - تحکیم

۱۷ - مخارجہ	۱۸ - قرض
۱۹ - عُمریٰ	۲۰ - موالاۃ
۲۱ - اقالہ	۲۲ - نکاح
۲۳ - وصیت	۲۴ - ایصاء

المجلہ میں ان میں سے پہلے سترہ اور عقد اقالہ کا بیان ہوا ہے اور المجلۃ نے مخارجہ اور قرض کو نظر انداز کر دیا ہے - درانحالیکہ یہ ایسے معاملات کے حامل عقود ہیں جو المجلہ کا موضوع ہیں - البتہ باقی پانچ عقود کو المجلہ کا ترک کر دینا درست ہے کہ ان کا تعلق احوال شخصیہ (Personal law) سے ہے -
(الفقہ الاسلامی ف ۱۶۸)

عقود مشروعہ : (Lawful Contracts)

یعنی وہ عقود جن کی شریعت نے اجازت دی ہو اور انہیں جائز قرار دیا ہو ، مثلاً قیمت کے حامل مال کی فروخت رہن اور ہبہ -

عقود المُعاوضات : (Uqood ul Muawadat)

وہ عقود ہیں جو عاقدین کے درمیان دونوں پر مختلف فرائض عائد کرنے کی اساس پر قائم ہوں اور فریقین میں سے ہر ایک کچھ لے اور اس کے بالمقابل کچھ ادا کرے ، مثلاً بیع اور اجارہ اور مال کے بدلے مال پر صلح -

عقود ممنوعہ : (Illegal contracts)

وہ عقود جن سے شریعت نے منع کیا ہے اور انہیں نا جائز قرار دیا ہے ، جیسے جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی فروخت ، اور بیع الملاقیح والمضامین (۱) اور بیع کے وہ طریقے جو جاہلیت میں متعارف تھے مگر اسلام نے ان سے منع کیا اور جیسے قاصر شخص کے مال میں ہبہ کرنا ، کسی ایسی برائی کے کام کا عقد کرنا جو آداب عامہ اور عام نظام کے خلاف ہو ، جیسے کسی

جرم کے ارتکاب پر اجارہ کرنا کہ یہ سب عقود شرعاً ممنوع ہیں -

کسی عقد کے نا جائز اور غیر مشروع (Illegal) ہونے کا یہ نتیجہ مترتب ہوگا کہ وہ عقد باطل (Void) اور غیر منعقد متصور ہوگا ، کیونکہ اس میں انعقاد کی شرائط میں سے ایک شرط مفقود ہے -

عقودِ منجزہ : (Uqood-e-munajjazah)

یعنی فوری عقود یہ وہ عقود ہیں جن کی تنفیذ کے لیے کسی ایسی طویل مدت اور مسلسل زمانے کی ضرورت نہیں ہے، جس میں یہ عقود مسلسل جاری رہیں - بلکہ ان عقود کی تنفیذ فوراً اور اسی وقت ہو جاتی ہے جب عاقدین اس عقد کو اختیار کرتے ہیں ، مثلاً بیع (اگرچہ اس میں قیمت کی ادائیگی بعد میں طے کی گئی ہو) اور صلح ، قرض اور ہبہ - ان عقود کی تنفیذ ہر عاقد کے اس شے کو وصول کرتے ہی ہو جاتی ہے جو اسے عقد کی رو سے ہونی چاہیے اور اس کے ساتھ ہی تمام التزامات لازم ہو جاتے ہیں -

عقود موقوفہ : (Uqood-e-mauqoofah)

یہ وہ عقود ہیں جن میں حق عاقدین کے علاوہ دوسرے اشخاص تک بھی تجاوز کرے اور جس کی بنا پر اس عقد کا انعقاد اس غیر شخص کے ارادہ اور اجازت پر موقوف ہو جائے - جیسے عقد فضولی یا اس عقد میں کوئی اور مانع ہو جس کی بنا پر اس کا نفاذ ممنوع ہو جائے جیسے اکراہ -

عقود نافذہ : (Operative contracts)

یعنی وہ عقود جو کسی غیر کے حق سے خالی ہوں اور ان کا انعقاد غیر عاقدین کا ارادے پر موقوف نہ ہو اور ان کی تنفیذ میں کوئی مانع موجود نہ ہو -

علّت : (Cause)

علت سبب کی بہ نسبت خاص ہے ۔ اس کی تعریف یہ ہے ، وہ سببِ ظاہر اور مناسب جس پر شارع اپنے حکم کو مبنی قرار دے ۔

عُمریٰ : (Donation of life)

"عمریٰ" ہبہ کی ایک قسم ہے ، یعنی اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں نے یہ شے یا گھر تمھیں تمام عمر کے لیے دیا ، یہ شے تیرے لیے عمریٰ ہے ، تو وہ شے اس شخص کے لیے ساری عمر کے لیے ہوجائے گی اور جب وہ مر جائے گا تو کہنے والے کو واپس مل جائے گی ۔

اس طرح کے کلمات کہنے والے کو معمر اور جس سے کہا ہے اسے "معمرلہ" کہا جاتا ہے ۔

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے "معمرلہ" کے مرنے کے بعد اس سے عمریٰ کے واپس لینے کو مکروہ اور باطل قرار دیا کہ عمریٰ میں دائمی ملکیت مُعَمَّرلہ کو حاصل ہو جاتی ہے اور وہ شے اس کے مرنے کے بعد اس کے وارثوں کی ہو جائے گی ۔
(الفقہ الاسلامی ف ۹۷۲)

عیب : (Defect)

فروخت شدہ شے میں ایسا کوئی وصف ہونا جس سے تاجروں اور اس چیز کے جاننے والوں کی نظر میں اس کی قیمت کم ہوجائے عیب کہلاتا ہے ۔

عیب قدیم : (old defect)

ایساعیب جو مبیع میں بائع کے پاس ہوتے ہوئے پایا جاتا ہو ۔

عَین : (Corporeal thing)

لفظ عین کا اس چیز پر اطلاق ہوتا ہے جس کا کوئی مستقل

حسی وجود ہو اور جو خالی جگہ گھیرتی ہو ، یعنی کوئی بھی جسم رکھنے والی چیز ۔ اس تعریف کے لحاظ سے عین مال کی بہ نسبت عام اور شے کی بہ نسبت خاص ہے ۔ غرض کوئی ایسی متعین شے جس پر معاملہ کیا جا رہا ہو عین کہلاتی ہے ۔ جیسے مکان ، گھوڑا وغیرہ ۔ اس کی جمع اعیان ہے ۔

عینِ ماجور : (A thing hired)

نفع حاصل کرنا جس شے کا موضوع ہو اس کو عین ماجور کہا جاتا ہے ۔

(المجلہ : ۴۲۱)

عینِ مستاجر : (Ain-e-mustajar)

مستاجر کو عین مستاجر کہا جاتا ہے ۔

(المجلہ : ۴۲۱)

(غ)

غاصب : (Usurper)

غصب کرنے والا ۔

غبن : (Fraud)

نقصان ، دھوکہ ، بائع کا کسی شے کی قیمت بازار کے مروجہ نرخوں سے زائد وصول کر لینا ۔

غبنِ فاحش : (Excessive fraud)

یہ ہے کہ شے کی قیمت بازار کے مروجہ نرخوں کی حدود سے تجاوز کر جائے ۔ مثلاً کوئی شے جو دس روپے میں فروخت کی گئی ہو اسے بعض جاننے والے آٹھ کی قرار دیں اور بعض نو (۹) کی یا سات کی بتلائیں ، یعنی اس شے کی قیمت کا علم رکھنے والوں میں سے کوئی بھی اس کی قیمت دس نہ قرار دے۔ اس طرح دس کے درمیان اور جاننے والے لوگوں کے بتائے ہوئے زیادہ سے زیادہ اندازے کے درمیان جو تفاوت ہے وہ غبن فاحش کہلائے گا ۔ المجلہ نے غبن فاحش کا اندازہ بھی متعین کیا ہے ۔

(المجلہ : ۵۱۶)

غبن یَسِیْر : (Ghabn-e -yaseer)

"غبنِ یسیر" یہ ہے کہ قیمتوں میں تفاوت لوگوں کے درمیان نرخ کی مقررہ شرح سے تجاوز نہ کرے ۔ مثلاً کوئی شے دس دینار میں فروخت کی گئی اور اس شے کو اگر جاننے والوں کو دکھلایا جائے تو ان میں سے کچھ دس دینار قیمت لگائیں اور کچھ نو (۹) ۔ ایک دینار جس میں اختلاف ہے اسے غبن یسیر کہیں گے کیونکہ

یہ فقہاء کے قول کے مطابق قیمت لگانے والوں کی قیمت کے اندازے میں داخل ہے -

غرر : (Risk)

دیکھیے : بیع غرر -

غصب : (Take illegal possession)

کسی کے مال پر بغیر اجازت مالک قبضہ کر لینا اور اسے لے لینا غصب ہے جو لیتا ہے وہ "غاصب" ہے - مال منصوب اسی شخص کو جس کا مال ہے اسی صورت میں واپس کرنا لازم ہے - اگر واپس نہیں کیا اور وہ یا اس کا کچھ حصہ ضائع ہو گیا تو غاصب پر ضمان لازم آئے گا -

(المجلہ : ۸۸۱-۸۹۱)

غلطی : (Mistake, curse)

"غلطی" (۲) ایسا وہم ہے جس کی بنا پر عقد کرنے والا کسی غیر واقعی امر کو واقعی تصور کر لے اور اس بنا پر وہ عقد کر لے یعنی اگر اس کو یہ وہم نہ ہوتا تو وہ یہ معاملہ نہ کرتا -

(الفقہ الاسلامی ف ۱۹۱)

غیر معصوم الدم : (Not protected by the laws of vendetta)

وہ شخص جس کی جان لینا از روئے شریعت لازم ہو گیا ہو یا اس کی جان لینا مباح قرار پایا ہو -

غیر منقول : (Immovable property)

مکان ، جائداد -

غیر مہدو الدم : (Protected by the law of vendetta)

دیکھیے : معصوم الدم -

(ف)

فاحش : (Excessive)

بہت زیادہ ۔

فاحشہ : (Whoredom, fornication)

برائی ، گناہ ۔

فار بالموت : (One who divorces his wife in his death bed)

مرض الموت میں بیوی کو تین طلاقیں دینے والا شوہر ، تا کہ بیوی اس کے مال کی وارث نہ بن سکے ۔

فاسق : (A person not meeting the legal requirements of righteousness)

مرتکب کبائر اور صغائر پر اصرار کرنے والا ۔

فتویٰ : (Formal legal opinion)

علم شریعت سے آگاہ شخص کی ایسی رائے جو اس نے اصول شریعت کی روشنی میں شرعی دلائل کے تحت اختیار کی ہو ۔

فحشاء : (Whoredom)

ایسی برائی جس سے طبیعت سلیمہ اباء کرے ۔

فرائض : (Shares of heirs specified by shariah)

فریضہ کی جمع ، وارثوں کے وہ حصے جو شریعت نے مقرر کر دیے ہیں ۔

فراست : (Knowledge of human nature)
ظاہری امور سے مخفی امور پر استدلال کرنا ۔

فِراش : (Legally married wife)
منکوحہ عورت ، جس سے بچہ کا نسب ثابت ہوتا ہے ۔

فساد : (Fasad)
جو اپنی اصل کے اعتبار سے صحیح ہو لیکن اپنے وصف کے اعتبار سے صحیح نہ ہو ۔

فَسْخ : (Revocation)
"فسخ" کے معنی "عقد کے بندھن" کے کھل جانے کے ہیں ۔ (الاشباہ ، احکام الفسوخ)

فضولی : (Uncommissioned Agent)
وہ ہے جو کسی دوسرے شخص کے حقوق میں بغیر شرعی اور قانونی تفویض کے کسی طرح کا قولی تصرف کرے ۔

فقہ : (Islamic Jurisprudence)
فہم، ادراک، احکام شرعیہ کا ان کے تفصیلی دلائل کے ساتھ علم۔

فقہائے سبعہ : (Seven renown jurist companions of the Holy Prophet)
مدینہ منورہ کے سات مشہور فقہاء۔

فقیر : (Faqueer)
ضرورت مند ، جو نصاب زکٰوۃ سے کم مال کا مالک ہو ۔

فقیہ : (Jurist)
علم فقہ کا جاننے والا ۔

فئے : (Fai)
خراج اور جزیہ کی صورت میں غیر مسلموں سے حاصل ہونے والا مال ۔

(ق)

قابلہ : (Wet nurse)

دایہ -

قاتِل : (Murderer)

قتل کرنے والا -

قاذِف : (Slanderer)

زنا کی تہمت لگانے والا -

قاضی : (Judge)

فیصلہ کرنے والا ، عدالت -

قاضی القضاۃ : (Chief Justice)

چیف جسٹس -

قُبول : (Acceptance)

معاملہ کرنے والے فریقوں میں سے کسی کا کلام جو پہلے کے ایجاب کے جواب میں اختیار تصرف پیدا کرنے کے لیے صادر ہوا ہے ، اس کے صادر ہوتے ہی معاملہ مکمل ہو جاتا ہے -

قَتل : (Murder)

کسی شخص کا دوسرے شخص پر کوئی ایسا فعل کرنا جس سے اس کی جان نکل جائے -

(التشریع الجنائی : ۲/٦)

قتل بالمثقل : (To kill someone with some heavy thing)

وزنی یا بھاری چیز مثلاً موٹی لکڑی یا پتھر سے کسی کو مار ڈالنا۔ امام مالک کے نزدیک اگر بطور زیادتی (اعتداء) کوئی شخص کسی کو وزنی شے مار دے تو یہ قتل عمد متصور ہوگا، خواہ اس طرح وزنی شے مارنے سے بالعموم کوئی شخص مر جاتا ہو یا نہ مرتا ہو۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایسی وزن دار چیز جس سے بالعموم آدمی مر جاتا ہو، جیسے کندہ، پتھر، لوہے کا سریا اور عملاً موت واقع بھی ہو جائے تو قتل عمد ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک وزنی اور بھاری چیز سے مار ڈالنا قتلِ شبہ عمد ہے۔

(التشریع الجنائی : ۲/۶۵-۶۶)

قتل بالمحدد : (To kill some one with a sharpened instrument)

دھار دار آلہ سے قتل کرنا۔

دیکھیے : محدد۔

قتل خطاء : (Accidental Homicide)

قتل خطاء کی دو قسمیں ہیں :

(۱) قتل خطاء محض۔

(۲) قتل فی معنی القتل الخطاء۔

قتلِ خطاء محض یہ ہے کہ جانی (مجرم) نے فعل کا ارادہ کیا ہو لیکن آدمی مارنے کا ارادہ نہ ہو بلکہ اس کے فعل یا گمان کی غلطی کی بنا پر مجنی علیہ مر جائے۔ خطاء فی الفعل کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص کسی شکار پر تیر چلائے اور وہ کسی انسان کو لگ جائے اور فاعل کے گمان کی خطاء کی مثال یہ ہے کہ جانی کسی شے کو جانور سمجھ کر مارے، بعد میں معلوم ہو کہ وہ انسان

ہے - "قتل فی معنی القتل الخطاء" یہ ہے کہ جانی ایسے فعل کا ارتکاب کرے جس میں نہ فعل کا قصد ہو اور نہ اس شخص کا (جس کی موت واقع ہوئی ہے) ، یعنی جانی نہ تو مجنی علیہ کے مار ڈالنے کا ارادہ رکھتا ہو اور نہ اس فعل کا ارادہ رکھتا ہو جو مجنی علیہ کی موت کا سبب بن گیا ہے - قتل خطاء کی یہ صورت کبھی تو جانی سے براہ راست (مباشرۃً) ظاہر ہوتی ہے ، جیسے جانی سویا ہوا ہو اور سونے کی حالت میں کسی پر پلٹ جائے اور وہ مر جائے یا کسی سبب کے ذریعہ ، جیسے جانی نے کوئی گڑھا کھودا ہو اور کوئی اس میں گر کر مر گیا ہو -

(التشریع الجنائی : ۲/۱۰۴)

قتل عمد : (Willful murder)

بالارادہ قتل ، جانی (مجرم) کا بالارادہ اور قصداً ایسا فعل کرنا جس سے اس شخص کی جان نکل جائے جس پر وہ فعل واقع ہوا ہے - قتل عمد کی ایک تعریف یہ ہے کہ مجنی علیہ کے مار ڈالنے کے ارادہ سے ایسا فعل کرنا جس سے اس کی جان نکل جائے - یعنی قاتل کو قاتل متعمد قرار دینے کے لیے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ اس نے اس فعل کا ارادہ کیا ہے جس سے مجنی علیہ کی جان نکل گئی ، بلکہ ضروری ہے کہ وہ مجنی علیہ کو مارنے کا بھی ارادہ کرے - اگر اس کا صرف اعتداء (زیادتی) کا ارادہ ہو تو فعل قتل عمد نہیں بنے گا - اگرچہ مجنی علیہ کی موت بھی واقع ہو جائے ، بلکہ یہ "شبہ عمد" کہلائے گا - قتل عمد کی سزا قصاص ہے ، الایہ کہ مجنی علیہ کے ورثاء جانی (مجرم) کو معاف کر دیں - معاف معاوضہ لے کر بھی ہو سکتی ہے اور بلامعاوضہ بھی درست ہے -

(التشریع الجنائی : ۲/۱۰)

قدیم : (Ancient, Antique)

جس کی ابتداء جاننے والا کوئی نہ مل سکے -

(المجلہ : ۱۲۶)

قذف : (Defamation, Slander)

تہمت زنا ، کسی محصن (پاک دامن شخص) پر صراحتاً یا دلالتاً زنا کی تہمت لگانا ، اس جرم کے سلسلے میں قانونی اساس سورۃالنور کی آیت ۴ ہے -

اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف نہیں ہے کہ جو قذف موجب حد ہے اس سے مراد زنا کاری کا الزام لگانا ہے اور نسب کا انکار کرنا ہے - اس کے سوا جتنے دوسرے الزامات ہیں وہ حد قذف کے موجب نہیں ہیں ، ان کے لیے تعزیرات میں سے کوئی سزا ہو سکتی ہے -

قاذف کی حد اسی کوڑے ہیں - قرآن مجید کے الفاظ ہیں :

"ثمانین جلدۃ" اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ یہ صاف طور پر کتاب اللہ سے ثابت ہے - اس پر اجماع بھی منعقد ہو چکا ہے - لہٰذا اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی - کوڑوں کے علاوہ مزید سزا یہ بھی ہے کہ قذف کے سزا یافتہ کی شہادت بھی قبول نہ ہوگی -"ولا تقبلوالھم شہادۃً ابداً" اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو - نیز حدیث میں آتا ہے "مسلمان ایک دوسرے پر شہادت کے سلسلے میں عادل ہیں مگر وہ شخص جسے حد قذف کی سزا ملی ہو"۔

اگر مقذوف قاذف کو معاف کر دے تو امام ابو حنیفہؒ اور بعض دوسرے فقہاء یہ کہتے ہیں کہ معافی درست نہیں ہے لہٰذا حد ساقط نہ ہوگی ، خواہ اس جرم کی اطلاع حاکم کو ملی ہو یا نہ ملی ہو - بعض فقہاء کہتے ہیں کہ اگر جرم کی اطلاع حاکم تک پہنچ گئی ہو تو معافی جائز نہیں ہے اور اگر اطلاع نہ ملی ہو تو معافی جائز ہے - اس سلسلہ میں امام مالکؒ کے اقوال مختلف ہیں - کبھی تو وہ امام شافعیؒ سے اتفاق کرتے ہیں اور کبھی وہ معافی کے جواز کو اختیار کرکے اسے مؤثر سمجھتے ہیں جب کہ معاملہ حاکم تک نہ پہنچا ہو اور کبھی وہ کہتے ہیں کہ

حاکم تک اطلاع پہنچ جانے کے بعد بھی ایسی صورت میں عفو جائز ہوگا جب کہ مقذوف خود اپنی پردہ پوشی کے لیے معافی قبول کر لینے کی خواہش ظاہر کرے۔ یہی آخری رائے ان کی مشہور رائے ہے۔

عفو کے جواز و عدم جواز کے معاملہ میں اختلاف کا مرجع دراصل یہ سوال ہے کہ قذف کی حیثیت کیا ہے؟ جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا حق ہے ان کا خیال یہ ہے کہ زنا کی طرح اس جرم کی معافی بھی جائز نہ ہوگی اور جن فقہاء نے اسے انسانوں کا حق سمجھا ہے وہ معافی کو جائز سمجھتے ہیں اور جن کی رائے میں یہ دونوں کا حق ہے اور اللہ کا حق غالب ہے وہ کہتے ہیں کہ جب معاملہ حاکم تک پہنچ گیا ہو تو معافی نہیں ہو سکتی اور جو اس میں انسانوں کے حق کو غالب سمجھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ حاکم تک پہنچ جانے کے بعد بھی معافی ہو سکتی ہے۔ مقذوف اگر قاذف کے الزام کی صداقت تسلیم کر لے تو حد ساقط ہو جائے گی۔

(التعزیر فی الشریعۃ الاسلامیۃ)

قرآن : (Quran)

قرآن کریم اللہ سبحانہ کی جانب سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی کتاب ہے۔ جو مکمل مصحف پر مشتمل ہے اور جس کی ابتداء سورہ فاتحہ سے ہوئی اور اختتام سورۃ الناس پر ہوتا ہے۔

قرآن کریم بذریعہ کتاب اور بذریعہ قرأت ہم تک تواتر کے ساتھ پہنچا ہے اور اس تواتر و تسلسل سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس کی ہم تک نقل اور پہنچ قطعی اور یقینی ہے اور اس لیے قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم تک بعینہ اسی صورت میں پہنچا ہے جس طرح کہ وہ آپ پر نازل ہوا اس لیے کہ قرآن کریم آپ سے ہم تک بذریعہ کتابت اور بذریعہ قرأت تواتر اور تسلسل کے ساتھ پہنچا ہے۔ اس تواتر سے قطعیت اور یقین کا

ثبوت ملتا ہے - کاتبین وحی کی ایک جماعت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر قرآن کریم تحریر فرمایا اور کثیر صحابہ نے قرآن کریم حفظ کیا ، اس قدر کثیر افراد کا جھوٹ پر اتفاق کر لینا ممکن نہیں ہے ، صحابہ کرام کی اس کثیر جماعت سے پھر دوسری کثیر جماعت نے قرآن کریم اس طرح نقل کیا کہ ممالک کی کثرت ، فاصلوں کی زیادتی اور اختلاف اقوام و ملل کے باوجود قرآن کے کسی حرف اور لفظ تک میں کوئی اختلاف نہیں ہوا -

قرض : (Loan)

کسی شخص کا دوسرے شخص سے کوئی مثلی مال ، مثلاً نقود (زر نقد) تیل اناج اس شرط پر لینا کہ وہ اس کے مثل اسے واپس کر دے گا-

اس عقد میں مال دینے والے کو "مقرض" لینے والے کو "مستقرض" اور جو مال دیا جا رہا ہے اسے "قرض" کہا جاتا ہے - قرض میں دو طرح کے عقد کے معنی پائے جاتے ہیں - ابتداءً اس میں اعارہ کا مفہوم پایا جاتا ہے ، کیونکہ اس اساس پر مال دینا کہ لینے والا بعد میں واپس کر دے گا ایک طرح کا "تبرع" ہے اور اس میں معاوضہ اور بیع کے معنی بھی موجود ہیں کیونکہ قرض میں مال اعارہ (عاریت) کی طرح اس اساس پر نہیں لیا جاتا کہ اسے حفاظت کے ساتھ استعمال میں لا کر بعینہ اسی طرح واپس کر دیا جائے گا ، بلکہ قرض میں مقترض مال اپنی ضرورت میں صرف کر دینے کے لیے لیتا ہے پھر اسی جیسا عوض مقرض کو لوٹا دیتا ہے اوراس اعتبار سے مقترض جب قرض اپنے قبضہ میں لیتا ہے تو وہ اس کی ملکیت ہو جاتا ہے اور اس کے بالمقابل دین اس کے ذمہ عائد ہو جاتا ہے - اس لحاظ سے قرض میں مبادلہ اور معاوضہ کا پہلو موجود ہے جو کہ بیع کا مفہوم ہے -

اسی لیے اگر مقترض کو قرض لینے کے بعد اس کے صرف کر دینے سے پہلے اس کی ضرورت باقی نہ رہے تو اس کے اسی طرح

لوٹانے کا پابند نہیں ہے - اگرچہ وہ اس کے پاس عیناً موجود ہو ، بلکہ اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ قرض کو اپنے پاس رکھے اور اس کے مثل واپس کرے - اس سے یہ نتیجہ بھی مترتب ہوا کہ قرض کی مالیت کا قبضہ میں آ جانا حفظ اور امازت کا قبضہ نہیں ہے- بلکہ قبض ضمان ہے ، یعنی جوں ہی مقترض مال براہ راست یا اپنے وکیل یا اپنے پیغام بر کے ذریعے اپنے قبضہ میں لے لے - اسی وقت یہ مال قابل ضمان قرار پائے گا اور اگر یہ مال بعد میں کسی آفت کی بنا پر ضائع ہو جائے تو "مقترض" اس کا مسئول ہوگا اور یہ نقصان اسی کے حساب میں ہوگا ، جیسا کہ خریدار مبیع کے قبضہ میں لینے کے بعد اس کا مسئول قرار پا جاتا ہے -

اسی بنا پر "قرض" عاریت سے مختلف ہے کہ عاریت والی شے دینے والے کی ملکیت رہتی ہے اور مستعیر کے پاس وہ بطور امانت ہوتی ہے کہ اگر اس کے پاس ضائع ہو جائے تو وہ ضامن نہیں ہوتا، الا یہ کہ اس میں اس کی کوئی تعدی (Transgression) یا ضیاع اس کی حفاظت میں تقصیر کی بنا پر ہوا ہے -

(الفقہ الاسلامی ف ۶۸۷)

قَسَامت : (Taking an oath)

متہم پر الزام قتل ثابت کرنے کے لیے اولیاء مقتول کا قسمیں کھانا یا خود متہم کا اپنے اوپر سے الزام قتل رفع کرنے کے لیے قسم کھانا -

(التشریع الجنائی ۲/۳۲۱)

قسمت : (Partition)

تقسیم -

دیکھیے : عقد قسمت -

قِصَاص : (Retaliation)

عربی زبان میں قص کے معنی کاٹنے کے ہیں، اسی سے لفظ قصاص ماخوذ ہے جس سے مراد مضرت رسیدہ شخص کے زخم یا قتل کے

بدلے مجرم کو زخمی یا قتل کرنا ہے -
فقہاء نے قصاص کی تعریف یہ کی ہے کہ "یہ ایک مقررہ سزا ہے جو ایک فرد کے حق کے طور پر واجب ہوتی ہے"۔ ایک لحاظ سے ان میں اختلاف یہ ہے کہ قصاص بطور حق فرد واجب ہے اور حدود بطور حق اللہ - سزا کے مقرر ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ محدود اور معین ہے اور اس کی کوئی ادنیٰ یا اعلیٰ حد نہیں جس کے درمیان اس کے مختلف درجے متعین ہو سکیں - رہی یہ بات کہ قصاص بطور حق فرد واجب ہے اس کا مفہوم یہ ہےکہ مضرت رسیدہ شخص اور خون کے وارث اگر چاہیں تو اسے معاف کر سکتے ہیں اور معافی سے سزا ختم ہو جاتی ہے -

(تبیین الحقائق : ۹۷/٦)
(پی ایل ڈی ۱/۸۰ - صفحہ ۱)

قضاء : (Judgment, Duties of a Judge)
فیصلہ ، قاضی کے فرائض اور عدالت کا طریقہ کار -

قضاء استحقاق : (Judgment against the defendant)
عدالت کا یہ فیصلہ دینا کہ مدعا علیہ پر جس حق کا دعویٰ کہا گیا ہے وہ اسے ادا کرے -

قضاء الزام : (Judgment against the defendant)
وہی مفہوم جو قضاء استحقاق کا بیان ہوا -

قضاء ترک: (Judgment against the plaintiff)
عدالت کا مدعی کو منازعت سے روک دینا ، دعویٰ خارج کر دینا ، درخواست مسترد کر دینا -

قمار : (Gambling, bet, wager)
جوا ، ہر وہ کھیل یا مشغلہ جس میں جیتنے والا مغلوب سے کچھ لے لے -
(پی ایل ڈی ۱/۸٦ - الف - ایف ایس سی - ص ۳۹)

قَوَد : (Retaliation)

قصاص ۔

قیاس : (Analogy, Deduction)

نص میں جس معاملہ کا حکم مذکور ہو اس میں اور ایسے معاملہ میں جس میں نص موجود نہیں ہے ، مشترک اور جامع علت موجود ہونے کی بنا پر نص کے حکم کو اس دوسرے معاملہ پر منطبق کر دینا قیاس ہے ۔ بالفاظ دیگر احکام فقہیہ کے اثبات میں قیاس کی حجیت کتاب ، سنت اور اجماع کے بعد تیسرے درجے پر ہے - لیکن بلحاظ دائرہ اثر یہ بڑھا ہوا ہے کیونکہ احکام فقہ میں قیاس پر اعتماد بہت زیادہ ہے جب کہ اجماع سے ثابت ہونے والے احکام محدود ہیں ۔

(الفقہ الاسلامی ف : ۱۰)

قیراط : (Kerat)

پانچ جو کے برابر مقدار یا نصف دانق ۔

قَیِّم : (Trustee of endowment property)

ناظر ، متولی ۔

قیمت : (Value)

کسی شے کا وہ حقیقی عوض ہے جس کو لوگ اس کے مساوی قرار دیتے ہوں ۔

قیمت تعمیر : (Construction value)

کسی تعمیر کی وہ قیمت جو اس کے قائم ہونے کی حالت میں قرار پائے ۔

(المجلہ : ۸۸۳)

قیمت قائم : (Actual value)

تعمیر یا اشجار کی وہ قیمت جو اپنی جگہ پر ان کے قائم رہنے کی حالت میں ہو "قیمت قائم" کہی جاتی ہے - اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ زمین کی ایک بار قیمت اس حالت میں لگائی جاتی ہے جب کہ اس پر تعمیر یا درخت موجود ہوں اور دوسری بار اس صورت میں لگائی جاتی ہے جب کہ زمین تعمیر یا اشجار سے خالی ہو ، ان دونوں کے مابین جو تفاوت اور فرق ہوتا وہ تعمیر یا اشجار کی "قیمت قائم" قرار پاتی -

(المجلہ : ۸۸۲)

قیمت مقلوع : (Value after destruction)

مکان یا کسی تعمیر کے ملبہ اور سامان کی وہ قیمت جو اس کے انہدام کے بعد قرار دی جائے یا درخت کی وہ قیمت جو اس کے اکھیڑ دینے کے بعد قرار دی جائے -

(المجلہ : ۸۸۳)

قیمی : (Nonfungible)

قیمی مال اسے کہا جاتا ہے جس کا مماثل بازار میں موجود نہ ہو یا اگر موجود ہو تو اتنے بڑے فرق کے ساتھ ہو جس کا تجارتی معاملات میں لحاظ رکھا جاتا ہو - زرعی اور سکنائی جائداد اور مویشی قیمی مال ہیں -

قدری پاشا نے مرشد الحیران میں قیمی کی تعریف اس طرح کی ہے -

"جس کی مثل بازار تجارت میں موجود نہ ہو یا موجود تو ہو لیکن قیمت میں فرق ہو - مثلاً شمار سے فروخت کی جانے والی وہ اشیاء جن میں قیمت میں باہم فرق موجود ہو"-

المجلہ نے قیمی کی تعریف اس طرح کی ہے کہ :

"قیمی وہ شے ہے جس کی مثل بازار میں بکثرت میسر نہ ہو یا ملتی ہو لیکن قیمت میں قابل ذکر تفاوت ہو -

(المجلہ : ۱۴۶)

(ک)

کَالِئ : (loan)

نسیئہ ، ادھار -

کتاب اللّٰہ : (قرآن کریم) (Kitabullah)

اسلامی شریعت کے مصادر میں سے اولین مصدر قرآن ہے - یہی اسلامی قانون کا اصل الاصول ہے - اس میں شریعت کی بنیادیں بیان کی گئی ہیں - عقائد کی پوری وضاحت کی گئی ہے اور عبادات و حقوق کا بیان اجمالی ہے -

قرآن کریم کی اسلامی شریعت میں وہ حیثیت ہے جو مروجہ قوانین میں دستور کی ہوتی ہے - قرآن ہی نبی کریم صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور بعد کے ادوار میں راہنما رہا ہے اور شریعت کا اصلی اور بنیادی ماخذ تصور کیا گیا ہے -

قرآن کریم اپنی دستوری حیثیت میں احکام کو اجمالی نص میں بیان کرتا ہے اور جزئیات اور تفاصیل سے اس میں بحث نہیں کی گئی ہے اس لیے کہ زیادہ تفصیلات سے قرآنی مقاصد متاثر ہوتے اور بلاغت قرآنی مجروح ہوتی ہے -

(الفقہ الاسلامی ف : ٦)

کِرَاء : (wages)

کرایہ ، مستاجر کی اجرت -

کُرَاع : (Trotter)

گھوڑے - خچر اور گدھے -

کَرَاہت : ((Abhorence)

ایسی صورت جس میں ایک فعل کی شریعت میں ممانعت نہ آتی ہو مگر اس کا نہ کرنا بہتر ہو - ایسا فعل مکروہ کہلاتا ہے -

کَفَاءَت : (Appropriateness)

کفو ہونا ، ہمسر ہونا ، عقد نکاح میں مرد کا معاشرتی اعتبار سے عورت کے برابر ہونا - کفاءَت کے وہ پہلو جن میں مرد کو عورت کے برابر ہونا چاہیے حسب ذیل ہیں :

۱ - اسلام

۲ - نسب

۳ - آزادی

۴ - پیشہ (حرفہ)

۵ - دیانت اور

۶ - تمول

کَفَالت : (Guaranty)

"مطالبہ کے اعتبار سے ایک ذمہ کو دوسرے ذمہ سے ملا دینا"، یعنی یہ ایسا عقد ہے جو ایسے التزام پر مشتمل ہے جو کسی شخص نے دوسرے کے اوپر لازم ہونے کے حق کے ضمن میں اپنے اوپر لے لیا ہو اور مطالبہ کرنے والے کے مطالبہ کرنے کے وقت اس کی مسئولیت (Responsibility) میں اپنے آپ کو شریک کر لیا ہو -

اس لحاظ سے ملتزم جدید (نیا ذمہ داری قبول کرنے والا) کفیل اور "ملتزم اصلی" مکفول عنہ کہلاتا ہے اور وہ مطالبہ کرنے والا جس کے حق میں ذمہ داری قبول کی گئی ہے اور جو مطالبہ کا محل ہے اسے "مکفول بہ" کہا جاتا ہے - اپنے موضوع کی بنا پر احکام میں اختلاف کے لحاظ سے کفالت کی کئی اقسام ہیں -

(الف) کبھی اس کا موضوع "مالی التزام" (Financial liability) ہوتا ہے جسے کفالت بالمال کہا جاتا ہے -

(ب) اور کبھی اس کا موضوع کفیل کے کسی حق کے اصل مسئول شخص کو حاضر کرنے کا ذمہ لینا ہوتا ہے جسے "کفالت بالنفس" کہا جاتا ہے -

ازاں بعد کفالت بالمال کی بھی تین اقسام ہیں -

(۱) کبھی یہ کسی غیر شخص کے ذمہ لازم قرض کی ادائیگی کی ذمہ داری کو قبول کر لینے کی صورت میں ہوتی ہے جسے "کفالت بالدین" کہا جاتا ہے -

(۲) کبھی غیر شخص کے پاس موجود متعین شے کے سپرد کرنے کی ذمہ داری کی صورت میں ہوتی ہے ، مثلاً مغصوب شے کو اس شخص کو دلوا دینا جس کی چیز غصب ہوئی ہے اور جیسے مبیع (thing sold) کو خریدار کو دلوا دینا ، اسے "کفالت بالعین" یا "کفالت بالتسلیم" کہا جاتا ہے -

(۳) خرید و فروخت کے معاملے میں اس احتمال کے تدراک کے لیے کہ معاملہ کے طے پا جانے کے بعد اگر مبیع ، (فروخت شدہ شے) پر کسی کا حق نکل آئے یعنی وہ شے دراصل فروخت کنندہ کے علاوہ کسی اور کی ملکیت ہو یا مرہون ہو - بائع کے بالمقابل خریدار کے حقوق کے تحفظ کی ضمانت دینا 'کفالت بالدرک' کہلاتا ہے -

کفالت بالتسلیم : (Kafalat bit Tasleem)

مال کے سپرد کر دینے کی کفالت -

کفالت بالدّرک : (Kafalat bid Dark)

'مبیع' کی قیمت ادا کرنے اور سپرد کرنے کی کفالت -

کفالت بالمال : (Surety)

مال کے ادا کرنے کی کفالت ۔

کفالت بالنفس : (Bail)

کسی آدمی کی شخصی کفالت ۔

کفالت منجزہ : (Kafalat-e-Munjjazah)

ایسی کفالت جو کسی شرط کے ساتھ معلق نہ ہو اور زمانہ مستقبل سے متعلق ہو ۔

کفیل : (Guarantor)

کفالت قبول کرنے والا ۔

وہ شخص جو کسی کی ذمہ داری میں شریک ہوا ہو اور وہی وعدہ کیا ہو جو اس شخص نے کیا ہے ۔

کَفِیْل بالنفس : (Bail's man)

کسی شخص کی عدالت میں حاضری کی ذمہ داری لینے والا ۔

کَلَالہ : (Kalalah)

وہ شخص جو لا ولد ہو اور اس کا باپ بھی نہ ہو ۔

کَیْلی : (measurable)

وہ شے جو کسی پیمانے سے ناپی جائے ۔

(المجلہ : ۱۳۳)

(ل)

لازم : (Binding)

ایسا امر جو کسی شے سے جدا نہ ہو ، واجب ۔

لعان : (Mutual cursing)

شوہر کا بیوی پر تہمت زنا عائد کرنے کی صورت میں شوہر کا عدالت کے رو برو چار مرتبہ یہ حلف اٹھانا کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ ان الفاظ کے ساتھ قسم کھانا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو ۔ اسی طرح بیوی چار مرتبہ یہ حلف اٹھائے کہ شوہر اس پر زنا کی تہمت میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ قسم کھائے کہ اگر وہ سچا ہو تو اس پر اللہ کا غضب نازل ہو ۔

لُقَطَہ : (Property which a person finds and takes away to preserve it in turst)

ایسی شے جو کہیں پڑی ہوتی ہے اور اس کے مالک کا علم نہ ہو ۔

لَقِیط : (Picked up)

وہ بچہ جسے کسی نے افلاس کی وجہ سے یا عار کی وجہ سے کہیں ڈال دیا ہو ۔

(م)

ماجُور : (Thing given for rent)

وہ شے جس پر اجارہ کا معاملہ کیا جائے -

ماذُون : (Person released from restraint)

جس پر حجر رفع کر لیا گیا ہو اور اسے مالی تصرف کی اجازت مل گئی ہو -

مال : (Property)

مال کے لغوی معنی ہیں ہر وہ شے جس کا کوئی شخص مالک ہو۔ اس کی جمع "اموال" - اصل میں انسان اگر سونے اور چاندی کا مالک ہو تو اسے مال کہتے ہیں - اہل عرب کے نزدیک اونٹ اور مویشی مال تھے - ابن منظور کہتے ہیں کہ :

"مال کا لفظ متعارف ہے یعنی تمام اشیاء میں سے کسی بھی شے کا مالک ہونا" -

جو بھی شے کسی کے قبضے اور تحویل میں ہو وہ مال ہے ، (یعنی ہر دولت و ثروت) - حنفی فقہ میں امام محمدؒ کے قول کے مطابق ہر وہ شے جو لوگ اپنے قبضے میں رکھتے ہیں ، مثلاً درہم ، دینار، سونا ، چاندی اور دیگر اشیاء مال ہیں -

فقہاء کرام نے مال کی جو فقہی تعبیرات کی ہیں وہ بھی تقریباً اس کے لغوی مفہوم کی حامل ہیں - چنانچہ بعض فقہاء نے مال کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے -

"ہر وہ شے جس کا انسان مالک ہو اور طریقہ کے مطابق اس سے فائدہ اٹھائے -"

امام شافعی فرماتے ہیں ۔

"مال کے لفظ کا اطلاق اس شے پر ہوتا ہے جس کی کوئی قیمت ہو ، جسے فروخت کیا جائے اور جس کے ضائع کرنے والے پر تاوان لازم آئے ، اگرچہ کم ہو اور جسے لوگ اٹھا کر پھینک نہ دیتے ہوں ۔"

بعض فقہاء نے مال کی یہ تعریف کی ہے ۔

"جس شے کی جانب طبیعت مائل ہو اور وقتِ ضرورت کے لیے اسے ذخیرہ کیا جا سکے ۔"

اس تعریف کی خوبی یہ ہے کہ اس میں مال کے لغوی معنی اور فقہی مفہوم میں گہرا ربط پیدا ہوگیا ہے مگر اس میں خامی یہ ہے کہ یہ مال کے تمام افراد کو محیط نہیں ہے کیونکہ ایسی اشیاء بھی ہوتی ہیں جن کو ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا مگر وہ منفعت کی حامل ہوتی ہیں ، حالانکہ فقہاء کرام کا اس امر پر اتفاق ہے کہ ایسی اشیاء بھی مال ہیں اور ان کی قیمت بھی ہے اور ان پر معاملات بھی ہوتے ہیں ۔ مثلاً سبزیاں اور ترکاریاں وغیرہ ۔ مزید برآں اس تعریف کا ایک اور نقص یہ ہے کہ اس میں ان اشیاء کو مال کہا گیا ہے جن کی جانب میلان طبع موجود ہے مگر فی الواقع ایسا نہیں ہے بلکہ بعض اشیاء ایسی بھی ہیں کہ ان کو مال تصور کیا جاتا ہے ، مگر میلان طبع ان کی جانب نہیں ہوتا ، جیسے زہر یا ادویات وغیرہ لیکن اس بات کا یہ جواب ہوسکتا ہے کہ میلان طبع خاص ان اشیاء کی جانب ہونا مراد نہیں ہے بلکہ ان اشیاء کی مالیت کی جانب میلانِ طبع ہونا مراد ہے ۔ بہر حال میلان طبع کا لفظ غیر واضح ہے اور اس سے مفہوم کا پورا تعین نہیں ہوتا ۔ بعض فقہاء نے مال کی یہ تعریف کی ہے ۔

"ایسی شے جسے انسان خرچ بھی کر سکے اور دوسرے کو اس کے استعمال سے روک سکے ۔"

یہ تعریف مختصر ہونے کے باوجود پہلی تعریف سے زیادہ عام اور

جامع ہے مگر اس میں منافع بھی شامل ہو جاتے ہیں جو فقہ حنفی کی رو سے مال نہیں ہیں - سب سے عمدہ تعریف وہ ہے جو البحرالرائق کے مصنف نے "الحاوی" سے نقل کی ہے کہ :

"انسان کی ذات کے علاوہ ہر وہ شے مال ہے جو انسان کی مصالح کے لیے تخلیق ہوئی ہو اور اسے تحویل میں لینا اور اختیار کے ساتھ اس میں تصرف کرنا ممکن ہو ۔"

اور یہ اسی وقت ہوتا ہے جب انھیں اس کی ضرورت ہو اور ان کی طبیعت اس جانب مائل ہو اور ان اشیاء پر قبضہ جمانا ، اپنے لیے خاص کرنا اور دوسروں کو اس سے روکنا ممکن ہو - اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ اشیاء مادی ہوں اور انھیں ضرورت کے وقت کے لیے ذخیرہ کیا جا سکے - بلکہ اتنا کافی ہے کہ وقت ضرورت ان کا حصول سہل ہو....... یہ صورت منافع میں اور بیشتر حقوق میں پائی جائے تو لوگوں کے عرف اور ان کے تعامل پر اعتماد کرتے ہوئے منافع اور حقوق کو مال متصور کیا جائے گا - یہ بہت عمدہ رائے ہوگی اور موجودہ دور کے... مطابق ہے کہ آج کل بینک نوٹ کو بھی مال تصور کیا جاتا ہے جو کہ در حقیقت سونے اور چاندی کے سکوں کی جگہ مستعمل ہیں - عرف و رواج اگر شریعت کی کسی نص یا اصول کے برخلاف نہ ہو تو شریعت میں اس کا اعتبار ہے اور اسی بنیاد پر ہم ان تمام اشیاء کو مال تصور کر سکتے ہیں جو دور جدید میں مال متصور کی جاتی ہیں - اور اس طرح فقہ اسلامی اور جدید قوانین کا فرق بھی ختم ہو جاتا ہے -

مال غیر متقوم : (Property unlawful to enjoy)

غیر متقوم مال وہ ہے جو یا تو عملاً قبضے میں نہ ہو یا ماسوا حالت اضطرار کے اس سے انتفاع جائز نہ ہو ، جیسے پانی میں موجود مچھلی یا مسلمان کے لیے شراب و خنزیر ، کہ یہ دونوں اشیاء مسلمانوں کے حق میں مال نہیں ہیں مگر غیر مسلموں کے حق میں مال ہیں -

مال غیر منقول : (Immovable property)

وہ شے جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہ کیا جا سکتا ہو مثلاً زمین اور مکان ۔

(المجلہ : ۱۲۹)

مال متقوم : (Property lawful to enjoy)

فقہ اسلامی میں مال کے قابل قیمت ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں کی گئی ہیں ۔

مال متقوم اور مال غیر متقوم ۔

جس مال کی قانون کی نظر میں قیمت ہو اور وہ اسے تسلیم کرتا ہو وہ مال متقوم (یعنی حامل قیمت) مال ہے ورنہ وہ مال غیر متقوم (یعنی غیر حامل قیمت مال ہے) ۔

علامہ طحطاوی فرماتے ہیں :

"کسی شے کی مالیت اس سے ثابت ہوتی ہے کہ تمام لوگ اس سے تمول حاصل کرتے ہوں یا بعض لوگ اسے قیمتی قرار دیتے ہوں ، نیز یہ کہ اس شے سے فائدہ اٹھانا تو مباح ہو لیکن اس سے تمول حاصل نہ ہوتا ہو تو وہ مال نہیں ہوگی ، جیسے دانہ گندم ، اور جو شے لوگوں کے درمیان مال سمجھی جاتی ہو لیکن اس سے انتفاع جائز نہ ہو وہ بھی مال نہیں ہے اور اگر یہ دونوں امور نہ ہوں تو دونوں باتیں ثابت نہیں ہوں گی جیسے خون ۔

المجلہ میں ہے کہ مال متقوم وہ ہے جس میں دو پہلو پائے جاتے ہوں ، ایک یہ کہ وہ ایسی شے ہو جسے قبضہ اور تحویل میں لے لیا گیا ہو اور وہ ایسی شے ہو جس کو وقت ضرورت کام میں لانے کے لیے رکھا جا سکتا ہو اور دوسرا پہلو یہ ہے کہ از روئے شریعت اس سے انتفاع روا ہو ۔

مال متقوم کے دو مفہوم ہیں ۔ ایک اس سے انتفاع روا ہو دوسرے قبضے میں لیے ہوئے مال کے معنی ہیں ۔ یعنی سمندر میں

موجود مچھلی غیر متقوم ہے اور شکار کر کے قبضے میں لے لی جائے تو متقوم ہو جائے گی ۔

شکار کی ہوئی مچھلی میں یہ دونوں مفہوم موجود ہیں کہ از روئے شریعت اس سے انتفاع بھی جائز ہے اور وہ تحویل اور قبضہ میں بھی موجود ہے ۔ اس تعریف کے اعتبار سے وہ تمام اشیاء مال متقوم ہوں گی جو کسی کے قبضہ اور تصرف اور تحویل میں ہوں اور از روئے شریعت وہ ان سے انتفاع کا مجاز بھی ہو ۔

مال کے متقوم اور غیر متقوم کی تقسیم کے حسب ذیل نتائج مترتب ہوتے ہیں ۔

(الف) اگر کوئی شخص کسی مال متقوم کو تلف یا ضائع کر دے تو یہ ضائع کرنے والا مالک کو ضمان (تاوان) ادا کرے گا ۔ جب کہ اگر مال کی قیمت نہ ہو تو اس کا تلف کرنے والا ضامن نہیں ہوتا ۔ چنانچہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی شراب بہا دے تو اس پر اس کا کوئی تاوان نہیں ہوگا ۔ بلکہ اس کے برعکس اس کا یہ فعل قانون کی نظر میں مستحسن متصور ہوگا ۔ لیکن اگر شراب کسی غیر مسلم کی ہو اور کوئی اسے ضائع کر دے تو جمہور فقہاء کے نزدیک وہ ضامن ہوگا اس لیے کہ شراب اور خنزیر غیر مسلموں کے یہاں مال متصور ہوتے ہیں اور ان کے یہاں یہ اشیاء قابل انتفاع ہیں ۔

(ب) مال متقوم میں خرید و فروخت ، ہبہ اور وصیت اور مالی معاوضات کے حامل دیگر تمام معاملات جاری ہوتے ہیں ، جب کہ مال غیر متقوم ان معاملات کا محل نہیں بنتا اور اس پر عقد باطل ہوتا ہے ۔ مال کے متقوم یا غیر متقوم قرار دیے جانے کا پیمانہ اس شخص کی شریعت ہے جس کے قبضے میں یہ مال موجود ہے ۔

مال منقول : (Movable property)

ہر وہ شے جسے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ممکن ہو مثلاً زرِ نقد سامان و اسباب ، حیوانات اور تول اور ناپ کے قابل تمام اشیاء مال منقول ہیں -

(المجلہ : ۱۲۸)

مالِک : (Owner)

وہ شخص جو کسی شے کا مالک ہو -

مالکِیہ : (Followers of Imam Malik)

امام مالکؒ کے مسلک کو ماننے والے اور ان کی فقہ پر عمل کرنے والے -

مُبَاح : (Permissible)

کسی فعل کا فاعل کے ارادہ کی مرضی کے مطابق ہونا اور ان حدود کے اندر واقع ہونا جن کی شریعت نے اجازت دے دی -

مُبَاح الدّم : (Not protected by the law of rendetta)

جس کی جان لینا از روئے قانون درست ہو -

دیکھیے : مہدرالدم -

مُبَارَات : (Mutual discharge)

مبارات کے لفظی معنی ایک دوسرے سے بری ہونے کے ہیں - مبارات میں ایجاب زوج یا زوجہ دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے ہوسکتا ہے اور اس کے قبول ہو جانے کے ساتھ ہی نکاح کی کامل تنسیخ عمل میں آ جاتی ہے اس کے لیے کسی قاضی کے حکم کی ضرورت نہیں -

مبارات اپنے اثر کے لحاظ سے خلع کی طرح طلاق بائن کا حکم رکھتی ہے -

مبارات دراصل ایک باہمی معاہدہ ہے جو بہ تراضیِ طرفین عمل میں آتا ہے - چنانچہ زوجین کسی سبب سے عقد نکاح کو ختم کرنے کے لیے باہمی طور پر متفق ہو جائیں تو وہ بلا اجازت عدالت ایسا کرنے کے مجاز ہیں -

مباضعہ : (Mubad'ah)

کسی کو مال دینا اس شرط پر کہ منافع کام کرنے والے کا ہوگا۔

مبذّر : (Spend thrift)

فضول خرچ -

مُبضِع : (Mubdi')

ایضاع کا معاملہ کرنے والا -

مبیع : (Thing sold)

فروخت کی جانے والی شے ، مبیع کے اعتبار سے بیع کی چار قسمیں ہیں -

بیع یعنی کسی شے کو اس کی قیمت کے بالعوض دینا -

بیع الصرف ، یعنی نقد کی نقد کے بدلے فروخت ، بیع المقایضہ یعنی مال کی مال کے بدلے فروخت ، بیع السلم یعنی مال حاضر قیمت ادھار یا قیمت حاضر اور مال ادھار -

(المجلہ : ۱۲۰)

متبایعان : (The buyer and seller)

بیع کرنے والے دونوں فریق -

متّبنی : (Adopted child)

لے پالک ، بنایا ہوا بیٹا - اسلامی شریعت کی رو سے کسی بچہ کو بیٹا بنا لینے سے نہ تو اس بچے کا نسب اس شخص سے ثابت ہوتا ہے جس نے اسے متبنی بنایا ہے اور نہ وہ اس کی وراثت میں حق دار بنتا ہے -

متسبب : (Person causing consequential damage)

وہ شخص جو کسی نقصان یا ضرر کا سبب بنا ہو -

متصدّق : (Mutasaddiq)

صدقہ کرنے والا -

متعاقد : (Contractor)

عقد کرنے والا ایک فریق ، کسی معاملہ کا ایک فریق -

متعاقدین : (Contractors)

عقد کرنے والے دونوں فریق ، معاملہ کے ہر دو فریق -

متقاربہ : (Things of the same price)

دیکھیے : عددیات متقاربہ -

متقوم : (Property lawful to enjoy)

دیکھیے : مال متقوم -

متلاحمہ : (A cut to the flesh)

یہ وہ زخم ہے جس سے گوشت کٹ جائے لیکن اس کے بعد گوشت مل جائے اور کٹی ہوئی جگہ برابر ہو جائے، امام محمد سے ایک روایت یہ بھی ہے کہ متلاحمہ کا درجہ باضعہ سے پہلے ہے - متلاحمہ "التحم الشیئان" سے ماخوذ ہے ، یعنی دو چیزوں کا باہم جڑ جانا ، جب کہ ان میں سے ہر ایک دوسری سے جڑ جائے - لہذا متلاحمہ وہ ہوگا جو جلد کے نیچے گوشت کو ظاہر تو کر دے لیکن کاٹے نہیں اور باضعہ کا درجہ اس کے بعد آئے گا ، کیونکہ اس میں گوشت بھی کٹ جاتا ہے - لیکن ظاہر روایت میں اس کی تعریف یہی منقول ہے کہ متلاحمہ وہ ہے جو گوشت کے بیشتر حصے کو کاٹے اور اس کا درجہ باضعہ کے بعد آتا ہے -

متولّی : (Trustee of Vaqf)

وقف جائداد کا نگران -

مِثقال : (Misqal)

بیس قیراط -

مثلی: (Thing, which when it happen to perish is to be replaced by a similiar thing)

مثلی وہ اشیاء کہلاتی ہیں جن کی مماثل اشیاء بغیر کسی فرق کے بازار میں موجود ہوں یا اگر فرق ہو تو اس قدر معمولی ہو جسے بالعموم خرید و فروخت میں نظر انداز کر دیا جاتا ہو ، اس میں ناپ تول اور شمار کی اشیاء داخل ہیں ۔

قدری پاشا نے مرشد الحیران میں "مثلی" کی تعریف یہ کی ہے :
"جس کی مثل بازار تجارت میں موجود ہو اور کوئی قابل شمار فرق نہ ہو مثلاً شمار سے فروخت ہونے والی ایسی اشیاء جن میں آپس میں قیمت کا فرق نہ ہو"۔

المجلہ نے مثلی کی تعریف یہ کی ہے :

"مثلی وہ ہے جس کا مثل بازار میں بغیر کسی قابل شمار تفاوت کے ملتا ہو ۔"

اموال مثلی : چار قسم کے ہیں :

(۱) مکیلات : وہ اشیاء جو ناپ کر فروخت کی جاتی ہیں ۔ جیسے گندم اور جو وغیرہ ۔

(۲) موزونات : وہ اشیاء جو وزن سے فروخت کی جاتی ہیں جیسے روئی اور لوہا وغیرہ ۔

(۳) (عددیات) : وہ اشیاء جو گن کر اور تعداد کے ساتھ فروخت کی کی جاتی ہیں جیسے انڈے وغیرہ ۔

(۴) ذرعیات : وہ اشیاء جو پیمائش کے ذریعے فروخت کی جاتی ہیں جیسے کپڑا وغیرہ ۔

مُثمَّن : (Thing sold for its equivalent price)

ثمن (قیمت) کے بالعوض فروخت کی جانے والی شے ۔

مُجْبِر : (A person using compulsion)

جبر کرنے والا ۔

مجلس بیع : (Place of contract of sale)

بائع اور مشتری کی وہ ملاقات جس میں معاملہ فروخت طے پائے۔
(المجلہ : ۱۸۱)

مجلس عقد : (Session of contract)

مجلس عقد وہ صورت حال ہے جس میں ہر دو فریق معاملہ، معاملہ پر گفتگو میں مصروف ہوں ۔ اگر مجلس قبول سے پہلے ختم ہو جائے تو ایجاب لغو ہو جائے گا اور اس کے بعد کے قبول سے عقد منعقد نہیں ہوگا ۔ بلکہ یہ قبول (Acceptance) ایک نیا ایجاب تصور ہوگا اور اس سے ایک نئی مجلس کا آغاز ہوگا ۔

مجلس عقد کا یہ تصور قبول کرنے والے .... کے لیے قبول کی ایک مدت کی تحدید کر دیتا ہے اور اس مدت کے دوران اسے سوچنے اور تأمل کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے کہ وہ ایجاب کے فوراً بعد قبول کی جانب مجبور ہوئے بغیر اس عرصے میں قبول کر لے ۔

اصولاً اور نظری نقطہ نظر سے ہونا یہی چاہیے کہ قبول ایجاب کے فوراً بعد ہو۔ تا کہ اس کے ساتھ ہی متصلا عقد منعقد ہو جائے لیکن چونکہ اس طرح متصلاً ایجاب میں یک گو نہ دشواری موجود ہے اس لیے فقہاء نے عقد کی مجلس کا اعتبار کیا ہے اور اس مجلس کے لمحات کو ایک زمانی وحدت تصور کیا ہے ۔

اسی بناء پر فقہاء نے کہا ہے کہ :
"ان المجلس یجمع المتفرقات"۔
(ایک مجلس متفرق امور کو سمیٹ لیتی ہے) ۔

مجلس عقد کی مدت کی تحدید یہ ہے کہ یہ مجلس ایجاب کے وقت پر شروع ہوتی ہے اور یہ فریقین کے باہمی اتفاق اور عقد کے منعقد ہو جانے پر یا کسی ایک فریق کے گریز کی صورت میں کھڑے ہو جانے پر یا کسی اور بات میں مشغول ہو جانے پر ختم ہو جاتی ہے ۔

(الفقہ الاسلامی ف - ۱۷۱)

مجنون : (Insane, lunatic)

مجنون وہ شخص ہے جس کی عقل زائل ہو گئی ہو اور وہ برے بھلے میں تمیز نہ رکھتا ہو -

مجنی علیہ : (Victim)

وہ شخص جس کی جان یا اعضاء پر زیادتی ہوئی ہو -

مُحَاقَلَہ : (Sale of grain while still in growth)

اندازہ سے تیار فصل میں موجود گندم کو اس کی ہم مقدار گندم سے بدلنا -

مُحَاکَمہ : (Legal prosecution)

حاکم (عدالت) کے پاس معاملہ لے جانا -

محال : (Thing transferred by Hawala)

محال بہ ، وہ دین جو کسی کے حوالہ کیا گیا ہو -

محال علیہ : (A person who accepts Hawala)

وہ شخص جس نے اپنے اوپر ذمہ داری کی منتقلی کو قبول کیا ہو -

محال لہ : (A creditor whose debt is transferred by Hawala)

وہ صاحب قرض جس کا دین تھا ، یعنی دائن -

محجُور : (A person restrained from desposing his property)

جس پر حجر عائد کر دیا گیا ہو ، جسے اپنے مال میں تصرف سے منع کر دیا گیا ہو- وہ شخص جس کے تصرف پر عدالتی پابندی عائد کر دی گئی ہو -

مُحَدَّد : (Sharpened)

ایسا دھا دار آلہ جو اندر گھس جانے اور پھاڑ دینے والا ہو اور جو جسم کو چیر دے ۔ خواہ یہ آلہ تانبے پیتل یا لوہے کا ہو یا شیشہ ، ہڈی ، بانس یا پتھر کا ہو یا چاقو ، چھری ، تلوار اور بندوق ہو یا بم وغیرہ ہو - ان میں سے کسی بھی آلہ سے اگر جانی (مجرم) نے کسی شخص کو ایسا زخمی کر دیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی تو یہ بالاتفاق قتل عمد متصور ہوگا ۔

(التشریع الجنائی : ۲/۶۴)

محدود : (Bounded)

ایسی اراضی (عقار) جس کےحدود و اطراف کا تعین ہو سکتا ہو۔

مُحْرَز : (Protected property)

وہ مال جو حرز (جائے حفاظت) میں رکھا ہوا ہو ۔

مِحْرَم : (Mehram)

جس سے نکاح حرام ہو ۔

مُحْصَن : (Muhsin)

وہ شخص جسے احصان حاصل ہو ، شادی شدہ ، پاکدامن ۔

دیکھیے : احصان ۔

مُحْصَنَہ : (Muhsanah)

وہ عورت جسے احصان حاصل ہو ، پاکدامن ، شادی شدہ ۔

دیکھیے : احصان ۔

مَحظُور : (Prohibited)

کسی فعل کا از روئے شریعت ممنوع ہونا ۔

مُحَفَّلَہ : (Muhaffalah)

ایسی گائے یا بکری وغیرہ جس کا دودھ اس غرض سے روک لیا گیا ہو کہ مشتری (خریدار) اسے زیادہ دودھ والا جانور سمجھ کر خرید لے ۔

محکّم : (Arbitrator)
حکم -

محکَمَہ : (Court)
دارالقضاء ، عدالت -

محکُوم بہ : (A thing judged)
فیصلہ ، وہ امر جو عدالت نے اپنے فیصلے میں لازم قرار دیا ہو-

محکُوم علیہ : (Judgment debtor)
جس کے خلاف فیصلہ دیا گیا ہو -

محکوم لہ : (Person for whom judgment is given)
جس کے حق میں فیصلہ دیا گیا ہو -

محل البیع: (Thing sold)
وہ شے جس پر معاملہ بیع ہوا ہو-

محلِ عقد : (Subject of a Contract)
محل عقد یا معقود علیہ وہ شے ہے جس پر عقد کا اثر اور اس کا حکم ثابت ہو ، جیسا کہ بیع کے معاملہ میں فروخت کیا جانے والا مال ، عقد ہبہ میں وہ شے جو ہبہ کی جا رہی ہے ، عقد رہن میں مرہون شے ، عقد کفالت میں وہ قرض جس کی ذمہ داری کفیل نے قبول کر لی ہے اور عقد نکاح میں مشترک استمتاع وغیرہ -

محل قصاص : (Murderer)
قتل عمد کی صورت میں قاتل کا نفس محل قصاص ہے ، عمداً کسی عضو کے اتلاف کی صورت میں تلف کرنے والے کا وہی عضو محل قصاص ہے - محل قصاص کے باقی نہ رہنے کی صورت میں قصاص بھی باقی نہیں رہتا - مثلاً اگر جانی نے عمداً کسی کا سیدھا ہاتھ قطع کر دیا پھر کسی وجہ سے خود جانی کا سیدھا ہاتھ ضائع ہو گیا تو محل قصاص فوت ہو جانے کی بنا پر قصاص نہیں لیا جائے گا -

محلل : (One who makes marriage lawful)

جس نے مطلقہ ثلاث سے اس غرض سے نکاح کیا ہو کہ اسے طلاق دے دے گا۔

محلل لہ : (The first husband)

پہلا شوہر جس کے لیے حلالہ کیا جائے ۔

محیل : (A debtor who makes a Hawala)

حوالہ کرنے والا ، وہ مقروض جس نے حوالہ کیا ہو ۔

مُخَابَرہ : (Mukhabarah)

تہائی ، چوتھ ، نصف وغیرہ پر زمین کی زراعت ۔

مَخَاض : (Labour pains)

درد زہ ۔

مُخَاضَرَہ : (Mukhadarah)

پھل اور غلے کو تیار ہونے سے قبل فروخت کرنا ۔ کچا پھل فروخت کرنا ۔

مُدّ (Mudd) :

پیمائش کا ایک پیمانہ جو اہل عراق کے نزدیک دو رطل اور اہل حجاز کے نزدیک ایک رطل اور دو ثلث کا ہوتا ہے ۔

مُدَایَنَہ : (The contract of taking up a loan)

باہم لین دین کا معاملہ کرنا ، آپس میں قرض کا لین دین کرنا ۔

مداینات : (Agreements of loan)

قرض کے لین دین ، قرض کے معاملات ۔

مدعیٰ بہ : (Thing claimed by the plaintiff)

جس شے کا دعویٰ کیا گیا ہو ۔

مدعیٰ علیہ : (Defendant)

جس پر دعوی کیا گیا ہو ۔

مدعی : (Claimant)

دعویٰ کرنے والا -

مد ہوش : (Nonplused)

مد ہوش کا لفظ ''دہش'' سے مشتق ہے اور اس کے معنی ''ذاہب العقل'' کے ہیں، یعنی وہ شخص جس کی عقل جاتی رہے فقہی اصطلاح میں مد ہوش وہ شخص کہلاتا ہے جو کسی صدمہ، مصیبت یا اچانک حادثہ (غم ناک واقعہ یا خوف ناک خبر کے معلوم ہونے) کے سبب عقل کھو بیٹھے -

مد ہوش اس شخص کو کہا گیا ہے جو اپنی قوت تمیز غصے یا کسی دیگر سبب سے کھو بیٹھے اور جو کہتا ہو اس کو سمجھ نہ سکے - مدہوش کا ذہن ماؤف ہو جاتا ہے اور قوت فکر زائل ہو جاتی ہے اس لیے وہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے وقتی طور پر محروم ہونے کے سبب اپنے قول و فعل پر اختیار نہیں رکھتا - بنا بریں مد ہوش کی طلاق بالاتفاق واقع نہیں ہوتی -

(مجموعہ قوانین اسلام ۲/۳۰۴)

مد من الخمر : (Addicted)

مے نوش ، شراب نوشی کرنے والا -

مدیون : (Indebted)

مقروض ، جس پر کسی کا کوئی مال لازم ہو -

مَذرُوعَات : (Mazruat)

ایسی اشیاء جن کی مقدار گز ، فٹ یا جریب وغیرہ سے ناپ کر معلوم کی جائے -

مُرَابحَہ : (Selling a thing for profit)

بائع کا کسی شے کو اس طرح فروخت کرنا کہ اس نے یہ شے اتنی قیمت پر لی ہے اور اتنا اس پر منافع ہے -

مراجَعَہ : (Return to one's wife after divorce)

طلاق رجعی میں دوران عدت پہلے سے قائم نکاح کو برقرار رکھنا۔
دیکھیے : رجعت -

مَرَافِقُ الارض : (Utilities)

مرافق مرفق کی جمع ، سہولتیں -

مُرْتَد : (Apostate)

وہ مسلمان شخص جو دین اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کر لے - مرتد کی سزا قتل ہے - اس لیے کہ حدیث ہے کہ :
"جو مسلمان اپنا دین تبدیل کر دے اسے قتل کر دو"۔

مُرَاھِق : ((Adolescent)

قریب البلوغ نوجوان - مؤنث مراہقہ ہے -

مُرْتَھِن : (Pledgee)

وہ شخص جو کوئی مال رہن پر لے -

مرض الموت : (Mortal sickness, Last illness)

مجلۃ الاحکام العدلیہ کی دفعہ ۱۵۹۵ میں مرض الموت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ وہ مرض جس میں موت کا خوف غالب ہوتا ہے اور مریض جب کہ مرد ہو تو مرض کی موجودگی میں مکان سے باہر اپنے کاروبار کے سلسلے میں باہر نکلنے سے عاجز ہو ، مریض عورت ہو تو گھر کے کام کاج سے عاجز ہو ، نیز یہ کہ اسی حالت میں ایک سال گزرنے سے پہلے انتقال کر جائے ، بلاامتیاز اس کے کہ وہ صاحب فراش ہو یا نہ ہو اور اگر اس کا مرض طول پکڑ جائے اور ایک سال گزر جائے درآں حالیکہ مرض ایک حالت پر قائم ہو تو وہ شخص تندرست کے حکم میں ہوگا اور اس کے تصرفات ایک تندرست شخص کے تصرفات کے مانند ہوں گے - جس

شخص کے مرض نے نہ شدت پکڑی ہو اور نہ اس کی حالت بدل جائے درآن حالیکہ ایک سال نہیں گزرا تو حالت بدل جانے کے وقت سے وفات تک اس کے حال کا اعتبار بطور مرض الموت کے کیا جائے گا۔

کتب فقہ میں طلاق بحالت مرض الموت کو اس حالت سے تعبیر کیا گیا ہے جس میں ہلاکت کا غالب امکان یا خوف پایا جاتا ہو یا مرد عورت کو طلاق دے کر عورت کے ورثہ سے بھا گنا چاہتا ہو - بزازیہ میں لکھا ہے کہ مرض الموت کی تعریف یہ ہے کہ اس میں ہلاکت کا امکان غیر مرض سے زیادہ ہو اور بیماری نے اسے اتنا عاجز کر دیا ہو کہ وہ مرض کی بنا پر اپنے معاملات کے سلسلے میں گھر سے باہر نہ جا سکتا ہو اور ضروری کاروبار انجام نہ دے سکتا ہو - عورت کے حق میں حد مرض یہ ہے کہ وہ گھر کا کام کاج کرنے سے معذور ہو جائے۔

مرضِع یا مرضعہ : (Wet nurse)

دودھ پلانے والی -

مرہون : (Thing pladged)

وہ مال جو رہن رکھا جائے -

مرور زمان : (Laps of time)

مرور زمان جو سماع دعویٰ سے مانع ہے وہ مرور زمانہ ہے جو بلا عذر ہو لیکن جو زمانہ عذر شرعی کے ساتھ گذرا ہو وہ سماعت دعویٰ میں مانع نہیں ہے - مثلاً یہ کہ مدعی صغیر (کم سن) ہو یا مجنون ہو یا وہ مدت سفر کے برابر دور کے شہر میں ہو یا معتوہ (فاتر العقل) ہو خواہ اس کا کوئی وصی ہو یا نہ ہو یا اس کا مد مقابل (خصم) غالب طاقتور ہو تو اس مدت (عذر) کا اعتبار نہیں ہوگا ، بلکہ مرور زمانہ کی تاریخ اس عذر کے ازالہ کے بعد سے شروع ہوگی - مثلاً اس زمانہ کا اعتبار نہیں ہوگا جو بچہ کا بلوغ سے

پہلے گزرا ہے بلکہ بلوغ کے بعد کے زمانے کا اعتبار ہوگا - اسی طرح اگر کسی شخص کا دعویٰ کسی غالب طاقتور شخص سے متعلق ہو اور اس کے تغلب کی وجہ سے مرور زمانہ ہو جائے تو یہ مرور زمانہ سماع دعویٰ سے مانع نہیں ہوگا ، بلکہ مرور زمانہ کا شمار اس تغلب کے ختم ہو جانے کے بعد سے ہوگا -

یہ اعذار شرعی جو مذکورہ دفعہ میں بیان کیے گئے ہیں - تین قسم کے ہیں :

پہلی قسم	قاصریت	یعنی اگر صاحب حق صغیر یا مجنون وغیرہ ہو -
دوسری قسم	غیاب	مدعی یا مدعا علیہ کا غائب ہونا -
تیسری قسم	تغلب	مدعا علیہ کا صاحب قوت ہونا جو مدعی کو اس پر دعویٰ کرنے سے باز رکھے-

اعذار کی موجودگی میں اگر تقادم (مرور زمانہ) ہو جائے تو یہ دعویٰ کی سماعت سے مانع نہیں ہوگا ، بلکہ تقادم (مرور زمانہ) کی مدت اس عذر کے رفع ہونے کے بعد شروع ہوگی -

مروۃ : (Generosity)

مروت ، لحاظ ، خیال ، نفس کی ایسی قوت جس سے افعال جمیلہ کا صدور ہوتا ہے -

مُزَابَنَہ : (Muzabanah, selling without measure)

درخت پر لگی ہوئی نیم پختہ کھجوروں کا معاملہ ان کھجوروں سے کرنا جو درخت سے توڑ لی گئی ہوں -

مزارعت : (Partnership to cultivate land)

شراکت کی وہ صورت جس میں زمین ایک شخص کی ہو اور عمل دوسرے کا اور پیداوار دونوں میں تقسیم ہو - مزارعت زمین سے پیداوار حاصل کرنے کے لیے زراعت میں شرکت کا نام ہے اس

میں دو فریق باہم اس طرح عقد کرتے ہیں کہ ایک کی زمین ہوتی ہے اور دوسرے کا عمل اور زرعی آمدن دونوں کے درمیان طے شدہ نسبت سے مشترک ہوتی ہے ۔ اس عقد میں زمین میں زراعت کا کام کرنے والا مزارع اور دوسرا فریق رب الارض (Land lord) کہلاتا ہے ۔

(الفقہ الاسلامی ف : ۲۸۱)

مساقات : (Partnership to cultivate trees)

زمین میں درخت لگا کر ان سے پھل حاصل کرنے کی شرکت مساقات کہلاتی ہے ۔ اس میں درخت ایک فریق کے ہوتے ہیں اور درختوں کی نشو و نما کی دیکھ بھال اور انھیں پانی دینے کا عمل دوسرے فریق کا ہوتا ہے اور حاصل ہونے والا پھل دونوں کے درمیان طے شدہ نسبت کے ساتھ مشترک ہوتا ہے ۔

مُسَاوَمَہ : (Bargaining)

قیمت بتا کر فروخت کی جانے والی شے کو مشتری کو دکھانا۔

مستاجَر : (A thing given for hire)

وہ شے جو اُجرت پر دی جائے ۔

مستاجَر فیہ : (Property given to a hired person to work on)

وہ مال جو کسی مستاجر نے کسی اجیر کو مقررہ عمل کی تکمیل کے لیے سپرد کیا ہو ۔ جیسے درزی کو سلائی کے لیے دیا جانے والا کپڑا ۔

(المجلہ : ۴۱۲)

مُستَامِن : (One who seeks security)

جو امان لے کر دارالاسلام میں داخل ہوا ہو ۔

مُستبضِع : (A person who uses another's capital for the benefit of the other)

وہ شخص جو کسی کا رأس المال کسی دوسرے کے فائدہ کے لیے کام میں لائے۔

مُستحاضہ : (A woman who has an issue of blood)

جس عورت کو علاوہ ایام کے خون آ رہا ہو -

مُسترسِل : (Mustarsil)

وہ بائع یا مشتری جو قیمت سے ناواقف ہو اور اپنے ساتھ عقد کرنے والے فریق کی بات تسلیم کر لے۔ اگر اس معاملے میں مسترسل سے کوئی غبن ہو جائے ، تو اسے اس معاملہ کے باطل کرنے کا اختیار حاصل ہو جائے گا ۔ کیونکہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا فرمان ہے - (شخص مسترسل کا غبن ظلم ہے) -

(الفقہ الاسلامی ف : ۱۸۵/۴)

مُسترضِع : (The hiring of wet nurse)

وہ شخص جو بچہ کو دودھ پلانے کے لیے اُجرت پر کسی دودھ پلانے والی کو مقرر کرے -

مُستصنِع : (Person who employs an Artisan to make a thing)

کسی سے کوئی شے بنوانے والا -

مُستعار : (Property lent for use)

وہ شے جو عاریت پر لی جائے ، شے مستعار -

مُستعیر : (A borrower)

کوئی شے بطور عاریت لینے والا -

مُسْتَوْدَع : (Person who accepts another's property) for safe keeping)

وہ شخص جس کے . . . . پاس ودیعت رکھوائی گئی ہو -

مُسْتُورَہ : (Secret enquiry into credibility of witnesses)

شاہدوں کے تزکیہ کہ لیے لکھی جانے والی قاضی کی خفیہ تحریر-

مُسْرِف : (Extravagant, wasteful)

اسراف کرنے والا -

مسمّٰی : (Fixed by contract)

وہ قیمت یا معاوضہ جو معاملہ میں طے کر دیا گیا ہو -

مُسِنّہ : (Two years old cow)

دو سال کی ہو کر تیسرے سال میں جانے والی گائے - اس عمر میں اس کے اگلے دو دانت نکل آتے ہیں - یہی لفظ اس عمر کی بھیڑ بکریوں کے لیے بھی بولا جاتا ہے -

مُشَاع : (A thing containing undivided share)

وہ شے جس میں غیر واضح الحدود پھیلے ہوئے حصے ہوں - یعنی ایسی مشترک شے جس میں ایک سے زائد افراد حصے دار ہوں مگر کسی کا حصہ متعین نہ ہو ، جیسے ایک مکان میں شریک دو یا زیادہ بھائی جب کہ مکان کی تقسیم عمل میں نہ آئی ہو -

(المجلہ : ۱۳۸)

مُشتری : (Purchaser)

خریدنے والا -

مُشْتَہاۃ : (Woman having a sexual appeal)

وہ عورت جس میں مرد کے لیے کشش موجود ہو - جس کی عمر نو سال سے زائد ہو -

مَشفُوع : (Real property subject to pre-emption)

وہ جائداد جس سے حق شفعہ متعلق ہو -

مَشفُوع بہ : (Property by which pre-emption accrues)

شفیع کی وہ ملکیت جس کی وجہ سے اسے حق شفعہ حاصل ہو -

مَشہُودبہ : (A right proved by evidence)

جس حق کی شہادت دی گئی ہو -

مَشہود علیہ : (Person against whom evidence is given)

جس شخص کے خلاف گواہی دی گئی -

مشہودلہ : (Person for whom evidence is given)

جس کے حق میں گواہی دی گئی ہو -

مُصَادَرہ : (Confiscation)

حکومت کا کسی کا مال ضبط کر لینا -

مُصَالح : (A person who compromises)

صلح کنندہ ، صلح کرنے والا -

مُصَالح علیہ : (The price of compromise)

جس عوض پر صلح کی گئی ہو -

مصالح عنہ : (The claim compromised)

وہ دعویٰ جس کے رفع کرنے کے لیے صلح کی گئی ہو -

مُصَاہَرَہ : (Prohibition of such relations emmerged by marriage)

وہ رشتے جو نکاح کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں -

مصدّق : (Collector)

زکٰوۃ وصول کرنے والا ، حکومت کی جانب سے زکٰوۃ کی

وصولیابی پر مامور شخص -

مصراۃ : (Musarrat)

وہ گائے یا بکری جس کا دودھ تھنوں میں روک لیا گیا ہو تا کہ خریدار اس کو زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر اس کی قیمت زیادہ دے -

مصلحت : (Maslahat)

اسلامی شریعت کی نظر میں مصلحت وہ امر ہےجو مقاصد شریعت سے ہم آہنگ ہو - اسلامی مقاصد شریعت میں سے اولین مقصد انسانی زندگی کی پانچ بنیادی ضرورتوں کا تحفظ ہے جو یہ ہیں :

(۱) دین -

(۲) عقل -

(۳) نفس -

(۴) نسل -

(۵) مال -

ان پنجگانہ ضروری ارکان کے علاوہ ایسے تمام امور جو انسان کی عمدہ اور صالح زندگی کے لیے مفید اور ضروری ہوں وہ بھی مقاصد شریعت میں داخل ہیں -

فقہائے کرام نے ان اعمال اور افعال کو جو شریعت کی نظر میں مصالح متصور ہوتے ہیں اور جو نصوص شریعت کا مقتضا اور اس کے احکام کا محور ہیں ، تین اقسام میں تقسیم کیا ہے -

(۱) "ضروریات" ایسے اعمال اور تصرفات کو کہا جاتا ہے جن پر مذکورہ بالا پانچ ارکان کا تحفظ موقوف ہو - کھانا - پینا، لباس اور حقوق و اموال کا تحفظ اسی زمرے میں آتے ہیں -

(۲) "حاجیات" یہ وہ اعمال و تصرفات ہیں جن پر ارکان خمسہ کا تحفظ موقوف تو نہیں ہوتا لیکن برائے توسع اور برائے رفع

حرج ضروریات ان کا مطالبہ کرتی ہیں جیسے شکار کا جائز ہونا اور ان طیبات (عمدہ پاکیزہ اشیاء) سے لطف اندوز ہونا جن سے انسان مستغنی تو ہو سکتا ہے لیکن قدرے زحمت کے ساتھ اور اسی طرح مدنی قانون میں اجارہ کا جواز اور اسی طرح کے دیگر معاملات کا جواز ۔

(۳) "تکمیلیات یا تحسینیات" وہ ہیں جن کے ترک سے زندگی میں کوئی حرج پیدا نہ ہو ، البتہ ان کی مراعات مکارم اخلاق اور محاسن عادات میں شمار ہوتی ہوں ۔ یعنی ان کا تعلق ایسے امور سے ہو جن کا اختیارکرنا مناسب اور موزوں ہو اور ان سے احتراز کرنا غیر موزوں اور نامناسب ہو ۔ جیسے آداب کلام، کھانے پینے کے آداب اور ظاہری طور طریقوں میں میانہ روی ، اسراف اور کوتاہی کے بغیر مصارف میں اقتصاد ۔ اس نظریہ کی اساس یہ ہے کہ مصالح کی شرعی حیثیت اسی لیے متعین کی گئی ہے کہ دنیا کی زندگی ایسی بنیادوں پر استوار ہو جو محض نفس اور خواہشات پر مبنی نہ ہوں ۔

(الفقہ الاسلامی ف : ۲٦)

مَصْنُوع : (Thing made by an Artisan)

وہ شے جو اوصاف بیان کرکے بنوائی گئی ہو ۔

مُضارب (Partner who finds the labour in Mudarabah)

رب المال ، مضاربہ کرنے والا ۔ مضاربت کے معاملہ میں صاحب عمل شخص ۔

مضاربت : (A partnership where one finds the capital and the other the labour)

عقد شراکت کہ ایک فریق کا مال ہو اور دوسرے فریق کا عمل اور نفع دونوں کے درمیان ایک تناسب کے ساتھ طے ہو ۔ اس عقد میں رأس المال کے مالک کو رب المال اور عمل (محنت) کرنے والے فریق کو مضارب کہا جاتا ہے ۔

(الفقہ الاسلامی ف : ۲۸۰)

مُعَار : (Property lent for use)

وہ شے جو عاریتاً دی گئی ہو -

معاملہ : (Transaction)

کاروبار ، بیع و شراء ، خرید و فروخت -

معاملات : (Transactions)

شریعت کے وہ احکام جن کا تعلق دنیاوی امور سے ہے -

مُعَاوَمَہ : (Mu'awamah)

پھلوں کی فروخت کا دو سال یا زیادہ کے لیے معاملہ -

مَعْتُوہ : (A person of unsound mind)

معتوہ کا لفظ عتہ سے بنا ہے - یعنی وہ شخص جو مغلوب العقل، فاسد الکلام اور فاسد التدبیر ہو ، بے ربط باتیں کرتا ہو لیکن کسی کو ایذا نہ پہنچاتا ہو، معتوہ شخص کی طلاق واقع نہیں ہوتی-

مُعَدّلاستغلال : (A thing intended to be let)

کرایہ پر دی جانے والی شے -

(المجلہ)

مَعْدُود : (A thing which is counted)

قابل شمار شے -

معصوم الدم : (A person whose life is protected in the eyes of law)

جس کے خون کی حفاظت تسلیم کی گئی ہو - جس کی جان از روئے شریعت محترم اور محفوظ ہو - ہر انسان معصوم الدم ہے - جب تک وہ کسی ایسے فعل کا ارتکاب نہ کرے جس کی سزا میں اس کی جان لینا لازم ہو جائے -

مُعِیْر : (A person who lends for use)

کوئی شے عاریتاً دینے والا ۔

مَغْصُوب : (Property wrongfully taken)

جو شے غصب کر لی گئی ہو ۔

مَغْصُوب منہ : (Owner of property wrongfully taken)

جس کی کوئی شے غصب کی گئی ہو ۔

مَغْرُور : (Decieved, tempted)

جسے بائع نے خریداری میں دھوکہ دیا ہو ، فریب خوردہ ۔

مُغْمیٰ علیہ : (Unconcious)

جس پر مدہوشی طاری ہو گئی ہو ۔ سرسام زدہ ، ایسے شخص کی طلاق بالاتفاق واقع نہیں ہوتی ۔

مَفَاوَضہ : (Mufawadah)

مال تصرف اور دین میں حاوی شرکت ۔
دیکھیے : شرکت مفاوضہ ۔

مُفْتی : (Official expounder of Islamic law)

فتویٰ دینے والا ، کسی معاملے میں شریعت کی روشنی میں رائے بیان کرنے والا ۔

مفلس : (Bankrupt)

مفلس ، دیوالیہ ۔
دیکھیے : افلاس ۔

مفقود الخبر : (Missing person)

وہ شوہر جو کسی ایسے مقام پر چلا گیا ہو جہاں سے اس کی

کوئی خبر نہ آئے اور اس کے زندہ ہونے یا نہ ہونے کی کوئی اطلاع نہ ملے ۔ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک مفقود الخبر کی صورت میں اس کی بیوی اس وقت تک عقد نکاح سے خارج نہیں ہوگی جب تک شوہر کی موت کا یقین نہ ہو جائے لیکن امام مالکؒ کے نزدیک مفقود الخبر کی بیوی کو عدالت سے رجوع کرنے کے بعد چار سال تک انتظار کرنے اور عدالت سے فسخ نکاح کا حکم حاصل کرکے عدت گزارنے پر دوسرا نکاح کرنے کا اختیار ہوگا ۔

مُفَوَّضَہ : (Mufawadah)

وہ عورت جس کا نکاح اس کے ولی نے بغیر مہر کر دیا ہو یا وہ عورت جس نے خود اپنا نکاح بلامہر کرایا ہو ۔

مقارضہ : (Muquaradah)

کسی شخص کو اس طرح مال دینا کہ وہ اس سے تجارت کرکے نفع مال کے مالک کو دے دے ۔

مُقَاصَّہ : (Settlement of accounts)

مقاصہ یہ ہے کہ قرض خواہ (دائن) کا جس قدر قرض مدین (مقروض) پر ہو ، مقروض بھی اتنا ہی قرض دائن پر ثابت کر دے اور از روئے قضاء دونوں کے درمیان مطالبہ قائم نہ ہو سکے ، اس لیے کہ اس مطالبہ کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ کیونکہ اگر ایک شخص اپنے حق کا مطالبہ کرے گا ، تو دوسرا اسی جیسا اپنا مطالبہ کر دے گا ۔

(الفقہ الاسلامی)

مُقَايَضَہ : (Barter)

ایک چیز کا دوسری چیز سے تبادلہ ۔

مقدرات : (Things estimated)

ایسی اشیاء جنھیں ناپ تول کر یا پیمائش کرکے ان کی مقدار کا

تعین کیا جا سکے ۔

(المجلہ : ۱۳۲)

مکانی مہایاۃ : (Makani Muhayat)

ایک مال کے شرکاء میں سے ہر ایک کا اپنے حصہ کی نسبت سے جگہ مختص کر لینا اور سب کا (اس طرح اپنی اپنی مکانیت مختص کرکے) بیک وقت انتفاع کرنا مکانی مہایاۃ کہلاتا ہے ، مثلاً ایک مکان میں دو افراد شریک ہوں اور ہر شریک اپنے حصے کے بقدر جگہ مختص کرکے رہائش اختیار کر لے یا دو اشخاص دو دکان کے مالک ہوں اور ہر ایک ان میں سے ایک دکان اپنے استعمال میں لے آئے ۔

یہ امر واضح ہے ۔ اگر ایسی شے ہو جس کے حصے نہ ہو سکتے ہوں مثلاً ایک ہی جانور مشترک ملکیت میں ہو تو اُس صورت میں صرف "زمانی مہایاۃ" ہی درست ہوگی ۔

انھی وجوہ کی بنا پر فقہاء نے مہایاۃ (باری باری انتفاع) کی دو قسمیں کی ہیں ، زمانی اور مکانی ، تا کہ ہر شے کے منافع اس کے اعتبار سے تقسیم ہو سکیں ۔

مکفول بہ : (Thing guaranteed)

وہ شے جس کی کفیل نے ذمہ داری قبول کی ہو ۔

مکفول عنہ : (Principal debtor)

جس کی جانب سے کفالت قبول کی گئی ہو ۔

مکفول لہ : (Creditor guaranteed)

جس کے حق میں کفیل نے ذمہ داری میں شرکت کی ہو اور اس کے وعدہ میں حصہ دار بنا ہو ۔

مکِیل : (Thing measured by Keyl)

وہ شے جو کیل سے ناپی جائے ۔

ملاقیح : (Malaqih)

ملقوح کی جمع ، مادہ جانور کے پیٹ میں موجود بچہ -
دیکھیے : بیع الملاقیح -

مُلَامَسَہ : (Mulamasah)

دیکھیے : بیع ملامسہ -

ملک : (Ownership)

جس شے کا کوئی شخص مالک ہو ، خواہ وہ چیز ہو یا اس سے حاصل شدہ نفع -
(المجلہ : ۱۲۵)

ملکیت : (Property)

لغت کی رو سے ملکیت کے معنی کسی شے پر غلبہ پانے اور حسب منشاء اس پر تصرف کی قدرت حاصل کر لینے کے ہیں - جب کہ فقہاء کی شرعی اصطلاح کی رو سے ملکیت کے معنی یہ ہیں -

کسی شے پر کسی کا ایسا خصوصی حق جس سے وہ قانوناً دوسرے کو روک سکے اور خود یہ صاحب حق تصرف کر سکے الایہ کہ کوئی مانع موجود ہو -

شریعت اسلامیہ نے جن اسباب ملکیت کو تسلیم کیا ہے وہ چار میں منحصر ہیں :

۱ - احراز مباحات (مباح شے کو اپنی تحویل میں لے لینا) -

۲ - عقود (معاملات) -

۳ - خلفیت (وارثت وغیرہ) -

۴ - مملوک شے سے پیدا ہونے والی شے -

عرب جاہلیت میں اور دیگر اقوام عالم میں ملکیت کے اور بھی بعض اسباب موجود تھے جنھیں اسلامی شریعت نے رد کیا ہے ،

بلکہ ان میں سے بعض اسباب کو اسلام نے بُرا جانا ہے اور اس کو بد ترین جرم قرار دیا ہے -

پہلی قسم کے اسباب کی مثال جیسے قبائل عرب کا باہم ایک دوسرے کو لوٹ لینا اور ایسا مقروض شخص جو ادائے قرض سے عاجز ہو اسے غلام بنا لینا ، جیسا کہ عرب جاہلیت اور رومیوں میں یہ طریقہ مروج تھا -

دوسرے قسم کے اسباب کی مثال جیسے تقادمِ مُکْسب (Prescription) طویل مدت کے گزرنے کی بنا پر کسی شے کی ملکیت حاصل ہو جانا) - جس کا رومی قانون کے آخری دور میں رواج تھا اور جسے جدید قوانین نے رومی قانون کی میراث کے طور پر اپنا لیا ہے اور یہ تصور ان کے یہاں آج بھی موجود ہے -
(الفقہ الاسلامی : ۱۰۱-۱۰۲)

ملکیتِ دین : (Milkiyat-e-Dain)

ملکیت دین یعنی کسی کے ذمہ کسی سبب کے تحت کسی کی کوئی رقم عائد ہو ، مثلاً خریدار کے ذمہ فروخت شدہ شے کی قیمت، قرض اینے والے کے ذمہ بدل قرض اور کسی شے کے تلف کر دینے والے کے ذمہ اس شے کی قیمت وغیرہ -

دین اسی وقت کہلاتا ہے جب کسی کے ذمہ کوئی رقم لازم ہو - اس اعتبار سے دَین کا لفظ قرض سے عام ہے -

ملکیتِ شائع : (Joint Property, Co-ownership)

"ملک شائع" یا "مشاع" وہ ملکیت ہے جو مجموعی ملکیت کے کسی غیر متعین حصے سے خواہ یہ حصہ بڑا ہو یا چھوٹا ، ایک خاص نسبت کے ساتھ متعلق ہو ، جیسے کوئی شخص گھر کے نصف یا چوتھائی ، گھوڑے ، زمین کے سو ایکڑوں میں سے چند ایکڑ کا مالک ہو ، اس حصہ کو فقہاء مشترک شے کا حصہ اشتراک (الحصۃ الشائعہ) کہتے ہیں -

ملکیت اشتراک کا ہر جزء اور ہر حصہ بلاتعین اور تخصیص تمام شرکاء کی ملکیت ہوتا ہے اور سب کی ملکیت یکساں طور پر اس سے وابستہ ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے فقہاء نے حصہ اشتراک کی تعریف یہ کی ہے کہ "ملکیت کے کل اجزاء میں سے ہر جزء میں موجود حصہ" ۔ نیز فقہاء نے اس کو "کل شے میں منتشر طریقے پر موجود حصہ" سے بھی تعبیر کیا ہے۔

یہ امر واضح ہے کہ مشترک ملکیت کے شرکاء کے درمیان تقسیم ہوتے ہی ملکیت میں سے "اشتراک ملکیت" ختم ہو جائے گا اور ہر ایک شریک کی اپنے حصہ کی "ملکیت متمیزہ" بن جائے گی۔

(الفقہ الاسلامی ف : ۱۱۴)

ملکیت عین : (Corporeal Property)

جسے ملک رقبہ بھی کہا جاتا ہے ، اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس شے کی ذات اور اس کا مادہ مملوک ہو ، جیسے سامان اور جانور وغیرہ ، جیسے اموال منقولہ کی ملکیت اور جیسے زمین گھر اور دوکانیں وغیرہ ، جیسے جائداد یعنی اموال غیر منقولہ کی ملکیت ۔

ملکیت متمیزہ : (Milkiyyat-e-Mutamayyazah)

وہ ہے جو دوسری شے سے جدا کرنے والی اور مستقل حدود کی حامل متعین شے ہو ، مثلاً کوئی انسان کسی جانور کا مالک ہو یا کتاب کا مالک ہو یا پورے گھر کا مالک ہو ، یا کئی منزلہ عمارت میں ایک مستقل اور جدا منزل کا مالک ہو ۔

(یوسف ، الاموال : ۱۸۴)

ملکیت منفعت : (Milkiyyat-e-Manfiah)

ملکیت منفعت یہ ہے کہ انسان کسی شے کی اصل (عین) کو محفوظ رکھتے ہوئے صرف اس سے استفادہ کا حق رکھتا ہو ، جیسے ملکیت منافع کے شرعی اسباب کے تحت اجارہ یا عاریت وغیرہ کے ذریعہ حاصل شدہ کتاب کا پڑھنا ، اوزار و آلات کا استعمال کرنا اور دکانوں اور گھروں میں رہائش اختیار کرنا ۔

ملکیت ناقصہ : (Milkiyyat-e-Naquisah)

ایک شخص کسی شے کے اصل وجود کا مالک نہ ہو بلکہ اس کے منافع کا مالک ہو - ملکیت ناقصہ اکثر اسی صورت میں پائی جاتی ہے -

محض منافع کی ملکیت حسب ذیل چار طریقوں میں سے ایک کے ذریعہ حاصل ہوتی ہے -

اجارہ ، وقف ، اعارہ ،کسی کے حق میں منفعت کی وصیت مثلاً یہ کہ فلاں گھر میں فلاں شخص رہ سکتا ہے یا فلاح باغ کی پیداوار فلاں شخص کو ملے گی -

مُمَاکَسَہ : (Bargaining)

قیمت میں کمی کرنا -

مُنَابَذَہ : (Munabadah)

دیکھیے : بیع منابذہ -

مُنَاسَخَہ : (Munasakhah)

ترکہ کی تقسیم سے قبل ایک وارث کا حصہ دوسرے کو منتقل ہو جانا - اس کی صورت یہ ہے کہ اگر ایک شخص وفات پا جائے اور اس کا ترکہ جن وارثوں کو ملنے والا ہو تقسیم سے قبل ان میں سے بھی کوئی وفات پا جائے -

منافع : (Yields of utilizable things)

منفعت کی جمع ہے - اس کے معنی ہیں فوائد اور کسی مال سے حاصل ہونے والی آسائش - اسلامی فقہ میں یہ خاص اہمیت کا حامل ہے کہ منافع مال متقوم متصور ہوتے ہیں یا نہیں؟ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک منافع مال متقوم ہیں اور ان کے ضائع کرنے پر ضمان بھی عائد ہوگا - اس رائے کے دلائل یہ ہیں :

۱ - انسان طبعاً منافع کی جانب میلان رکھتا ہے اور ان کے حصول کی جستجو اور سعی کرتا ہے اور ان کے لیے خرچ بھی کرتا ہے اور فی الواقع مصلحت اشیاء کی ذات سے وابستہ نہیں بلکہ ان کے منافع. . . . سے وابستہ ہے - کیونکہ اشیاء بذات خود مال نہیں ہیں بلکہ درحقیقت اپنے منافع کی وجہ سے مال ہیں اور اس وجہ سے مال ہیں کہ ان سے کوئی نہ کوئی ضرورت پوری ہوتی ہے - یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی شے سرے سے منفعت سے خالی ہو تو وہ مال نہیں بنتی - اس حقیقت کے پیش نظر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اشیاء کی ذات کو تو مال قرار دیں اور جس سبب کی بنا پر وہ مال بنی ہیں اور جو ان کے مال بننے کی اصل علت ہے اسے ہم مال قرار نہ دیں -

۲ - بازار اور تجارتی معاملات کا عرف عام یہ ہے کہ منافع مالی مقصود ہیں اور ان کی تجارت کی جاتی ہے اور ان کا لین دین ہوتا ہے - چنانچہ دکانیں اور گھر بنتے ہی اس لیے ہیں کہ ان کی رہائش کے فوائد حاصل کیے جائیں اور ان فوائد کو تجارت کے ذریعے کمانے کا ذریعہ بنایا جائے - لوگوں کے اس تعامل سے یہی پتا چلتا ہے کہ عرف عام میں منافع کو اموال تصور کیا جاتا ہے -

۳ - اسلامی شریعت نے متعدد مواقع پر منافع کو مال قرار دیا ہے چنانچہ نکاح میں منفعت کو مہر مقرر کرنا جائز قرار دیا ہے - تمام فقہاء کا اس امر پر اتفاق ہے کہ منفعت نکاح میں مہر قرار پا سکتی ہے - چونکہ نکاح میں مہر مال ہی ہوتا ہے اس لیے معلوم ہوا کہ منفعت بھی مال ہے -

۴ - منافع پر عقد بھی کیا جاتا ہے اور خواہ عقد صحیح ہو یا فاسد عقد کے بعد منافع قابل ضمان بن جاتے ہیں - اگر منافع فی ذاتہ مال نہ ہوں تو عقد سے مال کیونکر بن جاتے ہیں کیونکہ عقود سے اشیاء کے حقائق بدلتے نہیں ہیں بلکہ ان کے خواص مزید مضبوط اور مستحکم ہو جاتے ہیں -

مذکورہ بالا رائے کے برعکس حنفی فقہاء کہتے ہیں کہ منافع بذاتہ مال متقوم نہیں ہیں بلکہ وہ عقد کے ذریعہ متقوم ہو جاتے ہیں - ان کی دلیل یہ ہے کہ کسی شے میں مالیت کا **وصف** اسی وقت پیدا ہوگا جب کوئی اس کا مالک بنے اور مالک بننے کے لیے ضروری ہے کہ وہ شے تحویل میں اور قبضے میں آئے - یہی وجہ ہے کہ جو شخص کسی شے سے انتفاع کر رہا ہے اور صرف اور خرچ کر رہا ہے اس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ اس کا مالک بن گیا ہے ، مثلاً اگر کوئی شخص کسی شے کو کھا رہا ہے تو یہ کھانے کا عمل ماکول شے کا تمول تو نہیں ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ منفعت دو زمانوں (ماضی اور حال) میں باقی نہیں رہتی ہے اور جونہی اس سے اکتساب کر لیا وہ فنا ہو گئی اور باقی نہیں رہی اس بنا پر منافع مال نہیں ہیں -

مزید یہ کہ منافع کو جب تک حاصل نہ کر لیا جائے وہ معدوم ہوتے ہیں اور معدوم شے پر مال کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور کسب کے بعد ان کو قبضے میں نہیں لیا جا سکتا -کسی شے کے تقوم(قیمتی بننے) کے اسباب میں سے ایک سبب احراز (قبضہ میں لینا) ہے - جو شے غیر محرز ہو وہ مال متقوم نہیں ہے، جیسے جنگل میں موجود شکار - چونکہ منافع ایسی اشیاء ہیں - جن کے وجود کے بعد بھی ان کا احراز نہیں ہو سکتا اس لیے انہیں مال متقوم نہیں کہا جا سکتا -

بہرحال از روئے قیاس منافع مال متقوم نہیں ہیں لیکن چونکہ منافع پر واقع ہونے والے عقد اجارہ اور اس کے مشابہ دیگر عقود کے بارے میں نص موجود ہے اور ان کے بارے میں عرف بھی ہے اس لیے عقود کی ان اقسام میں مال کو بطور استحسان اور خلاف قیاس متقوم تصور کر لیا گیا ہے - اصول یہ ہے کہ جو امر خلاف قیاس ہو اس کو نص کے دائرے میں محدود رکھا جاتا ہے اور نص کی مقرر کردہ حد سے تجاوز نہیں کیا جاتا اس لیے منافع عقود کے ساتھ متقوم ہیں اور بذاتہ متقوم نہیں ہیں -

(الملکیة و نظریة العقد : ۵۷)

منفعت : (Use, benefit)

منفعت کا لفظ نفع سے بنا ہے اور ضرر (نقصان) کی ضد ہے ۔ نفع ہر اس خیر اور بھلائی کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ انسان اپنے مطلوب تک پہنچ جائے ۔ ضروریات کی تکمیل رغبتوں اور لذتوں کے حصول کے لیے اعیان اور اعمال سے جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ منفعت ہے ۔ فقہ اسلامی اور وضعی قوانین دونوں میں منفعت کا یہی تصور ہے ، یعنی ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ منفعت کا اپنا ذاتی وجود نہیں ہے بلکہ یہ ایک وصف ہے جو اس شے کے ساتھ وابستہ ہوتا ہے جس سے ہم خیر اور بھلائی کے حصول میں مدد لیں خواہ وہ عین ہو یا عمل ہو ۔

اس مقام پر قابل توجہ امر یہ ہے کہ نفع یا منفعت اگر کسی عمل سے حاصل ہو رہی ہو تو وہ عمل خود کسی عمل کرنے والے کے وجود سے صادر ہوگا جو کہ عین ہوگا ۔ اس لیے منافع کو اعیان کے ساتھ منسلک کیا جا سکتا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ دراصل منفعت کسی عین شے سے وابستہ ، اس سے منسلک اور اس کے ایک ایسے وصف کے طور پر موجود ہوتی ہے جو کبھی اس میں پایا جائے اور کبھی نہ پایا جائے ۔ مثلاً رہائش کی منفعت گھر سے حاصل ہوتی ہے ، سواری کی منفعت سواری کے جانور یا گاڑی سے حاصل ہوتی ہے ، جسم کو سردی گرمی سے تحفظ و راحت لباس سے حاصل ہوتی ہے اور پڑھنے کی منفعت کتابوں سے وابستہ ہے ۔

حنفی فقہاء کے نزدیک منافع مال نہیں ہیں ۔ اس لیے ماسوا عقد اجارہ اور اس کے ہم معنی معاملات کے منافع میں مالیت نہیں ہے جب کہ حنفی فقہاء کے علاوہ دیگر فقہاء کے نزدیک منافع مال ہیں ۔ اصل بات یہ ہے کہ جو شے معاملات کا محل بنتی ہے اور اس میں کسی طرح بھی معاوضہ کی صورت بنتی ہو وہ مال ہے اور جس میں معاملہ اور معاوضہ کی صورت نہ بنتی ہو وہ مال نہیں ہے ۔ مثلاً دیوار اور درخت کا سایہ اور اس سایہ میں بیٹھنا معاملات کا محل نہیں بنتا اس لیے مال نہیں ہے اور اس کی مالی قیمت

نہیں ہے، اگرچہ اس سے انتفاع ممکن ہے اور جہاں تک سایہٴ دیوار کے اختصاص (کسی شخص کے ساتھ خاص ہونے) کا تعلق ہے تو وہ اس دیوار کے اختصاص کے تابع ہے یعنی دیوار کے مالک کو دیوار کے ساتھ اختصاص اس لیے حاصل ہے کہ وہ اس دیوار کا مالک ہے ۔ بہرحال رہائش ، سواری، خدمت اور استعمال آلات جیسے منافع مال ہیں اور سورج کی روشنی سے فائدہ اٹھانا ، اس کی گرمی سے گرمائی حاصل کرنا ، فضا کی ہوا میں سانس لینا اور پڑوسی کی دیوار کے سایہ میں آرام کرنا مال نہیں ہے لیکن اس کے باوجود منافع اشیاء ضرور ہیں کہ ان کا ظاہری وجود ہے لیکن وہ اعیان میں سے نہیں ہیں ۔

(الملکیۃ فی الشریعۃ الاسلامیہ : ۱۴)

منقلہ : (Dislocation of bone)

ایسی ضرب جو ہڈی کو توڑنے کے بعد اسے جگہ سے بھی ہٹا دے ۔

منقول : (Movable property)

قابل نقل اشیاء ۔ مکان اور زمین کے علاوہ اشیاء ۔

منیحہ : (Manihah)

کھجور بکری وغیرہ کسی کو عاریتاً دینا کہ کھجور کا پھل اور بکری کا دودھ استعمال کر لیا جائے ۔

مہایاۃ : (Partition by division of benefits)

کسی شے میں جب کئی افراد مالکانہ شرکت رکھتے ہوں تو ان کا اس شے سے باری باری انتفاع کرنا مہایاۃ کہلاتا ہے ۔

(المجلہ : ۱۹۳)

مہدر الدم : (Not protceted by the law of vendetta)

ایسا شخص جس کا خون رائگان قرار دے دیا گیا ۔ یہ اشخاص

مہدر الدم ہیں - وہ مرتد جسے توبہ کی پیش کش کی گئی ہو اور اس نے توبہ نہ کی ہو ، قاتل جسے مقتول کے وارثوں نے معاف نہ کیا ہو ، زانی جس پر رجم کی سزا جاری کیے جانے کا فیصلہ ہو گیا ہو -

مہر : (Dowery)

مہر اس مالی منفعت کا نام ہے جو شرعاً عورت مرد سے بعوض نکاح پانے کی مستحق ہوتی ہے -

مہر کی حسب ذیل اقسام ہیں :

۱ - مہر مسمیٰ -

۲ - مہر مثل -

مہر مسمیٰ : اس مہر کو کہتے ہیں جو بوقت نکاح یا بعد نکاح مابین زوجین مقرر ہوا ہو - اس کی حسب ذیل دو قسمیں ہیں :

(الف) مہر معجل -

(ب) مہر موجل -

مہر معجل : اس مہر کو کہتے ہیں جو بوقت نکاح فوری ادا کر دیا جائے یا عندالطلب قابل ادا ہو -

مہر موجل : اس مہر کو کہتے ہیں جو طلاق یا زوجین میں سے کسی ایک کی وفات پر قابل ادا ہو -

موات : (Waste land)

غیر آباد زمین جس کا کوئی مالک نہ ہو -

مواضعہ : (Fictitious Contract)

یہ ہے کہ ہر دو فریق معاملہ سراً کسی ایک بات پر متفق ہوں اور ظاہر میں اس کے برخلاف اعلان کریں -

اس کے تحت تین صورتیں آتی ہیں :

۱ - اصل عقد میں مواضعہ -
۲ - مقدار عوض میں مواضعہ -
۳ - شخص میں مواضعہ -

اصل عقد میں مواضعہ : اصل عقد میں مواضعہ یہ ہے کہ معاہدہ کے ہر دو فریق عقد سے پہلے راز داری کے ساتھ اس امر پر متفق ہو جائیں کہ وہ فی الواقع کوئی عقد نہیں کرتے لیکن صرف لوگوں کو دکھانے کے لیے ظاہراً عقد کر رہے ہیں اور یہ جھوٹا عقد اس لیے کرتے ہیں کہ اس میں ان دونوں کا یا ایک کا کوئی مفاد ہوتا ہے -

شخص میں مواضعہ یا مستعار نام (Pseudonym) کا مسئلہ :
بسا اوقات وہ مصنوعی صورت جس پر مواضعہ کیا گیا ہے اس کا تعلق اصل عقد سے نہیں ہوتا مثلاً کوئی شخص کسی کا تابع فرمان ہو کر عقد کرے جو بظاہر اس کے نام سے ہو اور اس سے بظاہر اس کی شخصی مصلحت ظاہر ہو لیکن باطنی طور پر وہ کسی اور شخص کی مصلحت کے لیے ہو ، بعد ازاں وہ خود یہ اعلان کرے کہ اس کا کیا ہوا عقد اور جو ملکیتیں اس کے پاس موجود ہیں یا ان کے کچھ حصے واقعتاً اس دوسرے شخص کے ہیں اور اس میں اس کا نام اس دوسرے شخص کی طرف سے بطور عاریت استعمال ہوا ہے - اس کو اسم مستعار کہا جاتا ہے -

مقدار عوض میں مواضعہ: بسا اوقات مواضعہ کا مقصود اصل عقد نہیں ہوتا بلکہ عوض کی وہ مقدار ہوتی ہے جس پر معاملہ ہوا ہے - اس صورت میں مواضعہ سے عقد باطل

نہیں ہوگا، بلکہ اس کی تاثیر ایسے عوض میں ترمیم تک منحصر رہے گی اور راز داری کے ساتھ مواضعہ کا جو معاملہ طے پایا وہ معتبر ہوگا۔ کیونکہ بعض اوقات فریقین خفیہ طور پر عوض اس سے کم طے کرتے ہیں جس کا وہ آزاد عقد میں اعلان کرتے ہیں۔ عقد نکاح میں کثرت سے یہ صورت پیش آتی ہے اور اس کا مقصود مہر کی زیادتی کے ذریعے شہرت اور نام حاصل کرنا ہوتا ہے۔

موانع نکاح : (Mawaney Nikah)

نکاح کے شرعی موانع چار ہیں :

۱ - نسبی -

۲ - رضاعی -

۳ - از دواجی -

۴ - سببی -

۱ - نسبی موانع وہ ہیں جو قرابت نسب یعنی خون کے رشتے سے پیدا ہوتے ہیں - چنانچہ ماؤں ، بیٹیوں ، بہنوں ، پھوپھیوں ، خالاؤں، بھتیجیوں سے خواہ وہ کتنے ہی بالائی یا زیرین درجہ کی ہوں نکاح بوجہ قرابت نسب ممنوع ہے -

۲ - رضاعی موانع وہ ہیں جو بچے کے کسی اجنبی عورت کا دودھ پی لینے کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں ، چنانچہ رضاعی ماؤں اور رضاعی بہنوں سے نکاح بوجہ رضاعت ممنوع ہے -

۳ - از دواجی موانع وہ ہیں جو از دواج کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں - چنانچہ بیوی کی بیٹی ، بیوی کی ماں ، بیٹے ، پوتے ، نواسے کی بیوی سے نکاح کی ممانعت ہے -

۴ - سببی موانع وہ ہیں جو مختلف اسباب کی بنا پر پیدا ہوتے ہیں - مثلاً ایسی عورت سے نکاح جو کسی دوسرے کے نکاح میں ہو یا جس کی عدت نہ گزری ہو یا چار بیویوں کی موجودگی میں پانچواں نکاح یا . . . حاملہ سے نکاح جس کا حمل ثابت النسب ہو ، اس وقت تک کے لیے ممنوع ہے جب تک سبب امتناع دور نہ ہو جائے -

(مجموعہ قوانین اسلام : ۱-۱۳۱)

مُودِّع : (Person depositing his property for safe keeping)

ودیعت رکھانے والا -

موزون : (Weighed)

قابل وزن شے -

مُوسِر : (Prosperous)

جس کے پاس دو سو درہم یا اس کے مساوی سامان موجود ہو -

موسع : (Wealthy)

مال دار ، غنی -

مُوضِحَہ : (Hurt in which bone is exposed)

ایسا زخم جس میں ہڈی نظر آ جائے -

موضوع عقد : (Subject matter of contract)

عقد کے موضوع سے مراد اس عقد کی "غایت نوعی" ہے - یعنی عقد کا وہ مقصد اصلی ہے جس کے لیے شریعت نے اس عقد کو جائز قرار دیا ہے -

مثلاً بیع کے معاملہ میں عقد کا موضوع عوض لے کر مبیع (thing sold) کی ملکیت مشتری کی طرف منتقل کرنا ہے، ہبہ میں

مفت بلا قیمت اصل موہوب شے کا مالک بنانا ہے ، عقد اجارہ میں بالعوض اس شے کے منافع کا مالک بنانا ہے جو اُجرت پر دی گئی ہے ، اور ہر عقد عاریت میں بلاعوض منافع کی تملیک ہوتی ہے وغیرہ ۔

موقوذہ : (Animal fattaly bit)

وہ جانور جسے پتھر یا لکڑی سے مار دیا گیا ہو ۔

موقوف : (Endowment Property)

وقف املاک ۔

موقوف علیہ : (Usufractuary of a waqf)

وہ شخص یا مقصد جس کے لیے وقف کیا گیا ہو ۔

موکل : (Muwakkil)

جس نے کسی کو وکیل مقرر کیا ہو ، اصل شخص ۔

موکل بہٖ : (Muwakkal bihi)

وہ معاملہ یا امر یا کام جس کے لیے وکیل مقرر کیا گیا ہو ۔

موہوب : (Gift)

وہ شے جو ہبہ کی گئی ہو ۔

موہوب لہ : (The receiver of the gift)

وہ شخص جسے ہبہ کیا گیا ہو ۔

میراث : (Heritage)

اسلامی شریعت نے بیوی شوہر اور رشتہ داروں کے درمیان میراث کو ثابت کیا ہے اور اس کے لیے ایسے قواعد اور احکام وضع کیے ہیں جو تمام اعراف (Customs) اور تمام شریعتوں کی

بہ نسبت قطعی جدید ہیں - ان احکام کو شریعت نے درج ذیل اصولوں پر قائم کیا ہے -

میراث اسلامی شریعت کی جانب سے ایک لازمی فریضہ ہے اور اس میں مورث کی رضا کو دخل نہیں ہے - یعنی مورث کو ایسا کوئی اختیار حاصل نہیں کہ وہ اپنے کسی شرعی (قانونی) وارث کو میراث میں اس کے حق سے محروم کر دے -

چونکہ میراث لازمی ہے تو اس کا یہ مفہوم نہیں ہے کہ وارث پر مورث کے قرضے بھی لازم ہوں - کیونکہ اسلامی شریعت میں میراث وارث کے حق میں انعام ہے ، انتقام نہیں ہے، مورث کا قرضہ اسی مال سے ادا کیا جائے اور ایک تہائی کی حد تک اس کی وصیت پوری کی جائے گی - شریعت اسلامیہ نے میراث کی تقسیم میں مرنے والے سے قرابت کو ملحوظ رکھا ہے - اسلام میں میراث کے معاملہ میں ولد اکبر کو کوئی امتیاز حاصل نہیں ہے -

لڑکی کا حصہ مرد کے حصہ کا نصف ہے -

(الفقہ الاسلامی ف : ۱/۱٦)

(ن)

نائم : (Asleep)

سویا ہوا ، خوابیدہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تین افراد پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی ، بچہ پر جب تک وہ بالغ نہ ہو جائے ، مجنون پر جب تک اسے افاقہ نہ ہو جائے ، سوئے ہوئے شخص پر جب تک وہ بیدار نہ ہو جائے -

نسب : (Kinship)

نسب اس تعلق کا نام ہے جو مرد اور عورت کے درمیان عقد شرعی کے نتیجہ میں نکاح کے بعد اولاد کا اپنے والدین کے ساتھ پیدا ہوتا ہے -

نص : (Version)

نص وہ ہے جس کا لفظ واضح طور پر اپنے اس معنی مقصود پر دلالت کرے جو معنی سیاق کلام سے اصالتہً ظاہر ہوں اور سیاق کلام کا مقصود اصلی ہوں تو یہ لفظ اپنے اس معنی پر نص ہوگا - جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد (احل اللہ البیع و حرّم الربوا) اس معنی پر نص ہے کہ بیع اور ربا میں کوئی مماثلت نہیں ہے کیونکہ یہی لفظ کے ظاہری معنی ہیں اور یہی سیاق کلام کا مقصود اصلی ہے -

نصوص شریعت : قرآن اور سنت کے احکام - امرونہی کے بارے میں قرآن و سنت کی تصریحات - نصوص شریعت کی دو قسمیں ہیں - خاص اور عام -

(الف) ایسے احکام جو شارع نے خاص اشیاء کے بارے میں اور خاص حالات کے بارے میں جاری کیے ہوں اور وہ احکام امر و نہی پر مشتمل ہوں ، "خاص" کہلاتے ہیں -

(ب) ایسے احکام جو "عام" اور مشترک ہوں یعنی ان میں متعدد افراد اور اجزاء شامل ہوں "عام" کہلاتے ہیں -

شرعی نص بسا اوقات اپنے مطلوب مفہوم پر دلالت کرنے کے لحاظ سے اور شارع سے منقول ہونے کے لحاظ سے قطعی ہوتی ہے اور کبھی ان دونوں پہلوؤں یعنی دلالت اور ثبوت میں کسی ایک پہلو میں غیر قطعی ہوتی ہے -

حنفی فقہاء کے سوا تمام فقہاء کے نزدیک قرآن و سنت کی جملہ عام نصوص غیر قطعی ہیں ، کیونکہ ان کے نزدیک عام نص اپنے عموم کی بنا پر غیر قطعی ہو جاتی ہے - اسی طرح سنت نبوی کی وہ نصوص جو "احاد" ہوں ، اگرچہ سنداً صحیح ہوں وہ ان کے نزدیک غیر قطعی ہیں - اگرچہ وہ اپنے مطلوبہ مفہوم پر دلالت کے لحاظ قطعی ہوں -

نفقہ : (Maintenance)

وہ مصارف جو از روئے شریعت بیوی کے لیے شوہر کے ذمہ اور اولاد کے لیے والدین کے ذمہ عائد ہوتے ہیں -

نقصان ارض : (Nuqsan-e-Ard)

اگر کوئی زمین زراعت سے قبل کرایے پر دی جائے تو کیا رقم ملے گی اور اگر زراعت کے بعد دی جائے تو کیا رقم ملے گی - ان دونوں رقوم کے مابین فرق نقصان ارض کہلاتا ہے -

(المجلہ : ۸۸٦)

نقد : (Currency, Silver and gold)

سونا چاندی ، زرنقد ، جمع نقود -

نقدَین : (Gold and Silver)

سونا چاندی -

نکاح : (Marriage)

نکاح ایک شرعی معاہدہ ہے جس کے تحت مرد اور عورت کے درمیان صنفی تعلق روا قرار پاتا ہے اور اس رشتہ کے تحت ہونے والی اولاد انھی والدین کی جانب منسوب ہوتی ہیں اور ان کا نسب صحیح قرار پاتا ہے اور زوجین کے مابین دیوانی حقوق و فرائض پیدا ہو جاتے ہیں -

ہدایہ میں نکاح کی تعریف اس طرح کی گئی ہے "نکاح ایک معاہدہ ہے ، جس کا مقصد جائز اولاد پیدا کرنا ہے"۔

فی الحقیقت نکاح ایک شرعی معاہدہ ہے جس کے نتیجے میں زوجین کو ایک دوسرے پر ایسے استمتاع کا اختیار حاصل ہو جاتا ہے جس کی شریعت نے اجازت دی ہو ۔ البتہ جو حقوق و فرائض زوجین کے درمیان پیدا ہوتے ہیں وہ دیوانی نوعیت کے حامل ہیں اور عدالتوں کے ذریعے نافذ کرائے جا سکتے ہیں لیکن محض حقوق کے دیوانی ہونے کی بنا پر نکاح کو خالص دیوانی۔۔۔۔یا عمرانی ۔۔۔۔معاہدہ نہیں کہا جا سکتا ۔ وہ حقوق کسی ملک کے قانون ساز ادارے نے عطا نہیں کیے بلکہ ایجاب و قبول سے جو معاہدہ نکاح مشہور ہوتا ہے اس کے ساتھ ہی وہ جملہ حقوق و ذمہ داریاں ایک دوسرے سے وابستہ ہو جاتی ہیں ، جو اللہ تعالیٰ کے فرمان اور شارع علیہ السلام کی ہدایات پر مبنی ہیں ۔ اسی لیے فقہائے اسلام نے نکاح کو معاملات اور عبادات دونوں میں داخل کیا ہے۔

(مجموعہ قوانین اسلام : ۱/۵۹)

(پی ایل ڈی ، ایف ایس سی : ۹۷)

نکاح باطل : (Void marriage)

جو نکاح فی نفسہ کالعدم ہو وہ باطل ہے ۔ باطل نکاح اپنے نتیجہ کے اعتبار سے بالکل بے اثر ہوتا ہے اور اس سے فریقین کے درمیان کوئی ازدواجی حق قائم نہیں ہوتا ۔

باطل نکاح کی حسب ذیل صورتیں ہیں :

محرمات میں سے کسی سے نکاح -

کافر کا مسلمان عورت سے نکاح -

نکاح شدہ عورت سے نکاح ، جس کے منکوحہ ہونے کا پہلے سے علم ہو -

نکاح صحیح : (Valid marriage)

جو نکاح احکام شریعت کے مطابق ہو اور اس میں عقد نکاح کے جملہ شرائط اور ارکان کی تعمیل کی گئی ہو اور نکاح کا کوئی شرعی مانع بھی موجود نہ ہو ، نکاح صحیح کہلاتا ہے -

نکاح صغیر : (Marriage of a child)

ائمہ اربعہ کے نزدیک نابالغ بچہ اور بچی کا نکاح اس کا ولی کر سکتا ہے -

(مجموعہ قوانین اسلام : ۱/۵۱۴)

نکاح فاسد : (Voidable marriage)

کتب فقہ میں حسب ذیل صورتوں میں منعقد ہونے والے نکاح کو نکاح فاسد کہا گیا ہے :

۱ - بغیر گواہوں کے نکاح -

۲ - ایک عقد میں دو بہنوں سے نکاح -

۳ - یکے بعد دیگرے دو بہنوں سے نکاح جس میں پہلا نکاح معلوم ہو تو دوسرا نکاح فاسد ہوگا -

۴ - محرمات سے نکاح -

۵ - کسی مسلمان کا کسی کافرہ (غیر کتابیہ) سے نکاح -

۶ - کسی کافر ذمی یا حربی کا کسی مسلمہ سے نکاح -

۷ - کسی عورت کا مرد پر جبر کر کے مرد کی رضامندی کے بغیر نکاح -

۸ - معتدہ غیر سے نکاح -

۹ - لاعلمی میں منکوحہ غیر سے نکاح -

۱۰ - علم رکھتے ہوئے منکوحہ غیر سے نکاح -

۱۱ - چار بیویوں کی موجودگی میں پانچویں عورت سے نکاح -

۱۲ - اپنی زوجہ کی عدت میں اس کی ہمشیرہ سے نکاح -

۱۲ - مطلقہ ثلاث سے نکاح -

۱۳ - دیگر محرمات بالنسب یا بالرضاع کو جمع کرکے نکاح - یعنی ایسی دو قرابت دار عورتوں کا ایک مرد کے نکاح میں جمع ہونا جن میں سے اگر ایک کو مرد فرض کر لیں تو ان کا نکاح باہم جائز نہ ہو -

(مجموعہ قوانین اسلام : ۱/۱۴۴-۱۴۵)

نکاح کتابیہ : (Marriage with a kitabiyyah)

کتابیہ سے عیسائی اور یہودی مذہب رکھنے والی خاتون مراد ہے - مسلمان مرد کا نکاح کتابیہ عورت سے جائز ہے اور یہ اجازت خود قرآن کریم میں مذکور ہے -

(المائدہ : ۵/۵)

جب کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے عدم جواز کا قول بھی منقول ہے -

(ہ)

ہاشمہ : (Fracture of the bone without its dislocation)

وہ چوٹ یا وہ زخم جس سے ہڈی ٹوٹ جائے ۔

ہبہ : (Gift)

ہبہ ایک ایسی شے ہے جس میں " عدم لزوم" کے معنی موجود ہیں اور اس میں رجوع کرنا یعنی اگر سات موانع میں سے کوئی مانع نہ ہو تو موہوب (ہبہ کی ہوئی شے) کا واپس لینا جائز ہے ۔ اگر رجوع کے موانع میں سے کوئی موجود ہو تو یہ ہبہ لازم ہو جائے گا اور واہب کو اس سے رجوع کا حق نہیں رہے گا ۔

وہ موانع جن کے ساتھ ہبہ لازم ہو جاتا ہے ان میں سے ایک "موہوب لہ" کا واہب کا شوہر یا بیوی ہوتا ہے یا اس کا قریبی کوئی رشتہ دار ہونا ہے ۔ فروخت کے ذریعہ یا اس کے علاوہ کسی اور سبب سے جس کے ذریعے انتقال ملکیت ہو جاتا ہو اس شے کو اپنی ملکیت سے خارج کر دینا ہے ۔

کسی انسان کا کسی دوسرے شخص کو بلاعوض مالک بنا دینا۔

گویا بیع میں بالعوض مالک بنایا جاتا ہے جب کہ ہبہ بلاعوض تبرع ہے ۔ اسی طرح جیسے منافع کے بالعوض مالک بنانے اور مفت مالک بنانے میں اجارہ اور اعارہ بالمقابل ہیں ۔

اسی لیے ہبہ اور اعارہ ایسے عقود عینیہ میں سے ہیں جو بغیر تسلیم کے پورے نہیں ہوتے کیونکہ یہ غیر لازم تبرع ہیں ۔ ان عقود کا حکم تنفیذ سے حاصل ہوتا ہے ۔

(الفقہ الاسلامی ف : ۲۷۷)

ہدیہ : (Gift)

وہ مال جو کسی کو بطور اکرام دیا جائے ۔

ہَزْل : (Joke)

ہزل کا لفظ جد (سنجیدگی) کی ضد ہے - اس کے معنی ایک شخص کا فضول اور عبث کلام یا ایسے شخص کا کلام جو محض مذاق کر رہا ہو اور اس کی یہ نیت نہ ہو کہ اس کے کلام پر کوئی احکام اور شرعی اثرات مترتب ہوں ۔

ہزل کے ساتھ کیا ہوا عقد مصنوعی، باطل اور غیر منعقد متصور ہوتا ہے اور اس طرح اصلاً کوئی حکم مترتب نہیں ہوتا ، یعنی اگر وہ بیع کا معاملہ ہو تو اس پر فروخت شدہ شے کی ملکیت کا انتقال مترتب نہیں ہوگا ، اگرچہ خریدار اس پر قبضہ کر لے ، کیونکہ اس معاملے میں حقیقی ارادہ موجود نہیں ہے ۔

(الفقہ الاسلامی : ۱۸۱)

(و)

وارث : (Heir)

مرنے والے کے ترکہ میں حصہ پانے والا ۔

واضح الدلالت : (Wadihud Dalalah)

واضح الدلالت (جس کی دلالت واضح ہو) میں وضاحت کا ایک ہی درجہ نہیں ہوتا بلکہ بعض دلالتیں دوسری دلالتوں سے زیادہ واضح ہوتی ہیں جیسا کہ غامض الدلالت (جن کا مفہوم پوری طرح واضح نہ ہو) کے بھی کئی درجے ہوتے ہیں جن میں عدم وضاحت ایک دوسرے سے کم یا زیادہ ہوتی ہے ۔

واضح الدلالت کی اقسام :

واضح الدلالت کی چار اقسام ہیں :

۱ - ظاہر ۔

۲ - نص ۔

۳ - مفسر ۔

۴ - محکم ۔

واقف : (Wakif)

وقف کرنے والا ۔

والی : (Governor)

کسی علاقے کا حاکم ۔

واہب : (Donner)

ہبہ کرنے والا ۔

ودِیع (A person accepting property to keep)

وہ شخص جو اپنے پاس کسی کی ودیعت رکھنا قبول کرے - جس کے پاس ودیعت رکھی جائے -

ودیعت : (Deposit)

وہ مال جو کسی کے پاس بغرض حفاظت رکھا جائے -
(المجلہ : ٦٣٧)

وصیت : (Will, Testament)

وصیت یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں بطور تبرع کسی دوسرے کو اپنی موت کے بعد اپنا مال دینا لازم کر دے -

مال کا مالک جس نے وصیت کی ہو موصی ، فریق آخر موصی لہ اور وہ مال جو اس مقصد کے لیے مخصوص کیا جائے موصٰی بہ یا وصیت کہلاتا ہے -

غرض وصیت ایک تبرع ہے جو انسان اپنی زندگی میں انجام دیتا ہےلیکن وہ مرنے کے بعد جاری ہوتا ہے - یعنی جس وقت ترکہ سے ورثاء کے حقوق متعلق ہوتے ہیں -

شریعت اسلامی نے ثلث مال کی حدود میں انسان کے اس حق کو متعلق قرار دیا ہے تاکہ انسان اپنے مال میں نیکی اور خیر کا کام کرنے پر آمادہ ہو اور باقی ورثاء کے حقوق بھی محفوظ رہیں -

اگر وصیت ثلث سے زائد ہوگی تو ثلث (۱/۳)میں جاری ہو جائے گی اور اس سے زائد میں اس کا اجراء ورثاء کی اجازت پر موقوف ہوگا - اگر وہ اجازت دیں گے تو جائز اور نافذ ہو جائے گی ورنہ باطل ہو جائے گی اور ان کی میراث میں ضم ہو جائے گی -
(الفقہ الاسلامی ف : ۲۹۲)

وطی : (Intercourse)

دخول ، صحبت -

وقف : (Endowment)

کسی ملکیت کے منافع کو اللہ کے راستے میں مقرر کر دینا ۔

وکالت : (Power of attorney, Agency)

وکالت عقد تفویض ہے ، اس میں ایک شخص دوسرے کو تصرف میں اپنا نائب مقرر کر دیتا ہے ۔ نائب بنانے والا موکل اور نائب بننے والا وکیل اور محل وکالت یعنی جس کام کے لیے نائب بنایا گیا موکل بہ کہلاتا ہے ۔

وکالت کبھی عام ہوتی ہے اور ہر اس معاملہ میں ہوتی ہے جس میں نیابت ہو سکتی ہے ۔ اس صورت میں وکیل موکل کے قائم مقام ہو جاتا ہے اور کبھی وکالت بعض خاص معاملات سے متعلق ہوتی ہے ۔ مثلاً خرید فروخت ، نکاح و طلاق ، خصومت ، صلح ، صرف یا قرض وغیرہ، اس صورت میں وکیل کی صلاحیت اسی تصرف تک محدود ہوگی اور اس کا صرف وہی تصرف نافذ ہوگا ، جو موکل نے اسے سپرد کیا ہے ۔

(الفقہ الاسلامی ف : ٢٨٣)

ولایت : (Right of guardianship)

ایسا شرعی حق جو ایک شخص کو دوسرے شخص پر حاصل ہو اور وہ اس کے تحت جو تصرف کرے وہ درست ہو ۔

ولایت اجبار : (Wilayat-e-Ijbar)

امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک عورت کے نکاح کے سلسلہ میں ولی کو ولایت اجبار حاصل ہے ، یعنی اگر کوئی عورت اپنا نکاح خود کر لے تو یہ نکاح ہر حال میں باطل ہوگا ۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک بالغ عورت کا بغیر ولی کے نکاح صحیح ہے ۔

(بدایۃ المجتہد : ٢/٦)

ولی : (Guardian)

سرپرست ۔

(ی)

يُتْم : (Orphanhood)
بچہ کا یتیم ہونا ۔

یتیم : (Orphan)
وہ بچہ جس کا باپ نہ ہو ۔

یَدْ :(Possession)
قبضہ ۔

یَمین : (Oath)
قسم ، حلف ۔

حوالہ کتب

درج ذیل فہرست مراجع میں جس طرح حوالے قوسین میں درج ہوئے ہیں اس طرح متن کتاب میں دیے گئے ہیں - قوسین کے بالمقابل کتاب حوالہ کا مکمل نام درج کر دیا گیا ہے -

۱ - (الموسوعہ)		الموسوعة الفقہیہ (الکویت)
۲ - (المبسوط)	السرخسی	المبسوط
۳ - (فتح القدیر)	ابن الہمام	فتح القدیر
۴ - (المغنی)	ابن قدامہ	المغنی
۵ - (بدائع الصنائع)	الکاسانی	بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع
۶ - (ردالمحتار)	علامہ ابن عابدین شامی	ردالمحتار
۷ - (الاحکام السلطانیہ)	الماوردی	الاحکام السلطانیہ
۸ - (البحر الرائق)	ابن نجیم	البحر الرائق
۹ - (تبیین الحقائق)	الزیلعی	تبیین الحقائق
۱۰ - (التشریع الجنائی)	عبدالقادر عودہ	التشریع الجنائی الاسلامی
۱۱ - (الاشباہ والنظائر)	ابن نجیم	الاشباہ والنظائر
۱۲ - (الفروق)	القرافی	الفروق
۱۳ - (المجلہ)	سلیم رستم باز	شرح المجلہ
۱۴ - (الفقہ الاسلامی)	ڈاکٹر احمد مصطفٰی زرقاء	الفقہ الاسلامی فی ثوبہ الجدید

۱۵ - (الاموال)	ابو عبید	الاموال
۱۶ - (الملکیة فی الشریعة الاسلامیہ)	الشیخ علی خفیف	الملکیة فی الشریعة الاسلامیہ
۱۷ - (الاموال و نظریة العقد)	ڈاکٹر یوسف موسی	الاموال و نظریة العقد
۱۸ - (الملکیة و نظریة العقد)	محمد ابو زہرہ	الملکیة و نظریة العقد
۱۹ - (فقہ السنہ)	السید سابق	فقہ السنہ
۲۰ - (الحسبة فی الاسلام)	ابن قیم	الحسبة فی الاسلام
۲۱ - (الطرق الحکمیہ)	ابن قیم	الطرق الحکمیہ
۲۲ - (التعزیر فی الشریعة الاسلامیہ)	عبدالعزیز عامر	التعزیر فی الشریعة الاسلامیہ
۲۳ - (مرشد الحیران)	قدری پاشا	مرشد الحیران
۲۴ - (الفقہ علی المذاہب الاربعہ)	عبدالرحمٰن الجزیری	الفقہ علی المذاہب الاربعہ
۲۵ - (الاحوال الشخصیہ)	ابو زہرہ	الا حوال الشخصیہ
۲۶ - (کشاف اصطلاحات الفنون)	محمد اعلیٰ تھانوی	کشاف اصطلاحات الفنون
۲۷ - (قواعد الفقہ)	مفتی محمد احسان العمیمی	قواعد الفقہ
۲۸ - (اصطلاحات العلوم)	نواب صدیق حسن خان	اصطلاحات العلوم
۲۹ - (مجموعہ قوانین اسلام)	ڈاکٹر جسٹس تنزیل الرحمٰن	مجموعہ قوانین اسلام
۳۰ - (سزائے رجم)	ساجد الرحمٰن صدیقی	سزائے رجم اسلامی قانون کی نظر میں۔

۳۱ - (اسلام کا فوجداری قانون)	عبدالقادر عودہ ترجمہ: ساجد الرحمٰن صدیقی	اسلام کا فوجداری قانون
۳۲ - (پی ایل ڈی)		۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۸ء تک وفاق شرعی عدالت کے فیصلے

اشاریہ اردو

(الف)

(ب)

(خ)

(غ)

(ف)

(ق)

(ک)

(ل)

(م)

اشاریہ انگریزی

A

E

Fracture of the bone without its dislocation 264	ہاشمہ
Fracture of the skull when the wound raptures the memberence of the brain 18	آمہ
Free from retrospective effect 59	اقتصار
Five years old female camel 115	ثنیہ
Fixed by contract 237	مسمی
A fixed land tax 134	خراج الموظف
To fix the value of damaged things 110	تقویم متلفات
Fixed price 115	ثمن مسمی
To fix a time 84	تاقیت
Fictitious Contract 253	مواضعہ
Finger 50	اصبع
A final sale 77	بیع بات
Financial liability 146	دین
Forbiddance 127	حظر
First claim of Pre-emption 177	طلب المواثبہ
The first husband 230	مُحَلّل لہ،
Frivolous	عبث
Fish 159	سمک
Floating 174	طافی
Floating fish 159	السمک الطافی
Forcibly Seizure 36	اختطاف
Forefathers 17, 116	آباء ، جد
Followers of Abu Hanifa 35	احناف
Followers of Imam Ahmad bin Hanbal 133	حنابلہ
Followers of Imam Malik 222	مالکیہ
Followers of Shafie 167	شوافع
Formal legal opinion 200	فتویٰ
Fornication 155, 157, 200	زنا ، سفاح ، فاحشہ

Fraud 92, 198	تدلیس ، غبن
Fulfilment 47	استیفاء

G

Gambling 209	قمار
Generalisation 52	اطلاق
Generosity 234	مرؤة
Ghabn-e-yaseer 198	غبن یسیر
Gift 257, 265	موہوب ، ہبہ ، ہدیہ
To give a general release 19	ابراء عام
To give judgment for what exists 89	تحکیم الحال
To give up one's right 48	اسقاط
Gold and silver 260	نقدین
Goods 74, 159	بضاعہ ، سلعہ
A good sale 78	بیع صحیح
Governor 266	والی
Grandfather 116	جد
Grandmother 117	جدہ
To grant land by the State 60	اقطاع
Gratis 85	تبرّع
Grazing living stock 65	انعام
Guaranty 213	کفالت
Guarantor	کفیل
Guard 135	خفیر
Guardian 268	ولی

H

Halal 132	حلال
Halalah 132	حلالہ
Harisah 124	حارصہ
To have entitlement 44	استحقاق

I

J

K

L

M

P

Periosteum 159	سمحاق
Permanent impairing of the power of any member of joint 22	اتلاف صلاحیت عضو
Permission 19, 37	اباحت ، اذن
A person accepting property to keep 237, 267	مستودع ، ودیع
Person against whom evidence is given 238	مشہود علیہ
Person causing consequential damage 224	متسبب
Person depositing his property for safe keeping 256	مودع
Person for whom evidence is given 238	مشہودلہ
Person for whom Judgment is given 229	محکوم لہ
A person of unsound mind 241	معتوہ
Person released from restraint 217	ماذون
A person using compulsion 225	مجبر
Person who accepts another's property for safe keeping 237	مستودع
A person who accepts Hawalah 227	محال علیہ
A person who compromises 238	مصالح
Person who employs an Artisan to make a thing 236	مستصنع
A person who gives for hire 17	آجر
A person who lends for use 242	معیر
A person not meeting the legal requirement of righteousness 200	فاسق
A person restrained from deposing his property 227	محجور
A person whose life is protected in the eyes of law 241	معصوم الدم
A person who uses another's capital for the benefit of the other 236	مستبضع
Picked up 216	لقیط
Photography 99	تصویر
Place of contract of sale 226	مجلس بیع

To place someone under guardianship 124	حجر
A place specified for dates to dry there 121	جرین
To play up her charm 85	تبرج
Pledgee 232	مرتہن
Plot left for roads etc. 38	اراضی متروکہ
To point 144	دلالت
Poisoning 96	تسمیم
Possession 269	ید
Possessor 149	ذوالید
Power 159	سلطان
Power of attorney, 268	وکالت
Pre-emption 166	شفعہ
Pre-emptor 166	شیفع
Prescribed and limited punishments 124	حدود
Presumption arising from accompanying circumstances 45	استصحاب حال
Presumption arising from past circumstances 45	استصحاب الماضی
Prevention 32	احتیاط
Price 115, 157	ثمن ، سعر
Price control 95	تسعیر
The price of compromise 238	مصالح علیہ
Principal debtor 244	مکفول عنہ
Privacy 135	خلوت
Procedure of a Court 37	ادب القاضی
Profit 151	ربح
Prohibited 228	محظور
Prohibition 127	حظر
Prohibition of such relations emmerged by marriage 238	مصاہرہ

Q

R